الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

از فصل خداوند ذوالجلال والاکرام وبتائید الملک العلام در این ایوان

کتاب مستطاب مسمی

ذوالفقار بزرگ

۱۳۴۲ هـ

مصنفه ومولفه

از فیض کلک نور دیده رسول هاشمی جگر گوشه زهرا و علی سالک مسالک صراط مستقیم جناب مولوی سید شاه

کلب علی حیدر قنصوری مداری مکنپوری سلمه ربه القوی ونفع الله المسلمین بطول

بقائه بظهور پیوست خداوند ظالمین مقبولش گرداند بحرمت النون والصاد

باهتمام مکرمین حاجی محمد قمرالدین

در مطبع یتیمی واقع کان پور طبع شد

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بسم الله الرحمن الرحيم

اَللّٰهُمَّ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا سُبُّوْحُ يَا قُدُّوْسُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ اَصْلِ الْاَشْيَاءِ الْكَوْنِيَّةِ وَ لَمْعَانِ لَقْبَضَةِ الرَّحْمَانِيَّةِ شَفِيْقِ الْاُمَّةِ مُجَلِّي الظُّلْمَةِ كَاشِفِ الْغُمَّةِ نُوْرِ اللّٰهِ وَحَبِيْبِ اللّٰهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهِ الْمَدَارِ الْبَدِيْعِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ذِي الْعِذَارِ الْاَنْوَرِ الْمَحْبُوْبِيِّ وَالْوَجْهِ الْجَمِيْلِ الْاَبْيَضِ الْاَلْمَعِ الشَّمْسِيِّ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّ نَفْسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَالسَّلَامُ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُتَّبِعِيْنَ الْمُتَوَسِّلِيْنَ الْمُسْتَرْشِدِيْنَ الْمُنْسَلِكِيْنَ فِيْ سِلْسِلَةِ الْعَالِيَةِ الطَّبْقَاتِيَّةِ الْمَدَارِيَّةِ وَ الْاَرْغُوْنِيَّةِ وَالْمَنْصُوْرِيَّةِ وَالطَّيْفُوْرِيَّةِ وَالْقُدُّوْسِيَّةِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

اے کارساز قبلۂ حاجات کارہا	آغاز کردہ ام تو رسانی بانتہا

ایسا باغبان گلستان قدرت کہ جب اسکو اپنے صنعت بوقلمون کا تماشہ دکھانا منظور ہوا تو پیشتر اپنے نور سے تخم حقیقت نور محمدی پیدا فرمایا۔ اور تخم چمن آرائے گلشن رسالت کو آراضی لولاک لما خلقت الافلاک میں نصب فرمایا اور اسمیں اپنے علوم و معرفت و حکمت کا خمال اگایا اور اسکو باران رحمت و شفقت سے سیراب کرکے دن دونی رات چوگنی مرتبہ اختصاص کی ترقیان دیکر ایک نخل پرثمر بنایا اور اس درخت کی حقیقت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر اُس کا ظہور احمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوای نحن الاخرون السابقون اور اگر اصل اسکی ارکان خمسہ سے ترتو تنہ اُسکا معرفت الٰہی سے خوشتر اگر شاخین اسکی جمیع انبیاء و اولیا اور مومنین و مومنات۔ تو ٹھنی اسکی عرش و کرسی و لوح و قلم اور پتے اسکے ثمر ارض و سموات۔ اگر برگ اسکے جمیع مخلوق از عرش تا ثری۔ تو مابدہ اُسکا کفار منکر وحدانیت

This PDF Download from Madaarimedia.Com

رسالت یہود و نصاریٰ اگر گل اُسکے بہشت وحور وغلمان۔ تو خار اُسکے شعلہاے دوزخ
بدسرشت آتش فشان حدیث اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْحَقُّ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ اگر سایہ اسکا شفاعت
کبریٰ تو ثمرات بخشش عظمےٰ اگر رنگ اسکا معرفت الٰہی۔ تو خوشبو اسکی جلوۂ الٰہی نا تناہی۔ پس
عجیب و غریب اس صانع مطلق کے جلوہ چمن دہر مین چشم بصیرت واکرنیسے نظر آتے ہین کہین مثل
خوشبو گلونکے پوشیدہ کہین مانند رنگ حنا کے ظاہرہ۔ کہین نغمہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید
سنا کر عیان کہین حکم قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ پہونچا کر نہان کہین آفتاب نبوی مین مضمون من عرف نفسہ
فقد عرف الحق کے جلوہ گری فرما کر درخشان کہین مرات انسان کامل مین بفحوای ان اللہ خلق اٰدم علی
صورۃ الرحمٰن۔ کے تابان کہین آفتاب محمدی کو اسلام کا چمکدار جھنڈا سپرد فرما کر ضلالت و کفر کو
مٹا کر معشوقانہ ادائین دکھانیوالا اور۔ کہین آتش کدونکو بحر نبوت کے اسلامی چھینٹون سے ٹھنڈا
کر کے نعت کے مزے اٹھانیوالا ؎

ذات احمد نور ربانی بود	فعل احمد قول یزدانی بود
گر نبودے ذات احمد درمیان	نے شدے کثرت نے وحدت عیان
گر ترا چشم یقین باشد ولا	درمیان ذات احمد بین خدا
گفتمت اندر میان لیکن میان	نیست جز احمد نہان و ہم عیان
آن محمد کیست دانی اے پسر	حق عیان گشتہ میان این بشر
آن محمد کز پیش لولاک گفت	آن محمد در من و ما نی بسفت
آن محمد کو شد آخر در عیان	بود سابق از عیان اندر نہان
آن محمد گر نبودے ذات او	ہیچ کس نشناختے آیات او

اگر کہین خورشید فلک چہارم مین درخشانی فرما کر عالم پر شعاعونکی بارش کنان۔ تو کہین
عروس افلاک کے زلف سنبل وَجَعَلْنَا اللَّیْلَ لِبَاسًا مین مشاطہ مہتاب سنوار مانگ خیر من الف
شہر مین گوہر اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ الْکَوَاکِبِ پرو کر زینت بخشان ہیں گلزار کے جس
گل و غنچہ کلی اور پھول پتیل و بوٹہ پر نظر پڑتی ہے اسی باغبان حقیقی کے جلوے نظر آتے ہین صاحبان
بصیرت جس بحر کیجانب گذرتے ہین اسی کے جوہر و گوہر اور گرداب و بھنور و حباب مین موجزن پاتے

This PDF Download from Madaarimedia.Com

ہین چنانچہ مہتاب مداریت نے آفتاب محمدی سے کرنونکا اقتباس کرکے دامن ہدایت کو لبریز کیا
اور مظہر اتم اسمائے صفات و توحید آفتاب بنکر ضلالت و کفر اور عصیان و گمراہی کے دھوان
دھار اندہیریونکو مٹاکر بڑے بڑے زبردست پنجہ کشونکو اپنے شمس اسلام کے قوت بازو اور
زور پنجہ شعاعی سے غالب ہوکر نیچا دکھایا اور کہین اسی خورشید مداریت کے جمالی و جلالی شعاعون
نے طالبان راہ معرفت کو دشوار گذار رستہ طریقت طے کراکے منزل حقیقت سے بہرہ ور
فرماکر معرفت کے کوچہ کو منور کرکے پیچ پونکو مٹایا۔ اور بحر ذخار مصطفوی سے دریاے مداریت نے
پُر ہوکر تمام عالم کو سیراب فرمایا۔ کہ اُسی بحر طیفوریہ مداریہ سے اگر ایک جانب حضرت سید ابو محمد
معہ ہر دو برادران کے نہر خادمان مداری جاری ہوئی تو دوسری جانب حضرت مولانا قاضی
مظہر قلہ شیر رحمۃ اللہ علیہ سے سلسبیل عاشقان مداری نافذ ہوئی اگر کہین حضرت قاضی مولانا
سید محمود کنتوری سے تسنیم طالبان مداری پیدا ہوئی۔ تو کہین حضرت سید محمد جمال الدین سے
ندی دیوانگان مداری ہویدا ہوئی اور اگر ایک طرف بحر فیوض مداریہ سے چشمۂ اجلی مداری
حضرت مولانا مولوی سید اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ سے نمودار ہوا تو دوسری جانب سوتا
حسامی المداری حضرت مولانا حسام الدین سلامتی قدس سرہ سے جاری ہوکر عالم گیر ہوا اور
حضرت سید بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے برق قہر نے گستاخان بارگاہ صمدی کو بی ادبی کی
سزا دیکر خاکستر کیا تو آپ کے جانشینان و خلفانے بے ادبان خانقاہ ایزدی کو مثل
حباب دریا کے کالعدم فرمایا۔

پس واضح ہو کہ یہ غلام آل نبی سید کلب علی ابو الوقار المتخلص ضیغم تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی
والجلی ابن مست و الست جمال ایزدی جامع علوم صوری و معنوی حضرت مولانا مولوی سید
خوشوقت علی متخلص بہ خوشوقت صدر الصدور و جانشین جعفری المداری الفتحپوری المشہور
بقدوسی المکنپوری انار اللہ مزارہ اسی آفتاب مداریت کا ذرہ اور اسی بحر فیوض مداریہ کا قطرہ
بدنام کنندہ نکونامے چند صاحبان فہم و ذکا و حضرات عقل رسا کی خدمت مین ملتمس ہے کہ کچھ زمانہ کی گجرودی
و کج رفتار نے با دصرصر کے جھوکے اس قسم کے چلاے کہ جنھون نے اسلام مین بے عنوانیان و خرابیان
پیدا کردین کیونکہ کہین اگر مختلف طور کے مذاہب اختراع ہوے تو کہین بدعت نبوی کو پس پشت ڈال کر

ممنوعات و بدعات کیطرف ہوائی نفسانی سے مایل ہوئے کہین اگر کوئی ایک دوسرے پر طعنہ زن تو دوسرے جانب توہین و اہانت کا چلین۔ اگر ایک جانب معبود حقیقی سے ڈرتو دوسری جانب غضب الٰہی سے بخطر ہو کر وہ زمرہ برگزیدہ حضرات اولیاء کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا جو کہ عطیہ نعمات برگزیدہ منعم حقیقی لفحوای اُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ اَنعَمَ اللّٰهُ عَلَيهِم مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِينَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقًا نعمات غیر مترقبہ سے بہرہ ور رہا اور طرح طرح کے مژدہ مثل الا ان اولیاءَ اللّٰہِ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین امنو وکانو یتقون ۔ لھم البشریٰ فی الحیات الدنیا وفی الاخرہ ۔ کے انکو سنا کر مسرور فرما رہا ہے اور حزن و غم سے ڈرا یا نہ اختلاف تھا۔ نہ اتلاف۔ نہ غیریت تھی۔ نہ اجنبیت سب کے سب نفسانیت کو سوخت اور انانیت کو ملیامیٹ کر کے ایک ہی رنگ وحدت مین رنگے ہوے تھے کل کے کل ایک ہی مشک رسالت و عنبر نبوت محمدی مین بسے ہوئے تھے۔ ان حضرات کا مضمون کنفس واحدۃ کا تھا گرچہ قالب مین تعدد تھا۔ لیکن روح سبھونکی ایک تھی اب اس زمانہ مین جسے زمانہ نفسانیت اور عصر خودی کہا جاے تو بجا ہے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے کہ باوجود خواندہ ہونیکے اپنے پرچم خودی کے اعلا کے خواہشمند ہین اپنے نفسانی گھوڑے کو شیدایان الٰہی کے جذبہ صادق سے آگے کرنا چاہتے ہین اسی پر بس نہین بلکہ اُن اولیاء کرام کے مقدس کارنامونپر غبار ڈالکر چھپانیکی کوشش مین مبتلا رہیا لی والانام ہین۔ آپ کے انوار مقدسہ کو اپنے ناپاک منھ کی ہواؤن سے چلبا سکیطرح بجھانا چاہتے ہین کیا۔ ایسا۔ ہوسکتا ہے ہرگز نہین حاشا وکلا یریدون ان یطفوا نور اللّٰہِ بافواھھم ویاٰبی اللّٰہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ جب پڑھے لکھے علما اعلام کی مسند و نیز بیٹھنے والے ایسے امور کے مرتکب ہونے لگے تو بھلا کا کیا پوچھنا ہی یہ فطرت مین داخل ہے کہ جب پیشواؤنکی حالت منقلب ہوتی ہے تو پیشروؤن پر بھی اسکا اثر پڑتا ہے جیسے کہ پیشواونکے صحیح المجالی کا پرتو اسکے پیروؤن پر پڑتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ مثل مشہور عالم کے زبان زد ہی

چنانچہ ملک پنجاب مین بعض فقرائے ناواقف جوکہ قطعی علم شریعت وطریقت سے کورے تھے
بقول شخصے پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل انھون نے حضرت شہنشاہ ولایت سید بدیع الدین
قطب المدار زج کے اختلافات سنوات ولادت کیوجہ سے آپکا حضرت طیفور شامی قدس
سرہ سے بیعت ہونا غیر ممکن سمجھکر شجرۂ طیفوریہ مداریہ پر معترض ہوکر گروہ فقرار طبقاتی کو ستانیلگے
اور کہین سر گروہ نقابت کے جھگڑے پیش ہونے لگے اور کہین ملعنگان کرام کے بھیگونپر
معترض ہوکر انکو بے غسلہ کہکر مقت مین جھگڑنے لگے۔ اور کہین اسرارات مخفی زندہ شاہ مدار
مرتے کو مارے شاہدار اور دم پیر شاہدار دحق اللہ اللہ محمد مدار اقوال مردجہ فقرا کے
اوپر منھ کرنیلگے اور کہین بوجہ عدم وقفیت حضرت کو حاشا وکلا جرمنی وعیسائی بنانیلگے
اور کہین کتاب سبع سنابل جوکہ قصہ طوطی ومینا کی کتابون سے کم نہین ہے اسکو حوالہ مین
لاکر چند بازاری لوگون نے نعوذ باللہ من ذالک اسکو صحیفہ آسمانی سمجھکر حضرت کے سلسلہ
عالیہ کو سلسلہ گم غلغلہ جاری کہکر گمراہ ہونیلگے اور ان مہملات کے مشہور کرنے مین اسقدر اختراعات
بڑھائے کہ اکثر فقرائے مداریہ حتی المقدور انکے جوابات دیکر راجع صدر خاص مکنپور دارالنور
ہوے اور یہان سے جوابات دندان شکن حضرات موصوف الصدر دیتے رہے اور جو
خطوط عدم وقفیت فقرار عالیہ مداریہ کے فقیر آستانہ کے پاس آتے رہے اسکے بھی بفضلہ
تعالی جوابات معقول جاتے رہے حتی کہ ملک پنجاب کے ایک شہر انبالہ مین نونہالان
چمن فقر وقنا سرچشمہ فیضان صدق وصفا ومسمیان مقبول علیشاہ وصابر علیشاہ طبقاتی مداری
نے اپنا فرض منصبی سمجھکر ایک انجمن اشاعت مداریہ قایم کرکے اسرارات مداریہ کا کام شروع کردیا اور
جن امورات کو قابل دریافت سمجھا انکو تحریر کرکے بغرض دریافت مفخر قوم افتخار العلما حفظا جناب
مولانا مولوی سید سلطان احمد صاحب جعفری المداری جوکہ لباس فاخرہ العلما ورثۃ
الانبیا کا زیب بدن فرما چکے ہین ان کی خدمت مین روانہ کیا مولانا موصوف نے
انکے جوابات دینے کیواسطے فقیر کو مجبور کیا فقیر نے انکے بھی جوابات تحریر کرکے شہر مذکور
مین روانہ کئے پس جسقدر جوابات روانہ کردہ کے مسودے سگ آستانہ فیض کاشانہ کے
نزدیک تھے انکو مولانا موصوف ونیز جناب قبلہ مامون سید نذیر احمد صاحب رئیس مکنپور

و مہتمم درگاہ عالیجاہ و جناب منشی سید رکن الدین مہتمم درگاہ و منشی صوفی سید وصی حیدر مہتمم درگاہ
و حضرت مولانا صوفی محمد محمود عالم بہاری۔ و مولانا نور الحمد و مولوی محمد نثار علیصاحب حافظ سید
شرف الدین و صوفی سید ولی حسن۔ و مولوی سید حسن و صوفی سید شاہ اکرام حسین و صوفی سید شاہ
فضل الرحمن و صوفی سید شاہ شفقت مدار و سید شاہ اتفاق رسول گلزار شاہ مدار شاہ بہرو بخ
و منشی سید اشتیاق احمد و صوفی سید صدر اعلی و حافظ محمد بخش و قاضی سید محمد رفیق و منشی سید
کرامت حسین و منشی سید افضل حسین و سید شاہ اطہر حسین مولود خوان وغیرہ نے ملاحظہ
فرماکر پسند فرمایا۔ اور انکو کتابی حالت مین لاکر اشاعت و طبع کیواسطے فقیر کو مجبور کیا چند انکہ
مینے اپنی بے بضاعتی علم کیوجہ سے انکار کیا اسیقدر آن حضرات موصوف الصدر کا اصرار
زیادہ ہوا اور جب کچھ عذر پذیرا نہوا مجبوراً سرکار والا تبار سر دفتر اولیاء کبار حضرت سید
بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ کی حضور مین رجوع کیا ارشاد ہوا کہ لکھ غیب سے امداد ہوگی
پس جب حکم سرکار والا تبار پایا مسرور ہوکر جسقدر رجوابات روانہ کیئے تھے انکو اور نیز جن امورات
کو قابل اشاعت سمجھا ان چند اوراق مین تحریر کرکے اس مجموعہ کا نام ذُوالفِقَارِ بدیع
رکھا اور دو مقالہ اور ہر مقالہ مین پانچ تحفہ اور مقالۂ ثانی مین ایک خاتمہ مقرر کیا اور ہر معاملہ مین
مرید کیجانب سے سوال اور پیر کیطرف سے جواب لکھا پس جو اسمین سہو پائین عاطفت سے چھپائین
اور مولف کو دعاے خیر سے یاد فرمائین۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُور

مقالہ اولیٰ کے تحفہ اول مین حضرت سید بدیع الدین قدس سرہٗ کے واقعہ پیدایش
و تحصیل علوم مندرج ہے۔ تحفہ دوم مین حضرت کا حسب و نسب آبائی و مادری اور
فقیر کا حسنی و حسینی ہونیکا ثبوت ہے۔ تحفہ سوم مین نقشہ متعلق خدمات اغواث و اقطاب
اور ابدال و اوتاد و نجبا و نقبا و غوث و قطب اور درجہ قطب مدار کی تشریح مرتبہ حضرت سید
معین الدین چشتی سنجری رحمتہ اللہ علیہ بحوالہ کتب سابقہ مندرج ہے۔ تحفہ چہارم مین حضرت
زندہ شاہمدار قدس سرہٗ العزیز کا چند بزرگون سے مستفیض ہونا اور جو حضرت سے طریق
نافذ ہوئی ہین یعنی اولیسیہ مداریہ۔ مہدویہ مداریہ۔ طبقاتیہ مداریہ۔ جعفریہ مداریہ۔ صدیقیہ مداریہ
طیفوریہ مداریہ انکی تفصیل معہ شجرات اور ان طرایق سے مولف کا مستفیض ہونے کے

واقعات قلمبند کئی گئے ہین تحفہ پنجم مین حضرت کا سیر وسیاحت و سراج الدین کی شوخنگی کی کیفیت اور اشاعت اسلام فرمانیکے بعد مکنپور شریف مین رونق بخشی اور اپنے جمیع خلفا کو نعمات عرفان سے مالامال و حضرت سید ابو محمد ارغون و حضرت خواجہ سید ابو تراب قصور و حضرت ابو الحسن طیفور کو اپنا قائم مقام فرمانا اور جا بجا جملہ خلفا و وابستگان کو بغرض اشاعت سلسلہ و اسلام و عرفان ہفت اقلیم مین روانہ کرنیکی کیفیت اور حضرت موصوف کا واقعہ قیامت افزا یعنے وفات شریف کا تحریر ہے مقابلہ دوم تحفہ اولی مین حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب مدار رحمتہ اللہ علیہ کے مریدین و خلفا کو شیخ سراج الدین کا حاشا و کلا صاحب سبع سنابل نے جمیع مورخین کے خلاف گمراہ کرنیکو لکھا ہے اسکے نعوذ کذب کا اظہار اور فتاوی بعض عبارت کتاب مذکور عقائد مذہب و اسلام کے خلاف پر جو کہ حضرات علما حق پسند و راست گوئے کفر و فسق و فجور۔ وغیرہ کے دئے ہین وہ معہ دستخط حضرات علما ربانی کے مندرج کئے گئے ہین تحفہ ثانی مین جو حضرات کہ خان دان والاشان چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ و قلندریہ وغیرہ کے وابستہ خاندان عالیہ مداریہ ہین انکے شجرات مداریہ بحوالہ مکتوب قلمبند ہین تحفہ ثالثہ مین مولف کی رائے صائب کا اظہار اور اسکی صداقت کیواسطے خزینۃ الاصفیا۔ و اخبار الاخیار کا۔ حوالہ معہ صفحات کے ہے تحفہ رابعہ مین حضرت سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ کو خواہش اکل و شرب باقی نہ رہنے کا سبب در عقد نہ فرمانے کی وجہ اور آپ کے لباس مبارک کا کہنہ و رنگین نہ ہونے کا باعث ہے۔ تحفہ خامسہ مین زندہ شاہ مدار و مردے کو مارین شاہ مدار اور حق اللہ اللہ محمد مدار و دم پیر شاہ مدار آنکھونکو روشنی دلکو قرار و دم مدار اور نعرہ بخشی فقرا مداریہ کی بلند کرنیکی وجہ تسمیہ مرقوم ہے۔ اور خاتمہ مین طریق شغل حیات ادی و ملنگان کرام کے بھیگون کا رکھنا اور انکا غسل بلا کراہت اتر جانے کے دلائل تحریر ہین اور جن کتابونسے امداد لگئی ہے وہ مندرج ذیل ہین ہین۔

بحر المعانی۔ کشف المحجوب۔ نفحات الانس۔ لطائف قدسی۔ لطائف اشرفی۔ نور الانوار گلزار ابرار۔ کشف الاسرار۔ آئین اکبری۔ طبقات شاہجہانی۔ اخبار الابرار۔ مونس الارواح مرقع مداری۔ بیان محمودی۔ قلعہ شیری۔ تحفۃ المداریہ۔ تذکرۃ المدار۔ اسرار صوفیہ۔ تذکرہ الاقدس

سفینۃ الاولیا۔ داراشکوہ اخبار الاخیار مکتوبات قاضی حمید الدین ناگوری تذکرۃ الصالحین سیر الاقطاب
حکم القطب نجم الثاقب۔ دلیل المریدین خزینۃ الاصفیا۔ زبدۃ التواریخ اصول المقصود فصول سعودیہ
نصاح عن اہل الصلاح۔ فالح الفالح۔ الکواکب السداریہ فی تنویر مناقب المداریہ تاریخ ہند
مکتوب و ملفوظ ہر سہ خواجگان۔ رسالہ الیاس۔ رسالہ آدم صوفی۔ گنج ارشدی
رسالہ حالیہ۔ رسالہ مولوی عبدالباسط قنوجی۔ ملفوظ شیخ عین الدین۔ مکتوبات فخر الدین صوفی۔ درمعانی
توبات شیخ ابونصر مکی بحر المعارف۔ مکتوبات شاہ بوعلی مدنی۔ مخزن الاسرار۔ نور الاخبار مناقب قطب المدار
نوارق الولایت۔ خزینۃ الابرار مصنفہ حضرت قاضی مسعود شبانی۔ نور الہدایت۔ گلزار اوتاد
سراج الہدایت۔ مکتوبات مولانا ظہور الاسلام۔ کنز الحقیقت۔ خلاصۃ المداریہ عمدۃ المطالب فی ذکر
ولاد ابوطالب اقتباس الانوار۔ مرآۃ السالکین مرآۃ الانساب۔ نسب نامہ کلان۔ تذکرۃ المتقین فی
وال خلفائے بدیع الدین۔ مدار اعظم۔ سیر المدار۔ ظہیر العارفین۔ مختصر البیان شجرہ السعادت
سلسلۃ الذہب۔ ارشاد رحمانی و فضل یزدانی۔ کلیات امدادیہ۔ النور والبہائی اسانید الحدیث وسلاسۃ
ولیا مصنفہ حضرت شاہ آل رسول احمد مارہروی ملفوظات مخدوم شاہ مینا۔ انوار اشرفی
سالہ اولیا۔ آئینہ تصوف۔ ردسنابل۔ تحقیق الحق۔ سبع طرائق۔ ہفت منازل۔ رسالہ نصیر الدین
سالک السالکین۔ تذکرۃ الواصلین۔ گنجینہ سروری۔ مطالع الطالبین و طریق السالکین۔ اوراد غوثیہ
سلسلۃ الاولی۔ اشجار البرکات شمس العارفین۔

مقالہ اول در احوال مرید

حال مرید حضرت شہنشاہ ولایت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب مدار رضی اللہ عنہ کے واقعہ پیدائش کیا ہے۔

جواب مرشد عزیزم سلمہ واقعات پیدائش تا وفات بکثرت مورخین و مؤلفین سرکار کے قلمبند کر چکے ہین۔ اور وہ کتابین شایع ہو چکی ہین شائقین مولف کتاب ہذا سے طلب فرما کر بلاحظہ کر سکتے ہین۔ مین بوجہ عدم وقعت عام لوگونکے چند اسرارات ضروریہ کو اس کتاب مین بحوالہ کتب

لکھتا ہون اور حتی الوسع اختصار کو ہاتھ سے نہ جانے دونگا اسکے بعد انشاء اللہ تعالی ایک
رسالہ ستروین حضرت قطب المدار معہ معمولات ابوالوقار قلمبند کرونگا آئین حالات پیدائش
تا وفات اور چند کرامات معہ شغل و اشغال اور وظائف و اوراد وغیرہ تحریر مین لاکر ہدیۂ ناظرین
پر یقین ہونگے۔ المختصر واقعہ پیدائش حضرت کا یہ ہے کہ آپ اپنے پدر بزرگوار حارس حصار شرع متین
ماہر اسرار ات ربی حضرت قاضی سید شاہ قدوۃ الدین علی حلبی رحمتہ اللہ علیہ کے پشت مبارک
سے منتقل ہو کر صدف سیدہ فاطمہ ثانیہ عرف حاجرہ بی بی جو کہ بہت بڑی بی بی زاہدہ
وعابدہ تھین تشریف فرما ہوئے اور بعد گذرنے مدت نو مہینہ حضرت شہنشاہ اولیا رکبار
سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ ملک شام شہر حلب مین پیر کے دن صبح صادق یکم شوال
سنہ ۵۴۳ھ کو رونق بخش دنیا ہوئے اور آپنے اپنے قدم میمنت لزوم سے خانہ حضرت قاضی
موصوف کو روشن و منور فرمایا ؎

اوج نصیب کہ در خانہ سید علی حلبی	شد است قبلہ حاجات شرقی و غربی
چنان جمال خدا داد ذات پاکش را	کہ ماہ عربی و خورشید عجمی و عربی

الحاصل بوقت ولادت شریف کثرت سے واقعات و کرامات تعجب خیز حضور سے ظہور
مین آئے یعنے انوار غیبی کا از ارض تا سمٰوات نازل ہونا۔ اور حضرت خضر علیہ السلام کا مبارکباد
دینا اور بحسب روایت حضرت ادریس حلبی رحمتہ اللہ علیہ کا جناب خاتم النبین صلی اللہ
علیہ وسلم کا معہ صحابۂ کبار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے خانہ حضرت علی حلبی قدس سرہ
العزیز کو شرف فرمانا اور حضرت آقائے نامدار والاتبار سید بدیع الدین قطب المدار کا کلمہ شہادت
کو پڑھکر خداوند کریم وحدہ لاشریک لہ کے واحدانیت اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
رسالت و نبوت کا اقرار کرنا المختصر بوقت تشریف آوری حضرت سے اس قسم کے کرامات شیوع
ہوئے کہ جس سے آپکا ولی ازلی ہونا ثابت ہوتا تھا اور جب آپکی عمر شریف پانچ برس کی ہوئی
تو آپکے والد بزرگوار نے موافق سنت سنیہ آپکی بسم اللہ کی اور بمضمون حدیث شریف
طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ اور نظر اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ
بِالصِّيْنِ ۵ عالم ربانی خلیفہ شامی جو کہ علم و عمل مین بے نظیر تھے انکو بغرض درس و تدریس

سپرد فرمایا اور ایک ہی ہفتہ مین آپکا قرآن شریف پورا ہوگیا۔ اور اکثر عجیب و غریب قرآن شریف کے نکات و رموز اپنے استاد صاحب سے ظاہر فرماتے تھے کہ جس سے آپ کے استاد حضرت حذیفہ شامی کو بڑا تعجب ہوتا تھا اور یہ ذہن آپ کو خدا داد حاصل تھا بیس تھوڑے ہی زمانہ مین علم تفسیر و فقہ اور حدیث وغیرہ مین آپ کو کمال حاصل ہوگیا اور علاوہ ازین آپنے اور بھی آسمانی کتابین مثل توریت و انجیل زبور وغیرہ کی تعلیم حاصل فرمائی اور تھوڑی ہی زمانہ مین آپکا شہرہ خرق عادات اور کشف و کرامات کا دور دور پھیل گیا اور ہر ملک مین آپ محدث مشہور ہوگئے بقول شخصے ہون ہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ اور آپ وہ نکات جو کہ تمام علمائے زمانہ سے حل نہ ہوتے تھے انکو آنکھ بی حل فرماتے تھے اور علم ہیمیا سیمیا۔ کیمیا۔ رمیا مثل آپکے کوئی آپکا ہمعصر نہین جانتا تھا اسم گرامی آپکا سید بدیع الدین لقب قطب المدار کنیت ابو تراب

تحفۂ دوم

سوال مرید حضرت قطب المدار رحمتہ اللہ علیہ کا حسب نسب و پدری و مادری بھی قلم بند فرما دیجئے تاکہ محبوا و نیرنا واقفون کو آپ کے خاندان ذوی الاحترام کی وقفیت ہو جائے۔

جواب مرشد حضرت سید قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہ سادات جعفریہ اولاد مین جناب حسنین علیہما السلام کے ہین اور بکثرت حضرات مورخین و مولفین حضرت کے ہمعصر و تا ہنوز آپکا شجرہ حسنی و حسینی تحریر کرتے چلے آئے ہین اور بعض نے قریشی و بنی اسرائیلی لکھا ہے مگر یہ غلط ہے کیونکہ حضرت قاضی سید محمود کنتوری رحمتہ اللہ علیہ ایمان محمودی اور حضرت قاضی مظہر رحمتہ اللہ علیہ شیری مین اور حضرت خواجہ محمد عارف تحفۃ المدار یہ مین اور صاحب تذکرہ الکرام و صاحب سفینۃ الاولیا اور خواجہ محمد اکرم چشتی اقتباس الانوار مین اور حضرت اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی و مخدوم حمید الدین ناگوری رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور صاحب مرۃ الانساب وغیرہ آپکا شجرہ حسنی و حسینی چھٹے امام حضرت جعفر صادق

کی اولاد امجاد سے مرقوم فرماتے ہین اور وہ یہ ہے سید بدیع الدین بن سید قاضی قدوۃ الدین
علی حلبی بن سید بہاؤ الدین بن سید ظہیر الدین بن سید احمد بن سید اسمعیل بن سید محمد بن سید
اسمعیل ثانی بن سید امام جعفر صادق بن سید محمد باقر بن سید امام زین العابدین بن حضرت
بن حضرت سید امام حسین شہید دشت کربلا ابن امام المتقین امیر المومنین سیدنا حضرت علی بن حضرت
ابوطالب بن حضرت عبد المطلب بن حضرت ہاشم رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور حضرت مخدوم
قاضی حمید الدین ناگوری اپنے مکتوب مین لکھتے ہین کہ

آنحضرت از جانب پدر حسینی واز جانب مادر حسنی است و نسب نامہ
صحیح اینست سید بدیع الدین بن سید علی حلبی بن سید بہاؤ الدین بن سید
ظہیر الدین بن سید احمد بن سید محمد بن سید اسمعیل بن سید امام جعفر صادق بن
سید امام محمد باقر بن سید امام زین العابدین بن حضرت سید امام حسین بن حضرت
شاہ مردان مرتضے اعلی کرم اللہ تعالی وجہہ نسب نامہ نقل از ملفوظات تصنیف
سید عبد اللہ انصاری در ملفوظ سنیر دہم حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ المحققین
حضرت سید بدیع الدین الملقب بشاہ مدار قدس اللہ ارواحہم بن سید علی حلبی
بن سید بہار الدین بن سید ظہیر الدین بن امام احمد بن محمد بن اسمعیل بن امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ - بن امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بن امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
بن امام حسین رضی اللہ عنہ بن امام العالمین اسد اللہ الغالب حضرت علی کرم
اللہ وجہہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ -

واز مکتوب حضرت اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کہ خوابگاہ شریفش در کچھوچہ است در طلب
مولانا بدر الدین حامد بنوری و مولانا حسام الدین جونپوری ارقام فرمودہ بودند قلم برداشتہ
شجرہ نسبیہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ - ۵

شجرہ پاک زبدۂ ابرار		الملقب بنام قطب مدار	
اسم اصلش بود بدیع الدین		بن علی حلبی است آن شہ دین	
بن بہاؤ الدین آنکہ شد پاک		بود از آل سرور لولاک	

ہست بن سید ظہیر الدین	آن گل تازہ باغ صدق ویقین
وان زاحمدمران جمال جمیل	نور چشم امام اسمعیل
ہست بن جعفر آن شہ اطہر	بن حضرت امام محمد باقر
گل گلزار عابدین بشمار	بن حسین علی وانرا نگار
رضی اللہ واحد القہار	عنہم واز جمیع نیکوکار
یاالٰہی بحق ایشانش	وز طفیل صحاب احبابش
شاد وخرم میان ہر دوسرا	ساز عبد الجلیل سائل را

حضرت شاہدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نسب مادری یہ ہے۔

والدہ ماجدہ حضرت زندہ شاہدار صاحب کی فاطمہ ثانی عرف بی بی حاجرہ بنت سید عبداللہ بن سید زاہد بن سید محمد بن سید عابد بن سید صالح بن سید ابو یوسف بن سید ابو القاسم بلقب نفس زکیہ بن سید عبداللہ محض بن حسن مثنی بن سیدنا امام حسن بن سیدنا امام علی مرتضے ابن ابی طالب رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

یہ جو کہ حضرت کے حسب ونسب کے متعلق شجرہ مندرج کیا گیا ہے صحیح اور درست ہے اور اُسکی تصدیق علاوہ مکتوبات مرقومہ صدر کے فرامین شاہی پاشاہ عالمگیر وتیموریہ بھی ہوئی ہے اور قصبہ مکنپور دار النور میں فرامین شاہی ومکتوبات قلمی بکثرت موجود ہیں۔ اور مؤلف کتاب ہذا کا شجرۂ آبائی یہ ہے۔

سید مشیر علی۔ وسید اسد علی وسید کلب علی ابو الوقار پسران مولوی سید خوشوقت علی بن سید مولانا عبد السبحان محدث بن سید شاہ چاند مداری بن سید محمد عظمت اللہ بن سید محمد رحمت اللہ بن خواجہ مولانا سید شاہ عبد القدوس بن سید شاہ عبد السبحان ثانی بن سید شاہ محمد عبد الحمید بن سید شاہ عبد اللہ بن سید شاہ محمد سلیمان بن خواجہ سید رزق اللہ بن خواجہ سید شاہ محمد دریا بن خواجہ سید ابو تراب فنصور سجادہ نشین بن سید عبد اللہ بن خواجہ سید ابراہیم بن خواجہ سید جعفر بن سید محمود الدین حلبی برادر حقیقی سید بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ بن خواجہ سید بہاء الدین بن خواجہ سید ظہیر الدین بن خواجہ سید اسمعیل بن خواجہ سید احمد بن خواجہ محمد اسمعیل ثانی بن

امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہ السلام شہید
دشت کربلا بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔
اور شجرۂ مادری مؤلف کتاب ہذا کا یہ ہے۔
سید کلب علی بن سیدہ افتخار فاطمہ عرف پھول بی بی ہمشیرہ سید نذیر احمد صاحب رئیس و مہتمم درگاہ
شریف بن سید عبد السبحان بن سید شاہ مدار بخش بن سید شاہ حفیظ اللہ بن سید شاہ سلطان
بن سید شاہ عبد السبحان ثانی بن سید شاہ عبد الرحمن بن سید شاہ محمد بن سید خواجہ محمد معروف بن
سید شاہ راجی بن سید شاہ بابا لاڈ بن سید شاہ فضل اللہ بن سید شاہ ابو الفائض بن مخدوم
خواجہ ابو محمد ارغون سجادہ نشین بن سید عبد اللہ بن سید شاہ ابراہیم بن خواجہ سید شاہ جعفر
بن خواجہ سید شاہ محمود الدین حلبی برادر سید بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین آمین

تحفہ سوم مرجع

سوال مرید باطنی انتظامات کیواسطے منجانب احکم الحاکمین حقیقی ہر شہر و دیار و قصبات مین کسقدر حضرات منتظم مامور ہوتے ہین اور انکی سپردگی مین کیا کام ہین اور وہ کن کن اسمائے مبارک سے مشہر عالم ہوتے ہین اور وہ فیوض رسانی مخلوق خدا پر کسطرح فرماتے ہین! ورا ن سب مین حضرت قطب ارکا کیا تمرسبہ ہے اور آپ کس کام پر مامور ہین۔

جواب مرشد عزیزی سلمہ جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی امت چونکہ خیر الامم ہے اسوجہ سے صاحب خدمات باطنی مثل اقطاب واغواث اور ابدال واوتاد اور نجبا و نقبا وغیرہ انکمین بہت ہوتے ہین اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض مبارک کو مخلوق خدا پر علی سبیل الترتیب پہونچاتے رہتے ہین۔ اور بتصدق ان حضرات کے رحمت الہی کی گھٹائین انوار و برکات کا مینہ ہمہ وقت مخلوق خدا پر برساتی رہتی ہین اور علاوہ امت مرحومہ کے غیر لوگ بھی باوجود مبتلا رہنے معصیات و کفر و ضلالت مین مانند امت سابقہ قہر و غضب معبود حقیقی سے بچتے رہتے ہین اور مکتوبات بحر المعانی و کشف المحجوب و نفحات الانس و لطائف قدسی و لطائف اشرفی

وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحبان بصیرت نے ان حضرات کی خدمات باطنی کو اپنے کشف سے معلوم فرماکر مشرح ظاہر کیا ہے اور یہ حضرات بوجہ عطیہ فراست جو کچھ بھی ارشاد فرماتے ہین وہ خدائے وحدہ لاشریک لہٗ کے نور کا ذریعہ ہوتا ہے۔

چنانچہ یہ نقشہ اغواث واقطاب وغیرہ کے خدمات کے متعلق جو ذیل مین مرقوم کیا جاتا ہے یہ مرتبہ ہندالولی حضرت سید معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور یہ نقشہ مکتوبات بالا و نیز مدار اعظم مین درج ہے اور ناظرین پر تمکین پر اس نقشہ کے ملاحظہ کرنے سے حضرت شہنشاہ اولیاء کبار حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبۂ عالی کا اظہار ہوجائیگا کہ کس اعلیٰ پیمانہ کے مراتب درگاہ رفیع الدرجات سے حضرت کو عطا ہوئے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ اور وہ نقشہ یہ ہے۔

ہر موضع خرد کلانمین تیس حضرات مقبولان بارگاہ صمدی تفصیل ذیل مقرر ہوتے ہین

قطب الکون سادہ (۱) نقیب سادہ (۱) بدل سادہ (۱) وتد سادہ (۱) موکل جمالی (۱) جلو جمالی (۱) قطب یمین ویساری (۲) جنات ہوائی (۱۱) غوث الصور سادہ (۱۱) نجیب سادہ (۱) بدل سادہ دیگر (۱) جلو جلالی (۱) موکل جلالی (۳)۔

قطب الکون سادہ مثل حاکم دیوانی کے ہوتے ہین اور دو جسم رکھتے ہین ایک ظاہری اور دوسرا باطنی جسم ظاہری سے اپنے حاکم بالادست قطب سادہ کی نیابت کرتے ہین اور جسم باطنی سے انتیس حضرات پر حکمرانی کرتے ہین اور صبح وشام اپنے ماتحتون پر دورہ کرتے ہین اور غوث الصور سادہ یہ مثل حاکم فوجداری کے ہوتے ہین مگر قطب الکون سادہ کے مطیع ہوتے ہین۔

نقیب سادہ

حکم باطنی دیوانی کے بآواز بلند پکارتے ہین۔

بدل سادہ حکم باطنی دیوانی کے لاتے اور لیجاتے ہین

وتد سادہ | درمیان موضع کے ایک جگہ قائم رہتے ہین اوران سب امور کی نگہبانی کرتے ہین

موکل جمالی | اعمال حسنات بندگان خدا مین قوت پہونچاتے ہین۔

جلود جمالی | معاملات دیوانی کی نگہبانی کرتے ہین

قطب یمین ویساری | ہر موضع کے داہنے اور بائین سمت پر مقرر ہوتے ہین۔

جنبات ہوائی | یہ انسانوں کی ہر کام مین مدد دیتے ہین۔

نجیب سادہ | حکم باطنی فوجداری کو باآواز بلند پکار دیتے ہین۔

ابدال سادہ | احکام باطنی صیغہ فوجداری لاتے اور لیجاتے ہین۔

جلود جلالی | معاملات فوجداری کی پاسبانی کرتے ہین

موکل جلالی | اعمال سیئات بندگان الہی کو ضعیف کرتے ہین اور خلق اللہ کو معصیت سے منع کرتے ہین اگر اس موضع کے لوگ باز نہین آتے ہین تو معصیت کو قوت دیتے ہین اور معصیت کی کثرت ہوجاتی ہے۔ اور وہ ملک تباہ و برباد ہوجاتا ہے۔

تیس موضعات پر انکیسو انسی خاصان خدا انتظام کرنی پر منجانب پروردگار عالم مقرر ہین

تفصیل یہ ہے؟

قطب سادہ (۱) قطب الکون سادہ (۱) نقیب سادہ (۱) وتد سادہ (۱) بدل سادہ (۱) موکل جمالی (۳۰) جلود جمالی (۵) جنبات ہوائی (۲۸) قطب المزار (۱۰) قطب یمین ویساری (۲) غوث سادہ (۱) غوث الصور سادہ (۱) نجیب سادہ (۱) بدل سادہ (۱) موکل جلالی (۱۰)

لہ میر صفر کی بحر المعانی مین لکھتے ہین کہ دنیا مین چار وتد ہوتے ہوتے ہین جن سے میری ملاقات ہوئی مغرب مین جو وتد تھے۔ انکا نام عبد الودود ہے۔ اور مشرق کے وتد سے ملاقات ہوئی انکا نام عبد الرحمن ہے اور جنوب کے وتد سے ملاقات ہوئی انکا نام عبد الرحیم ہے اور شمال کے وتد سے ملاقات ہوئی انکا نام عبد القدوس ہے انمین سے اگر کوئی وفات پاجاتے ہین تو انکے نائب اسدرجہ پر مقرر ہوجاتے ہین ۱۲

جلود جمالی (۵۰)

قطب سادہ

تین جسم رکھتے ہین۔ ایک ظاہری دوسرے باطنی تیسرے انتقالی جسم ظاہری اپنے حاکم بالادست حضرت قطب مدنی کا نائب ہوتا ہے جسم باطنی اپنے ماتحت اکیسوین حکام پر معہ تیس مواضعات کے حکمرانی کرتا ہے اور ہر صبح و شام اپنے ماتحتون پر دورہ کرتا ہے جسم انتقالی اسکو اللہ تعالی نے وہ شرف عنایت فرمایا ہے کہ یہ ایک جسم تیس جسمونکے ساتھ سیر کرتا ہے اور ان تیس مواضعات پر قطب لمزار ایک ہوتا ہے۔

ایک تحصیل پر چھ جسمین تین سو ساٹھ مواضعات ہوتے ہین ان پر تین سو ترپن حضرات مقبولان بارگاہ صمدی مقرر ہوکر

حکمرانی فرماتے ہین

تفصیل یہ ہے

قطب مدنی (۱) قطب لکونسا دہ (۱) قطب لمزار (۱) نقیب سادہ (۲۰) ابدال سادہ (۱۲) موکل جمالی (۵۰۸) جلودان جمالی (۶۰) وتد سادہ (۱) جنات ہوائی (۳۷) قلندر دہری (۱) قلندر قہری (۱) قطب یمین ولیاری (۲) غوث بدری (۱) غوث الصور سادہ (۱) نجیب سادہ (۱۴) ابدال سادہ (۱۲) موکل جلالی (۶۱۶) جلودان جلالی (۶۰) یہ حضرت قطب مدنی تین جسم رکھتے ہین ایک ظاہری دوسرا باطنی تیسرا انتقالی جسم ظاہری حضرت قطب اصغر کا نائب ہوتا ہے اور باطنی اکیسوین ترین اپنے ماتحت حکام پر اوقات مقررہ پر دورہ کرتا ہے اور تین سو ساٹھ مواضعات پر حکمران ہوتا ہے اور انتقالی جسم کو اللہ تعالے نے یہ شرف عنایت فرمایا ہے کہ بیالیس جسمونکے ساتھ سیر کرتا ہے باقی احوال بدستور رہوتے ہین البتہ تین سو ساٹھ (۳۶۰) مواضعات مین قلندر دہری اور قلندر قہری دو حاکم زیادہ ہوتے ہین

ایک شہر خرد مین جسمین چھ تحصیلین ہوتی ہین اور ہر تحصیل مین تین سو ساٹھ مواضعات ہوتے ہین تو کل چھ تحصیلونکے مواضعات کا شمار (۲۱۶۰) ہوا پنجاکیزا چھ سو اکانوی حضرات حکمرانی کرتے ہین

تفصیل یہ ہے

قطب اصغر (۱) قطب لکون مدنی (۱) قطب لمزار (۱) نقیب سادہ (۲۰) موکل جمالی (۲۵۴) جلودجمالی (۳۶۰) جنات ہوائی (۹۴) غوث اصغر (۱) نجیب سادہ (۱۴)

غوث الصور بدری (۱) ابدال سادہ (۱۲) موکل جلالی (۶۱۴) جلودان جلالی (۳۶۰)

یہ حضرت قطب اصغر تین جسم رکھتے ہین ایک ظاہری دوسرے باطنی میسرے انتقالی ان حضرت کی انتقالی جسم کو حضرت حق سبحانہ تعالی نے یہ مرتبہ عنایت فرمایا ہے کہ ایک جسم سے تا بچور اسی جسم لطیف سیر کرے اور جسم ظاہری ان حضرت کا قطب اکبر کے ماتحت ہوتا ہے اور جسم باطنی ان حضرت کا اپنے ماتحتون (۱۶۹۱) پر اوقات مقررہ مین دورہ فرماتا ہے اور (۲۱۶۰) مواضعات شہر خرد پر حکمرانی کرتا ہے باقی احوال بمطابق تحریر سابق کے ہین۔

ایک شہر کلان مین جسمین آٹھ تحصیلین ہوتی ہین اور ہر تحصیل مین (۳۶۰) موضع قرار دیکر کل آٹھ تحصیلونکی ۲۸۸۰ موضع ہوئے انپر (۲۸۵۹) حضرات مقبولان خدا حسب ذیل حکمرانی فرماتے ہین؛

قطب اکبر (۱) قطب الکون اصغر (۱) قطب المزار (۱) قطب یمینی ویساری (۲) وتد سادہ (۱) نقیب سادہ (۲) ابدال سادہ (۱۶) موکل جمالی (۸۰۹) حنات ہوائی (۶۵) قلندر دہری (۱) قلندر قہری (۱) جلودان جمالی (۴۸۰) غوث اکبر (۱) غوث الصور اصغر (۱) نجیب سادہ (۲۸) ابدال سادہ (۲۴) موکل جلالی (۱۲۸) جلودان جلالی (۴۸۰)

حضرت قطب اکبر کے تین جسم ہوتے ہین ایک ظاہری دوسرے باطنی میسرے انتقالی انتقالی جسم کو حضرت سبحانہ تعالی نے یہ طاقت عنایت فرمائی ہے کہ ساٹھ جسم کیساتھ سیر کرتے ہین اور جسم ظاہری انکا حضرت قطب اکبر الاکبائر کا نائب ہوتا ہے اور جسم باطنی انکا اپنے ماتحتون تعدادی (۲۸۵۹) پر باوقات معینہ دورہ کرتا ہے اور شہر کلان اور انکے ماتحت (۲۸۸۰) مواضعات پر حکمرانی فرماتے ہین باقی احوال مانند تحریر سابق کے ہین۔

دار الصدر صوبہ پر ایک ہزار آٹھ بندگان خدا حسب تفصیل مقرر ہین

قطب اکبر الکبائر (۱) قطب الکون اکبر (۱) قطب المزار (۱) قطب یمینی یساری (۲) نقیب سادہ (۱) ابدال سادہ (۸) موکل جمالی (۲۵۴) وتد سادہ (۱) حنات ہوائی (۸۶) قلندر دہری (۱) قلندر قہری (۱)

غوث اکبر الکبائر (۱) غوث صور اکبر (۱) نجیب سادہ (۱۴) ابدال سادہ (۱۲) موکل جلالی (۱۴۱۶)

یہ حضرت قطب اکبر الکبائر تین جسم رکھتے ہین ایک ظاہری دوسرے باطنی تیسرے جسم ظل علوی ان حضرت کے جسم ظل علوی کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عنایت کی ہے جسوقت جسم مبارک ظل علوی ارادہ رفتار کرتا ہے اوسکے پیچھے تیرہ جسم ظلی مثل اسکے قائم ہوجاتے ہین اور جسم ظاہری ان حضرت کا قطب اعظم کا ماتحت ہوتا ہے اور جسم باطنی اپنے نائب تعدادی (۱۰۱) حکام پر حکومت کرتا ہے اور جسقدر شہر کلان و خرد مواضعات متعلقہ دار الصدر ہین انکے کل کام باطنی پر دورہ فرماتے ہین ان حضرات پر اشخاص ذیل حکومت کرتے ہین قطب اعظم قطب الکون اکبر الکبائر نقیب (۱) ابدال (۱۶) موکل جمالی (۵۰۰) جنات ہوائی (۵) برمکان صوبہ دار قطب یمینی ویساری (۲) سکونت صوبہ دار غوث اعظم غوث الصور اکبر الکبائر (۱) نجیب (۲۸) ابدال (۲۴) موکل جلالی (۱۲۱۲)

حضرت قطب اعظم تین جسم رکھتے ہین ایک ظاہری دوسرے باطنی تیسرے انتقالی جسم ظاہری تو حضرت قطب اکبر الاعظم کا نائب ہوتا ہے۔ اور جسم باطنی ایک وقت مین سات صور تو نسبی تمام اصناع ماتحت پر دورہ کرتا ہے اور جسم انتقالی دس وجود دنسے جانب چپ رہتا ہے اور حکام باطنی ماتحت تعدادی (۶۸۲۶۱) بندگان غیب حسب ذیل مامور ہوتے ہین۔

قطب اکبر الاعظم (۱) قطب الکون اعظم (۱) نقیب سادہ (۱۰) ابدال سادہ (۸) موکل جمالی (۲۵) وتد سادہ (۱) جنات ہوائی (۱۱۴) قلندر دہری (۱) قلندر قہری موکل جلالی (۶۱۴) قطب لمزار (۱) قطب یمنی ویساری (۲) غوث اکبر الاعظم (۱) غوث اعظم (۱) غوث الصور اعظم نجیب سادہ (۱۴) ابدال سادہ (۱۲)

حضرت قطب اکبر الاعظم کے تین جسم ہوتے ہین ایک ظاہری دوسرے باطنی تیسرے انتقالی۔ جسم ظاہری قطب عالم کا نائب ہوتا ہے۔ اور جسم باطنی ۱۴ صورتون سے بارہ صوبون کی دار الحکومت پر دورہ کرتا ہے۔ اور جسم انتقالی بائیس جسمونمین سے بائیس صوبونکی حکام باطنی پر حکمرانی کرتا ہے حدود عرب و عجم پر حضرات مقبولان بارگاہ صمدی حسب ذیل مقرر ہین۔

قطب عالم قطب الکون اعظم (۱) نقیب سادہ (۲) ابدال سادہ (۱۶۱) موکل جمالی (۵۰۰) جنات ہوائی (۵۰۰) قطب یمنی ویساری (۲) غوث عالم (۱) غوث الصور اکبر الاعظم (۱) نجیب سادہ (۲۸) ابدال سادہ (۱۶) موکل جلالی (۱۲۸۸۲) ماتحت قطب عالم (۵۵۴) حکام باطنی ہوتے ہین اور ماتحت غوث عالم کے (۱۲۸۸۲) حکام ہوتے ہین ۵

۵ ان دونو حضرات یعنی حضرت قطب عالم و حضرت غوث عالم کی وجود ظاہری حدود عرب و عجم پر قایم رہتی ہین اور حضرت قطب عالم صبح سے شام تک دورہ مقامات علوی و سفلی کا کرجاتے ہین۔ اور حضرت غوث عالم صبح سے شام تک ناسوت سے ملکوت تک دورہ کرتی ہین ۱۲

قایم رہتا ہے۔ دوسرا جسم انتقالی یہ اپنے جسمونکے ساتھ سیر کرتا ہے ایک جسم ہر اک بادشاہ کے داہنے جانب کو مامور ہوتا ہے تیسرے جسم روحانی آٹھ ہوتے ہین انمین سے ایک ایک سات بادشاہ پر مامور رہتا ہے اور بادشاہ کو حکمرانی کرتا ہے اور آٹھوان جسم حضرت شہنشاہ عجم کا نائب ہوتا ہے قطب یمینی بادشاہ کے داہنے جانب کان ملاے رہتا ہے کہ حضرت قطب الاقطاب جو امورات باطنہ قطب یمینی مین جذب کرتے ہین وہ فی الفور قطب یمینی بادشاہ کے داہنے کان مین پھونکتا رہتا ہے اور حضرت قطب الاقطاب اپنے داہنے ہاتھ کا ظل بادشاہ کے سر کے پیچھے جانب الٹا رہتا ہے اور حضرت غوث الاغواث (۹) نو جسم رکھتے ہین ایک ظاہری جو مکہ معظمہ مین قایم رہتا ہے اور آٹھ جسم انتقالی سے سیر کرتا رہتا ہے ایک ایک جسم ہر بادشاہ کے بائین جانب مقرر ہوتا ہے آٹھ جسم روحانی ہین سات ایک ایک بادشاہ کے پیچھے رہتا ہے جو بادشاہ کو حکم دیتا ہے اور آٹھوان جسم روحانی بائین جانب شہنشاہ عرب کا نائب ہوتا ہے غوث لیساری بائین طرف بادشاہ کی کان سے منھ ملاے رہتا ہے۔ جو حضرات غواث الاغواث امور باطنیہ کو اخذ کرکے غوث لیساری مین جذب کرتے ہین وہ غوث لیساری فی الفور بادشاہ کے بائین کان مین پھونکتا رہتا ہے اور حضرت غوث الاغواث بائین ہاتھ کا ظل بادشاہ کے سر کے بائین طرف ڈالتا رہتا ہے۔

احوال ابدال

درجہ اول — کے ابدال چار ہوتے ہین جو رضہ مقدس آنحضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر حاضر رہتے ہین

درجہ دوم — کے ابدال آٹھ ہوتے ہین جو حضرت مولا علی مبدا ولایت کرم اللہ وجہہ کے مزار مبارک پر رہتے

درجہ سوم — کے چودہ ابدال ہوتے ہین جو درجہ دوم کے ابدال کے ماتحت ہین۔

درجہ چہارم — کے بتیس ابدال ہین جو درجہ سوم کے ماتحت ہوتے ہین۔

درجہ پنجم — کے دو ابدال ہین جو بتیس ابدالونکی ماتحتی مین رہتے ہین۔

درجہ ششم — کے چار ابدال ہین جو درجہ پنجم ابدال کے ماتحت رہتے ہین۔

درجہ ہفتم — کے ۳۶۰ ابدال ہین جو چار ابدال درجہ ششم کے ماتحت رہتے ہین۔

درجہ ہشتم — کے (۱۰۴۵) ابدال ہوتے ہین جو درجہ ہفتم کے ماتحت رہتے ہین

یہ حضرات (۱۰۴۵) رجال الغیب کے ماتحت ہین اور حضرت خلاق جہان علامہ نے ابدال چھ قسم کے موضوع فرمائے ہین - اور اُنکی اقسام کی تفصیل یہ ہے (۱) قسم فوری (۲) قسم معنوی (۳) قسم رشائی (۴) قسم روحی (۵) قسم معالی (۶) قسم جسمی یعنے طریقیت والی جنسے سلسلہ ابدالیہ جاری ہے اور یہ ابدال شش جہت پر مامور ہوتے ہین قلندران دہری وقہری -

ذکر قلندر دہری

قلندران لطائف قدسی مین کہ قلندر کو خدا کیطرف سے وہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے کہ ایک وقت مین مختلف جگہ پر جا سکتے ہین ایک مقام پر اُنسے فرائض کا شبہہ ہوتا ہے اور دوسری جگہ وہ اپنا فرض ادا کرتے ہین قلندران دہری وقہری ہر شہر خورد وکلان مین دو قلندر رہتے ہین (۱) قلندر دہری (۲) قلندر قہری تعریف قلندر دہری کی یہ ہے کہ یہ شہر مین قیام رکھتا ہے خورد ونوش کا اور اترنے کا امتیاز اسکو نہین ہوتا اس قلندر کو عوام الناس مست کہتے ہین یہ خلق اللہ سے کم تعلق رکھتا ہے (۲) قلندر قہری ہوتا ہے یہ شہر کے گرد نواح صحرا مین اکثر قیام رکھتا ہے اور خلق اللہ کو کم دکھائی دیتا ہے اور اسکو اللہ تعالی غیب سے کھلاتا پلاتا ہے - وہ کسی بندۂ خدا سے ہاتھ سے کھاتا پیتا نہین ہر وقت ہر لحظہ بڑھتا رہتا ہے - اور لوح محفوظ اسکے سامنے ہوتا ہے - یہ ہر دو قلندر مرتبۂ جذب مین رہتے ہین تمام عالم کا انپر کشف ہوتا رہتا ہے اگر اتفاق سے کسی حاجتمند کو یہ دونون قلندر میسر آجاتے ہین اور وہ ان کی خدمت کرتا ہے تو اسکا مدعا حاصل ہو جاتا ہے - قطب ابدال ہر شہر خورد وکلان مین ایک ہوتا ہے جسکو عرف مین شاہ ولایت کہتے ہین اسکا کام یہ ہے کہ اس شہر کی جسکا یہ شاہ ہوتا ہے ہر طرح کی خدمت انجام دیتا ہے قطب یمینی ویساری یہ دو حضرات والاشان ہر شہر خورد وکلان کے داہنے اور بائین جانب مقرر ہوتے ہین اور ہر شہر کی پاسبانی کرتے ہین اللہ تعالے اِنکو اختیار دیتا ہے کہ چھ چھ جسمونکے ہمراہ سیر فرماتے ہین -

ذکر جلوہ دان

جلوہ دان جلالی وجمالی ان حضرات کو اللہ تعالے نے یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ ایک طلب کئی جسمون سے

مخلوق کی نگہبانی معاملات دیوانی و فوجداری کرتے رہتے ہین او رشب و روز کے واقعات نیک و بد اپنے اپنے سردار دنکو سناتے ہین۔

بیان مقامات اقطاب و اغواث

حضرت خداوند دو عالم جل و علی نے اپنی مخلوق مین جملہ احکام کا صدور واسطے حضور سرور کائنات علیہ التحیتہ والتسلیمات مقرر فرمایا ہے اور دربار نبوی معرفت حضرت اغواث و اقطاب اسکے تعمیل ہوتی ہے۔ غوث و قطب ابدال نجبا نقبا ہر وقت ہر آن اسی کام پر مامور ہوتے ہین اور درجہ بدرجہ جو احکام صادر ہوتے ہین تعمیل کرتے ہین اور جو باتین قابل اطلاع ہوتی ہین انکو درجہ بدرجہ دربار نبوی مین پہونچاتے ہین احکام لانے اور لیجانے و پہونچانیکا قاعدہ یہ ہے کہ حضرات اقطاب اغواث نقیب و نجیب ابدال کے قلوب مثل آئینہ کے صاف ہوتے ہین جب کوئی بدل سرکار نبوی سے کوئی حکم لایا اور غوث و اقطاب کے سامنے کھڑا ہو فوراً انکے قلوب کو ان احکام کی اطلاع ہوگئی اسیطرح جو امور سرکار نبوی سے اقطاب و اغواث کے قلوب پر منکشف ہوتے ہین وہ ابدال کے قلوب پر مستولی ہوجاتے ہین اور ابدال درجہ بدرجہ تمام مخلوت کو پہونچاتے ہین اور پھر اسکی اطلاع حضرت سہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچاتے ہین۔

حضرات نجبا نقبا کا کام یہ ہے۔ کہ جو احکام باطنی انکے قلوب مین حضرات غوث و اقطاب کے قلبون سے آتے ہین یہ زمین سے ایک فرسخ بلند ہوکر ان احکام کو پکار دیتے ہین انکی آواز باطنی سے خلق اللہ کے قلوب پر ظاہر ہوجاتے ہین اور ایسا اثر ہوتا ہے کہ بیساختہ اور بےعلمی مین خلق اللہ کی زبان سے وہ کلمہ صادر ہونے لگتے ہین اور زبان خلق جو نقارۂ خدا ضرب المثل ہے وہ یہی بات ہے۔ باقی نقبا دیوانی کے احکام اور نجبا فوجداری کے احکام پکارتے ہین۔ موکل جمالی و جلالی کا یہ کام ہے کہ جو بندگان الہی خیر کے کام کرتے ہین انکو موکل جمالی اقطاب شہر کی خدمت مین اور جلالی غوثونکی خدمت مین پہونچا دیتے ہین یہ موکلات فرشتونکے نائب ہوتے ہین۔

حنابتھوں

ان کا یہ کام ہے کہ انسانون کی حفاظت کرتے ہین اور کفار اشرار جنات کی کفر و شرارت سے آدمیون کو بچاتے ہین - اگر جنابت ہوائی جو مقبولان بارگاہ الہی ہین داخل نہوتے تو یہ جنات کی شرارتون سے جو دیکھنے مین نہین آتین بیشمار انسانون کی جان و مال کا نقصان ہوتا یہ حضرات ہر قسم کی کھانے پینے رہنے سہنے غرضیکہ کل انسانی تعلقات کی اشیا کی حفاظت کرتے ہین اگر کوئی کافر جن کچھ دست اندازی کرتا ہے تو یہ فوراً سرکوبی کر دیتے ہین -

مختصر تعریف حضرات اہل خدمات باطنی

قطب سادہ وغیرہ کو عہدہ دیوانی سپرد ہے - غوث سادہ وغیرہ کو فوجداری کا صیغہ سپرد ہے قطب اصغر کے ماتحت (۴۹) اغواث بدری ہوتے ہین قطب کبیر (۴۸۵) قطب صغرون پر سرداری کرتا ہے - اور غوث اکبر (۴۸) اصغرون پر مامور ہوتا ہے قطب اکبر الکبائر کے ماتحت (۲۷) قطب اکبر ہوتے ہین - غوث اکبر الکبائر کے ماتحت (۱۴۴) غوث اکبر ہوتے ہین قطب اعظم قطب اکبر الکبائر پر مقرر ہوتا ہے - غوث اعظم (۳۲۴) غوث اکبر الکبائر پر مامور رہتا ہے قطب اکبر الاعظم بائیس قطب اعظم پر سرداری کرتا ہے - غوث اکبر الاعظم بائیس حضرات غوث اعظم پر حکمرانی کرتا ہے - قطب عالم کا یہ منصب ہے کہ وہ تمام دنیا کے قطب اکبر الاعظمون پر دورہ کرتا ہے - غوث عالم تمام دنیا کے غوث اکبر الاعظمون پر دورہ کرتا ہے - اور ایک حضرت قطب الاقطاب ایک قطب عالم پر مامور ہوتے ہین اور ایک حضرت غوث الاغواث ایک غوث عالم کے حاکم بالادست ہوتے ہین اور ہر حاکم زیردست اپنے حاکم بالادست سے رجوع کرتے ہین ان سب پر قطب مدار حاکم ہوتا ہے اسکو فرد الافراد بھی کہتے ہین اسکی شان کا بیان کرنا ہر شخص کا کام نہین اسکے وجود پر اشیا دورہ کرتے ہین اور یہ ہی انکے وجود کے باعث ہوتے ہین اور جسقدر اسمائے گرامی حضرات خدمات باطنی کے سبق مین قلمبند ہین یہ سب حضرات حضرت قطب مدار کے

ماتحت ہوتے ہین اور محض اس فقیر کا منشا اس نقشہ کو تحریر مین لانیکا یہی تھا کہ منصب مدار کا پایہ
ہوجائے صاحب مرۃ الاسرار لکھتے ہین کہ قطب عالم ہر زمانہ مین ایک ہوتا ہے اور تمام
عالم کے موجودات کا وجود اسکے وجود کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے قطب صاحب الوقت قطب اکبر
اکبر الاقطاب غوث الاقطاب قطب ارشاد کہتے ہین کہ قیام موجودات علوی و سفلی اسکے وجود
کے تابع ہوتا ہے ان اقطاب کے ذریعہ سے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض
عالم مین برابر پہونچا رہتا ہے۔ قطب مدار کے دو وزیر ہوتے ہین صاحب فتوحات مکیہ ان دونون
نام کے لقب سے ملقب کرتے ہین ایک دہنے طرف دوسرا بائین طرف وزیر یمنی کا نام عبدالملک
اور وزیر یسار ی کا نام عبدالرب۔ عبدالملک قطب المدار کی روح سے اور عبدالرب قطب المدار
کے دل سے ہر وقت فیض لیتے ہین عبدالملک عالم علوی اور عبدالرب عالم سفلی پر متصرف ہوتے
ہین میر سید جعفر کی لکھتے ہین کہ ولی جب ترقی کرتا ہے تو قطب لایت کے مرتبہ پر اور قطب لایت
جب ترقی کرتا ہے تو قطب اقلیم کے مرتبہ پر اور قطب اقلیم جب ترقی کرتا ہے تو عبدالرب کے
وزیر چپ منصب مدار ہوتا ہے۔ اسکے مرتبہ پر پہونچتا ہے اسیطرح عبدالرب ترقی کرکے عبدالملک
کے درجہ پر پہونچتا ہے۔ اور عبدالملک ترقی کرکے قطب مدار کے مرتبہ پر پہونچتا ہے قطب مدار
کا نام گرامی عبداللہ ہوتا ہے۔ اور عرش سے لیکر تا تحت الثری وہ متصرف ہوتا ہے۔
طائف اشرفی مین ہے کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم زمانہ نبوت سے پہلے قطب مدار کے
مرتبہ پر تھے یہی مقام مقام فردانیت ہوتا ہے اور قطب مدار کا وہ رتبہ ہوتا ہے کہ خلعت اے
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ حسکو پہنے اسکو نجبا و نقبا اور ابدال و اوتاد اور اعوان اقطاب وغیرہ کے مرتبہ
پر سرفراز کرے اور حسکو پہنے مضمون وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ صاحبان خدمات باطنی مرتومہ صدر کو
انکے مرتبہ سے معزول کرے۔

الغرض یہ تعداد جو مقرر ہے یہ ہمیشہ برابر قائم رہتی ہے باقی بارہ قطب ورمین جو ہر ہر نبی کے
قلب سے مستفیض ہوتے ہین قطب اول حضرت نوح علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے یہ
شخص صورت لیین کا بہت دورہ رکھتا ہے۔ قطب دوم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مستفیض
ہوتا ہے یہ ابدا نجمی المشرب ہوتا ہے اسکا ورد سورہ اخلاص ہے۔ قطب سوم حضرت موسیٰ

علیہ السلام کے قلب سے مستفیض ہوتا ہے یہ موسیٰ المشرب ہوتا ہے اسکا ورد سورہ اذا جاء
قطب چہارم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قلب سے استفادہ کرتا ہے یہ عیسوی المشرب ہوتا ہے اسکا ورد
اس کا سورہ انا فتحنا ہے قطب پنجم حضرت داؤد علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اسکا ورد سورہ اذا زلزلت
الارض ہے قطب ششم حضرت سلیمان علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اسکا ورد سورہ واقعہ ہے
قطب ہفتم حضرت ایوب علیہ السلام کے قلب سے استفادہ حاصل کرتا ہے اسکا ورد سورہ القمر ہے
قطب ہشتم حضرت الیاس علیہ السلام کے قلب سے استفادہ حاصل کرتا ہے
اسکا ورد سورہ کہف ہے قطب نہم حضرت لوط علیہ السلام کے قلب سے مستفیض ہوتا ہے اس کا
ورد سورہ نمل ہے قطب دہم یہ حضرت ہود علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اسکا ورد سورہ
انعام ہے قطب یازدہم یہ حضرت صالح ؑ کے قلب پر ہوتا ہے اس کا ورد سورہ طٰہٰ ہے قطب دوازدہم یہ حضرت
شیث ؑ کے قلب پر ہوتا ہے اس کا ورد سورہ ملک ہے قطب مدار حضور سرور عالم سیدنا محمد مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم کے قلب سے استفادہ کرتا ہے۔ اس کا فیض تمام عالم علوی و سفلی پر ہوتا ہے
اور یہ بارہ قطاب اسکے حکم کے تابع ہوتے ہین ان بارہ قطبونمین سے سات قطب ہر ہر
ولایت مین ایک ایک مقرر ہوتا ہے باقی پانچ اقطاب یہ ولایت ہمن مین رہتے ہین
انکو قطب ولایت کے نام سے مسمیٰ کرتے ہین انکا فیض تمام اولیاء اللہ کو پہونچتا ہے الحاصل
اس تمام تحریر مرقوم بالا سے حضرات ناظرین پر صاحبان خدمات باطنی کے معاملات جو کہ
جانب خدا آن حضرات سے ہوتے ہین وہ واضح طور پر منکشف ہوگئے اور حضرت قطب مدار کے
ماتحتون کے خدمات آپ حضرات معلوم کرچکے اب حضرت قطب مدار کے اوصاف و
خدمات آپ حضرات کے روبرو پیش کرتا ہون۔

ذکر حضرت قطب مدار رضی اللہ عنہ

حضرت قطب مدار بر قلب حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم می باشد
قطب مدار تمام غوث و اقطاب کا سردار ہوتا ہے اور حضرت خاتم النبین علیہ التحیۃ والثناء

کی اس عالم مین ایک زندہ مثال ہوتا ہے قطب مدار وہ ہوتا ہے جسکو علم باری عزاسمہ
اور صفات باری تعالیٰ سے پورا پورا حصہ ملتا ہے اور یہی اپنے زمانہ مین بواسطہ
حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ہوتا ہے اور انسان کامل ہوتا ہے تمام اشیاء کی
اصل ہوتا ہے سب اسکے تابع فرمان ہوتے ہین یہی فرد الافراد کے نام سے پکارا جاتا ہے
حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ فیض حاصل کرتا ہے اور جو احکام اس عالم
کے انتظام کے لئے دربار نبوی سے صادر ہوتے ہین انکو اپنے ماتحت اغواث و اقطاب
اور نجبا و نقبا و ابدال کو درجہ بدرجہ پہونچاتا ہے اور یہ حضرات درجہ بدرجہ جو واقعات ہوتے ہین
قطب مدار کے سامنے پیش کرتے ہین اور قطب مدار دربار نبوی مین پہونچاتا ہے اسی معنی کر صاحب
فلح الفلاح مرقوم فرماتے ہین ؎

شاہے کہ کمال اسم اعظم باوست	نقش آدم نگینہ خاتم باوست
در ہند ظہور کرد برنام مدار	یعنی کہ مدار کار عالم باوست

اور رسالہ سیدی ظہیر الدین الیاس مداری مین تحریر ہے المدار محل بین
النبوۃ والولایۃ۔ یعنی مدار یہ مقام درمیان نبوت و ولایت کے ہے والمدار
ھو نائب اللہ کادم خلیفۃ اللہ الغرض یہ مرتبہ حضرت قطب مدار کو حاصل
تھا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء بحر المعانی مین ہے کہ جب حضرت قطب مدار کی
عمر دراز ہوتی ہے اور وہ مرتبہ سلوک مین ہوتا ہے تو مقام قطب وحدت یعنی محبوبیت
پر پہونچتا ہے پھر اسکو وہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے کہ اسکی دعا سے لفجوا ے کلام یمحوا اللہ
ما یشاء و یثبت وھندہ ام الکتاب خداوندی دربار سے اسکی مرضی
کے موافق کام ہوتے ہین یہ مرتبہ حضرت شاہدار صاحب کو حاصل ہوا الحاصل
جسطرح کی رب العالمین نے اپنے حبیب پاک سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام
انبیا علیہم الصلوات والسلام مین اخذ فرما کر بموافق مضمون آیہ کریمہ الیوم اکملت
لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے جو جو درجات مدارج علویہ کہ جمیع
انبیاء سابق کو عطا فرمائے تھے وہ بلکہ اس سے اعلے و افضل جناب نبی کریم علیہ

التحیۃ والتسلیم کو عطا کر کے حضرت کے سر مبارک پر تاج شفاعت کا کھلا رحمۃ اللعالمین فرمایا
علی ہذا القیاس حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ کو تمام گروہ اولیاء و اقطابین
اخذ کر کے پروردگار عالم نے جملہ کاروبار انتظامات باطنی کا مختار بنا کر مدار العالمین فرمایا

شجرۂ طریقہ

سوال مرید: حضرت سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ نے کن کن بزرگون سے فیض حاصل فرمایا اور کسقدر طریق آپ سے نافذ ہوئے

جواب مرشد: جناب مولانا مولوی شاہ ابوتراب قلندر رضی اللہ عنہ کتاب حصول المقصود مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت سید بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ سے پانچ طریقہ نافذ ہوے اویسیہ مداریہ۔ مہدویہ مداریہ۔ جعفریہ مداریہ۔ صدیقیہ مداریہ۔ طیفوریہ مداریہ اور علاوہ ازین طبقانیہ مدار بھی مشہور ہے لہذا پیشتر طریقہ اویسیہ مداریہ بیان ہون قلمبند کیا جاتا ہے کہ اسمین بلا واسطہ غیری نسبت فیضان مبارک کی خاص سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوتی ہے۔ اور یہ طریقہ عالیہ تمام طرایق سے اشرف و افضل ہے چونکہ حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ کے زراعت قلب مین بمطابق آیتہ کریمہ وَاِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کے تخم زیزی عشق و محبت جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی روز ازل ہی سے ہو چکی تھی بدین وجہ بحمد اللہ تعالے وہ قرن و زمانہ مبارک باجاہ و حشم نمودار ہوا کہ تخم محمدی بصورت نہال کے عیان ہو کر ہجر نبوی باد گرما کی سوزش سے دن دونا رات چوگنا کہلانیلگا۔ آخر کار رحالت اسرار الدین سے اجازت حج بیت اللہ شریف و قدم بوسی آستانہ مبارک کی پاکر بخوشی خاطر پاپیادہ روانہ ہو گئے اور بعد طے کرنے مسافت مکہ معظمہ مین پہونچے اور ارکان حج نہایت خلوصیت و محبت سے ادا کئے اور جبتک وہان رہے اپنے اوقات کو رد بر بیت اللہ شریف کے بسر کرتے رہے اما بعد ایک آواز دلنواز آپ کی گوش

مبارک مین غیب سے آئی کہ اٹھو اور اپنے جد مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو جاؤ ؎

ہے ترے جد کو ترا انتظار　　چوم جا آنکھون سے جا دی تو مزار

پس آپ فورا یہ آواز سنکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوگئے اور جون جون مدینہ شریف کا رستہ طے ہوتا تھا آپکا اشتیاق روز بروز رنگ لاتا جاتا تھا ؎

وعدہ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد

آخر الامر جب حضرت روضہ پر نور و برکات پر حاضر ہوتو مودب ایک گوشہ مین بیٹھکر درود خوانی مین مشغول ہوگئے اور بعدہٗ حب گردن جھکاکر مراقب ہوئے تو بحمد اللہ خوش نصیبی نے رنگ دکھایا یعنی فیوضات بے پایان کا منھ برسنا سروع ہوگیا اور خاص نسبت محمدی نے آپکے قلب کو انوار و تجلیات الہی سے منور فرمایا۔ اور بعض روایتون مین یہ بھی ہے۔ کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت قطب مدار رضی اللہ عنہ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سپرد کرکے یہ فرمایا کہ اس اپنے فرزند دلبند کو نعماے عرفان الہی سے مالا مال فرماکر میرے روبرو پیش کرو۔ حضرت امیر المومنین نے اپنے لخت جگر کی رزاعت قلب کو عرفان الہی کے ابر باران رحمت سے سرسبز و شاداب فرمایا بعدہ حضرت سید بدیع الدین قدس سرہ العزیز کو دربار نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین پہونچا دیا اب کیا تھا روزانہ دربار سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم مین حضوری ہوتی تھی اور آپ شمع محمدی کا خود کو پروانہ بناکر انوار و برکات اور فیضان بے پایان کا اقتباس فرماتے رہتے تھے چنانچہ حضور نے فرمایا ہے حدیث من رانی فی المنام فکانما رانی فی الیقظۃ رسول علیہ الصلواۃ والسلام فرماتے ہین کہ جس نے مجھے خواب مین دیکھا گویا اسنے مجھے بیداری مین دیکھ لیا بلکہ سمجھنا چاہیے کہ اہل باطن کے نزدیک چونکہ حضرات اولیاء کرام حالت مراقبہ مین حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے ہین اور بطور حالت روحانی حاضرین مجلس دربار نبوی مین سمجھے ہین اسلیے صحابہ کا حکم رکھتے ہین اور اہل تصوف کے نزدیک خواب سے مراد مراقبہ اور کیفیت استغراق ہے اور نتیجہ اور ثمرہ یہ کہ آپکا دیکھنا مرتبہ صحابیت حاصل کرلینا ہے خواہ

حالت بیداری ہو یا خواب البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ حضرات صحابہ کبار رضوان اللہ
تعالے عنہ اجمعین صحبت جسمانی و روحانی دونوں سے مستفیض ہوتے ہین اور حضرات اولیا
کبار کو صرف فضیلت صحبت روحانی نصیب ہی اور حضرت سید قطب مدار رضی اللہ عنہ
کو مرتبہ اویسیت کا شرف دربار نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل تھا۔ چنانچہ
مولانا عبدالحق محدث دہلوی مولانا عبدالعزیز دہلوی رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ درحقیقت
حضرت سید بدیع الدین قدس سرہ کو اویسیت حاصل تھی اور ساتھ اویس جلیل القدر
گذرے ہین۔ اول خواجہ اویس قرنی دوم شیخ خواجہ ابوالقاسم گرگانی طوسی سوم خواجہ
شیخ حضرت ابوسعید چہارم شیخ الحسن خرقانی پنجم خواجہ نظام الدین گنجوی ششم خواجہ حافظ
شیرازی ہفتم حضرت شہنشاہ اولیا کبار سید بدیع الدین قطب المدار چنانچہ جب حضرت قاضی
سید محمود کنتوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سید بدیع الدین قدس سرہ سے عرض کیا کہ مجھے
اپنا شجرہ مبارک لکھا دیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ اکتب اسمک ثم اسمی ثم اسم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحمداللہ حضور کے زمانہ سے لشکر تا ہنوز
بڑی خوبی اور زور و لنے سلسلہ اویسیہ مداریہ جاری و ساری ہے چنانچہ مولوی شاہ
محمد حسن صاحب چشتی قدوسی رامپوری آئینہ تصوف کے صفحہ ۱۵۴ مین مرقوم فرماتے
ہین۔

فصل اول در احوال سلسلہ مداریہ طیفوریہ قدسیہ دریشیہ

اول اس سلسلہ خاص کی یہ کیفیت ہی کہ طالب صادق داخل مرشد کو خلافت عطا
فرما کر بحسم مدینہ خاص کو لیجاتے ہین اور مرتبہ روحانیت مین حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے دست مبارک سے روح طالب کو مس کرا دیتے ہین اور وہ دست خاص
نور سفید کا ہوتا ہے اور اسیوقت سے صادق طالب کا فیضان باطنی مترشح اور قلب
روشن رہتا ہے اور یہ مقدرت حاصل ہو جاتی کہ وہ جب چاہتا ہی نور محمدی صلعم بصورت
عرفی معاینہ کرتا رہتا ہے اور یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عنایت خاص اسی سلسلہ
کیواسطے مخصوص ہے کیونکہ اس خاندان کے حضرت محدوشاہ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ عرف
شاہ مدار پر عنایت ہوئی اور آپ کے سلسلہ مین یہ فخر بخشا گیا کہ تا قیامت جو آپ کے سلسلہ مین

طالب صادق داخل مرشد اپنے خلیفہ اکبر ہوگا اسکو یہ فخر خاص عطا کیا جاویگا اسی وجہ سے
آپکا سلسلہ ادلیہ مداریہ مشہور ہے۔
اور مہدویہ مداریہ یون مشہور ہے کہ حضرت نے بحالت روحانی حضرت امام مہدی
علیہ السلام سے بھی استفادہ حاصل فرمایا۔

طبقاتیہ مداریہ

اس طریقہ کے مشتہر ہونیکا یہ سبب ہے کہ جب سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ
تعالے عنہ مقام سنبر کہاح بالائے کوہ زرنگار پر پہونچے تو منعم حقیقی کی نعمات لاتعد سے دو
نعمتین عظیم الشان بحالت روحانی بذریعہ حضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ممدوح
کو پہونچین۔ ایک بہشتی لباس دوسرے طعام ملکوتی یعنی نوالقمہ شیر برنج کے حضرت خاتم النبین
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت قطب المدار قدس سرہ العزیز کو اپنے دست مقدس سے
کھلائے۔ پس مورخین نے قلمبند کیا ہے کہ بعد فرو ہونے لقمات حلق مین چودہ طبقات کے
حالات آپ پر منکشف ہوگئے اور ہر طریقہ کی مخلوق جام شربت دیدار حق نما پیکر آپ کی
شیدائی۔ بنگئی اور پروانہ وار شمع مداریت پر نثار ہوکر فدا ہوگئی۔ اور یہ چودہ اسماء گرامی
حضرت قطب مدار قدس سرہ مرقوم ذیل ہر طبقہ مین مشہور ہوکر مخلوقات کے وظائف مین
ہر طبقہ کے ایک ایک نام مقدس داخل ہوکر کے تسکین بخش خاطر اندوہگین ہوگئے
اور وہ اسماے گرامی یہ ہن

السلام علیک یا زین اللہ یا نجم اللہ یا مجمع اللہ یا فتح اللہ یا صفت
اللہ یا مرید اللہ یا بدیع اللہ السلام علیک یا ظاہر اللہ یا مطہر اللہ
یا طاہر اللہ یا مطہر اللہ یا تدبر اللہ یا منیر اللہ یا مدار اللہ

اور اکثر ان اسماے مبارک کو آپنے اپنے خلفاے باوقار کو بغرض ترقی درجات کفایت
مہمات تعلیم فرماے چنانچہ نقل است از تواریخ محمودی کہ تصنیف ملا محمود غزنوی است کہ
چون ساہو سالار نزدیک اجمیر رسیدند برائے امداد مظفر خان اجمیری بر آب جوے خیمہ
نصب کردند و بخدمت درویشے کبیر الشان مستفیض گشتند و آنحضرت سید بدیع الدین مدار
کہ خبر تولد شدن سالار مسعود غازی بزبان مبارک فرمودند کہ ہفت نام خود کہ در ہفت آسمان

ملائک بامر اللہ تعالی تسبیح میکنند اسباہو سالار برائے ترقی درجات کفایت دعات عدی نذ
آن اسمائے مبارک معظم بکرانیست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا زین اللہ یا نجم اللہ یا مجمع اللہ یا فتح اللہ یا صفۃ اللہ یا مرید اللہ یا بقیۃ اللہ

و در تحفۃ الابرار مسطور است کہ این ہفت اسمائے گرامی مرقوم صدیقین طریق ہر اسمارا ملائکہ از اسما میخوانند انتہی۔ اور ہنوز بھی بحمدہ اللہ تعالے ان اسمائے مبارک کی تعلیم و تلقین خاندان عالیہ مداریہ مین جاری و ساری ہے۔ الغرض جب حضرت سید قطب مدار رضی اللہ عنہ نے مقام مذکور الصدر سے کوچ فرمایا تو بہشتی لباس عطیہ سرور عالم صلے اللہ علیہ کو زیب بدن اور حلق مبارک مین لقمات کا حظ و مزہ بدستور پایا۔ اور ہر ملک و دیار کے لوگون کے زبانپر حضرت قطب مدار طبقات زبان زد ہوا یا بس اس معنی کر آپ نیز آپکی والدہ طبقاتی مداری مشہور ہو گئے۔

صدیقیہ مداریہ

صدیقیہ مداریہ مشتہر عالم ہونیکا یہ سبب ہے کہ حضرت سید قطب مدار قدس سرہ کا سلسلہ حصول فیضان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی چند طریقہ سے ملتا ہے اور وہ یہ ہین حضرت سید بدیع الدین حضرت طیفور شامی رح حضرت عین الدین شامی رح حضرت شیخ یمن الدین شامی رح حضرت عبداللہ علمبردار رح حضرت امام المسلمین سیدنا و مولانا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ حضرت محبوب رب العالمین سیدنا و مولانا احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نقل است از کتاب عبرکہ سلسلۃ المشائخ فصل در بیان سلسلہ مداریہ کہ آن شہباز باغ السن و آن بلبل پرواز ریاض قدس و آن نسخہ جامع اسرار عالم صفات و آن لمع لامع انوار عالم ذات و آن غواص بحر معانی و صاحب اقتدا شیخ بدیع الدین ملقب بحضرت شاہمدار قدس اللہ سرہ العزیز کہ سلسلہ مداریہ از ان دولت مند بظہور آمد مردے بود من رجال اللہ تعالی علم ظاہری و باطنی بر کمال داشت و در باب ریاضات و مجاہدات بے نظیر بود در اتباع سنن بے ہمتا۔ آوردہ اند کہ در ایام

آدائل سیاحی بود از سیاحان حقیقی بوادی دبرائے صوری و معنوی را قطع کردخضرے بود
معنوی کہ مجمع بحرین حقیقی و مجازی را پیمود در اسفار خویش بسیار مشائخ را دیدہ بود و خدمت
کردہ و ایشان را فیض و خلافت یافتہ اما بنسبت ارادت ایشان بحضرت بحر الحقائق والمعانی
الشیخ طیفور شامی درست بود ایشان را بعد ارادت بسیار خدمت کردہ بود۔ آخر ایام شیخ طیفور
خلافت دادہ مست اقتدا ار شاد مسلم فرمود ایشان خلیفہ شیخ امین الشامی بود و ایشانرا
خلافت و فیض از روحانیت شیخ عبد اللہ علمدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
بحمل کہ در منام یا در یقظہ روحانیت ایشان متمثل شدہ بایشان فیض رسانیدہ باشد
این ہر دو صورت پیش اہل طریقت و اہل بصیرت رواست و مجرب ایشان متر شد
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اند پس حضرت زندہ شاہمدار اگرچہ خلافت و اجازت
از بسیار مشائخ کرام یافتہ بودند اما در شجرہ ارادات خویش این سند را اختیار کردند کہ در سند وسائط قلیل اند
بفیض اقرب است من حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی

پس اس معنے کر حضرت شاہمدار قدس سرہ کی علاوہ اور طریق ایک طریقہ صدیقیہ مداریہ
مشہور عالم ہے۔

جفر۔ مداریہ

اور حضرت شہنشاہ ولایت والاتبار سید قطب مدار رضی اللہ عنہ سے جو سلسلہ جعفریہ
مداریہ نافذ ہو کر مشہر عالم ہے اسکا یہ سبب ہے کہ حضرت کو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
سے علاوہ نسبت حسبی و نسبی رشدی بھی چند طریق سے حاصل ہے اور وہ یہ ہے۔
حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رح عن الشیخ حضرت سید قاضی قدوہ الدین علی
حلبی رح عن الشیخ سید محمد نخفی عن الشیخ سید طیفور مکی رح عن الشیخ سید معمور مکی رح عن الشیخ سید
ابو القاسم رح عن الشیخ سید موسیٰ رضا رح عن الشیخ موسیٰ کاظم رح عن الشیخ امام جعفر صادق
عن الشیخ سید امام محمد باقر رح عن الشیخ سید امام زین العابدین عن الشیخ سید الشہید امام
حسین علیہ السلام رح عن الشیخ حضرت اسد اللہ الغالب امیر المومنین علے کرم اللہ وجہہ
اور یون بھی مروی ہے حضرت قطب مدار حضرت قاضی سید علی حلبی حضرت سید

بہاؤالدین حضرت سید ظہیرالدین حضرت سید احمد حضرت سید محمد حضرت سید اسمٰعیل حضرت سید امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت سید امام محمد باقر حضرت سید امام زین العابدین حضرت سید امام حسین شہید کربلا۔ امام المتقین امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ حضرت سید سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پس چونکہ آپکو نسبت رشدی بھی حضرت سید امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل ہے جیساکہ مرقوم ہوچکا ہے اسیوجہ سے آپ کا سلسلہ جعفریہ مداریہ کھلاتا ہے۔ اور مولف کتاب ہذا کو نسبت نسبی کے علاوہ چند طرح سے رشدی بھی حضرت سید امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل ہے یعنی علاوہ طریق اویسیہ مداریہ مہدویہ مداریہ طیفاتیہ مداریہ صدیقیہ مداریہ کے جعفریہ مداریہ سے بھی تعلق ہے۔ اور وہ ذیل مین تحریر ہے۔

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہٗ حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت امام زین العابدین حضرت امام محمد باقر حضرت امام جعفر صادق حضرت امام موسیٰ کاظم حضرت موسیٰ رضا حضرت ابوالقاسم حضرت معمور مکی حضرت محمد نجفی حضرت قاضی نورالدین علی حلبی حضرت سید بدیع الدین قطب مدار حضرت خواجہ ابوتراب سید فصو رسجادہ نشین حضرت خواجہ دریا سعید حضرت خواجہ رزق اللہ حضرت خواجہ سید عبداللہ حضرت خواجہ سید محمد سلیمان حضرت خواجہ سید عبدالحمید حضرت سید محمد عبدالسبحان حضرت مولانا مولوی سید شاہ عبدالقدوس حضرت خواجہ سید شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ سید محمد عظمت اللہ حضرت خواجہ سید چاند ہواری حضرت خواجہ سید محمد عبدالسبحان محدث حضرت مولانا مولوی سید خوشوقتعلی سجادہ نشین فقیر سید کلب علی مولف کتاب ہذا

طریق دوم

حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہ حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت امام زین العابدین حضرت امام محمد باقر حضرت امام جعفر صادق حضرت سید اسمٰعیل حضرت سید محمد حضرت سید اسمٰعیل ثانی حضرت سید احمد حضرت سید ظہیرالدین حضرت سید مہبارالدین حضرت سید قاضی قدوہ الدین حضرت سید بدیع الدین قطب مدار حضرت خواجہ ابوتراب

فنصور سجادہ نشین حضرت خواجہ سید دریا سعید خواجہ سید رزق اللہ خواجہ سید شاہ محمد سلیمان الخ

طریقہ سوم

حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ۔ حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت امام زین العابدین حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام جعفر صادق رح حضرت سید محمد حضرت سید اسمعیل حضرت سید احمد حضرت سید ظہیر الدین حضرت سید بہاؤ الدین حضرت سید قاضی قدوۃ الدین علی حلبی حضرت سید محمود الدین علی حلبی برادر حضرت سید بدیع الدین قطب مدار حضرت سید جعفر حضرت سید ابراہیم حضرت سید عبداللہ حضرت سید خواجہ ابوتراب فنصور سجادہ نشین حضرت خواجہ محمد دریا الخ۔

سلسلہ طیفوریہ مدار یہ کے مشہور ہونیکا سبب ہے کہ حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ کے طیفور نامی تین حضرات پیر و مرشد گذرے ہین ایک حضرت طیفور شامی دمشق کے مسجد کے پیش امام سن وفات شریف آپ کے ۵۶۲ھ یا ۵۶۶ھ شجرۂ مبارک یہ ہے حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رح حضرت شیخ سید محمد طیفور شامی حضرت شیخ یمین الدین شامی حضرت شیخ زین الدین مصری رح حضرت شیخ عبدالاول سجاوندی حضرت ابی ربیعہ قدسی حضرت خواجہ عبداللہ مکی علمبردار رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ دوسرے حضرت سید محمد طیفور شامی ثانی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہین وفات شریف آپکی ستائیس شہر رجب ۴۹۰ھ یا ۴۹۱ھ مزار شریف آپکا لسطام مین ہے قبر مبارک پر خود بخود رونی ہوتی ہے مرشد انکے حضرت یمین الدین شامی جبکا خرقہ زندہ صوف تھا اور وفات ستائیس ذی الحجہ بروز جمعہ ۳۷۸ھ ہجری کو ہوئی مزار فائض الانوار آپ کا شہر لسطام مین ہے قریب مزار حضرت خواجہ سلطان العارفین بایزید لسطامی قدس سرہٗ کے شجرہ یہ ہے۔ سید بدیع الدین زندہ شاہمدار حضرت سید محمد طیفور شامی حضرت خواجہ یمین الدین شامی حضرت سلطان العارفین بایزید لسطامی رح حضرت سید حبیب عجمی حضرت خواجہ حسن لبصری رح حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ یہ شجرہ مبارک کتاب رسالہ اولیا سے مع مضمون صدر قلمبند کیا گیا ہے۔ **طریق سوم** حضرت شہنشاہ ولایت سید قطب مدار حضرت سلطان العارفین بایزید لسطامی عرف طیفور شامی حضرت حبیب عجمی حضرت حسن لبصری رح حضرت علی کرم اللہ وجہہ چنانچہ اپنی تصنیفات من خواجہ نصیر الدین علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین۔

کہ چون سید بدیع الدین سیر کنان در ولایت شام رسیدند واز ان ولایت حضرت
بایزید بسطامی کمالات وکرامات بسیار داشت سی صد مرید ایشان بودند ہر یک بسبب مشغل
وذکر ومراقبہ ومشاہدہ وبعبادت الٰہی مشغول بودند وچون این جناب بدیار مقبول گردیدہ
دران ولایت مسطور ظاہر شدند وشہرہ در خاص وعام افتاد کہ او بیاموزد دیگر صاحب کشف و
کرامات درین ولایت آمدہ است چون این خبر در گوش حضرت بایزید بسطامی رسید یکے خاص
خود نزد یکے حضرت فرستاد وطلب فرمود۔ چون خلیفہ حضرت موصوف نزد یکے آنجناب آمد
التماس نمود کہ حضور را حضرت بایزید بسطامی یاد کردند چون آنجناب این سخن بشنید فی الفور از
جا برخاست وخود را بخدمت بایزید بسطامی رسانید چون بایزید بسطامی سید بدیع الدین را
دید نداز جا بجنبید ند ودر کنار گرفتند سر وچشم بوسیدہ خوارق وعادات بحضرت پسندیدند فرمودند
بدیع الدین عجب خواب دیدم چنانچہ در مجلس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم رسیدم آنجناب
چون مرا دید ندا از من فرمودند کہ اے طیفور بعد از چند روز در ولایت شام یک نیک مردے
کہ نامش بدیع الدین ہست خواہد آمد۔ آنچہ نعمت از مرشد خود یافتی امانت بدیع الدین است ای
بدیع الدین آنچہ جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم از من بگرفتہ امانت تست بتو بخشیدم بدیع الدین از ان حضرت
آنچہ نعمت یافتند گرفتند وآنحضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی وسیلہ نمودند ازین باعث ص

واضح ہو کہ بعض حضرات نے بوجہ عدم واقفیت معترض ہو کر یہ مشہور کر دیا ہے کہ حضرت سید بدیع الدین
قدس سرہ نے حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز سے فیض نہین حاصل فرمایا! ورد وہ دلیل پیش
کرتے ہین کہ حضرت سید بدیع الدینؒ کے پیر سید ابیش (۴۴۲)ھ ہین! ور حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ
کے سن وفات شریف ۲۶۱ ہجری ہین اور بدرمیان ہر دو بزرگوار فصل (۱۸۱) اکاسی برس کا ہے لہذا ان حضرات
کو چاہیے کہ رسالہ تحفۃ الابرار مولفہ عزیز اللہ مداری کنتوری وتحفۃ المداریہ ومراۃ الانساب وغیرہ کو ملاحظہ
فرما کر سن ولادت حضرت سے آگاہی فرمائین۔ کیونکہ حضرت ممدوح کے سن ولادت مین اختلاف واقع
ہی بدین وجہ کسی مورخ نے ولادت حضور کی ۴۴۲ھ وماہ کونین اور بعض نے ماہ منیر وصاحب عالم
تحریر کیا ہے اور مولف کے نزدیک صحیح صاحب عالم ۴۴۲ھ ہے لہذا جب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار
۱۶ سال کے ہوئے اسوقت حضرت بایزید بسطامیؒ سے بیعت ہوئے اور دو برس آٹھ مہینہ تک مرشد موصوف
کی حضور مین رہکر نعمات عرفان سے مستفیض ہو کر خلافت وجانشینی سے سرفراز ہوئے بعدہٗ ۴۶۲ھ مین
آپنے فرق مبارک سے ظاہری سایہ پیر ممدوح کا اٹھ گیا کیونکہ حضرت بایزید بسطامیؒ نے سن

وفات ۲۶۱ ہجری یا ۲۶۲ھ یا ۲۶۹ھ - یا ۲۳۴ ہجری ہین جیسا کہ صفحہ ۱۷ باب سوم کتاب اخبار
فی اخبار الاخیار مندرج ہے اور علاوہ مکتوبات مطبوعہ و قلمی کے بکثرت فقرا مداریہ کے شجرات جو کہ حضرت
سید بدیع الدین کو خلیفہ و جانشین حضرت بایزید بسطامی کا علی التواتر لکھتے و تسلیم کرتے آئے ہین فقیر کی
نظر دنسے گذرے ہین کہ جس سے یقینا خاص حضرت قطب مدار قدس سرہ کا حضرت بایزید بسطامی
سے مستمند و بعیت ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ دلائل قویہ معترضین کیواسطے کحل بیش قیمت کا اثر رکھتے
ہین انشاء اللہ العزیز جب معترضین اس سرمہ کو چشم مین لگائینگے تو واقفیت کی روشنی پیدا ہو جائیگی
اور پھر وہ ایسا اعتراض زبانپر کبھی نہ لائینگے - اور یہ جو حضرت کے سنوات ولادت مین اختلافات واقع
ہین تو یہ قابل اعتراض نہین کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تا ہنوز بکثرت اختلاف موجود ہین
اور جسکو حضرات تواریخ دان خوب ہی جانتے اور سمجھتے ہین چنانچہ بوجہ آگاہی عوام الناس فقیر اور چند
حضرات کے اختلاف سنوات ولادت و وفات کے تحریر کرتا ہے اور وہ یہ ہین حضرت خواجہ عبدالواحد
بن زید کے تاریخ رحلت ۲ ماہ صفر ۱۲ھ یا ۷۷ھ ہے اور حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رض
کی وفات شریف بروز جمعہ ۱۳ یا ۱۴ یا ۱۷ ربیع الاول یا محرم ۱۸۷ ہجری ہین حضرت خواجہ محمد چشتی رح کے
سنہ رحلت ۱۴ رجب ۴۱۱ھ یا ۴۲۱ھ ہجری مین ہے از تذکرہ الفقرا صفحہ ۴۸ خواجہ حاجی شریف زندنی
رحمتہ اللہ علیہ کی وفات شریف ۳ یا دس رجب ۶۱۲ھ یا ۶۲۰ھ ہجری ہے اور مزار شریف زندا در
بعض کے نزدیک شہر قنوج مین ہے بلکہ فقیر مولف آپ کے مزار فایض الانوار پر شہر مذکور مین حاضر ہوا
عجیب و غریب آپ کے مزار پاک پر رحمتہ الہی کی بارش ہمہ وقت ہوتی ہے جس کا احساس صاحب
باطن کے قلوب پر بخوبی ہوتا ہے ع آنکھ والے تیرے جوبن کا تماشا دیکھین -

حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کی وفات شریف ۶ ماہ شوال ۶۰۳ھ یا ۶۱۷ھ ہجری
اور حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی سنجری رحمہ اللہ علیہ کے سنہ رحلت ۶ ماہ رجب ۶۳۲ھ یا ۶۳۳ھ
ہین حضرت سید عبدالقادر جیلانی رض کے تاریخ وفات ۹ یا ۱۱ یا گیارہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ از فیوض
یزدانی و مرآۃ الانساب صفحہ ۱۵۷ - اور حضرت امام زین العابدین کی ولادت ۳۸ھ اور وفات شریف
۹۳ھ یا ۹۴ ہجری ہے اور حضرت سیدنا محمد باقر کے سنہ ولادت ستاون ہجری اور وفات شریف ۱۱۴ھ یا ۱۱۷ھ
مین ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے سنہ ولادت ۸۰ھ یا ۸۳ھ اور وفات ۱۴۸ھ مین ہی

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات دس رجب ۳۳ھ ہجری ہے اور وقت وفات کے آپکی کیا عمر تھی اسمین بہت اختلاف ہے کسی نے پانچ سو کسی نے ہزار برس کسی نے تین سو پچاس اور کسی نے دو سو پچاس برس کی بیان کی ہے۔ آپ کا مزار پر انوار شہر مدائن مین ہے اور یہ مضمون صدر کتاب مسالک السالکین جلد دوم وتذکرہ الواصلین باراول وتاریخ گنجینہ سروری سے نقل کیا گیا ہے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے سن وفات شریف ۳۹ یا ۴۰ھ ہجری ہین پس جو بجا ہے کہ ناواقف فقیر علم شریعت وطریقت سے کورے وبے بہرہ یا بعض بوجہ جہالت کے ایسے اعتراض سن ولادت حضرت سید قطب مدار قدس سرہٗ پر کر بیٹھتے ہین کہ ایسی حالت مین حضرت قدس سرہ کا حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی سے بیعت ہونا ثابت نہین ہوتا ہان اویسی مشرب ضرور تھے تو انشاء اللہ تعالی وہ فقیر ناواقف ان اختلافات مرقومہ بالا کو دیکھکر اب کبھی ایسی غلطی نہ کرینگے اور دھوکے دہی کی کپاس نہ کھائینگے کیونکہ جب ہمارے اور کل مسلمانونکے پیشوا جو کہ موجب مخلوقات ہیں وہ ہزار عالم یعنی جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ہین انھین کے سنوات وفات مین باوجود ثقہ راویون کے موجود ہین۔ تو اس سے معاذ اللہ من ذالک حضرت کی نبوت ورسالت مین کوئی نقص نہین آتا جتنی کہ واقعہ معراج شریف اور رویت باری تعالی مین اختلاف موجود ہے اور یہ اختلاف اہل السنت والجماعت ملت ارباب طریقت واصحاب معرفت مین موجب رحمت ہین۔ اختلاف الامۃ رحمۃ علاوہ ازین تھوڑے عرصہ کیواسطے اگر حضرت سید بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کو مرید ہونا حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کے خلیفہ اعظم حضرت یمن الدین شامی کے خلیفہ مکرم حضرت سید طیفور شامی قدس سرہٗ جو کہ سادات جعفریہ سے تھے انھونکا تصور کر لیا جاوے تو اسمین کونسا نقص مخالفین نے سمجھ رکھا ہے۔ کیا ایسی صورت مین حاشا وکلا آپکی حضرت بایزید قدس سرہ سے علیحدگی ہو جاوے گی۔ ہرگز نہین کیونکہ یہ تمام عالم مین اظہر من الشمس ہے کہ خانوادے دوم بایزیدیان سے اوّل گروہ طیفوریہ مداریہ دوم گروہ شطاریہ سوم گروہ نقشبندیہ جاری ہے علاوہ ازین نقشبندیہ طریقہ پر بھی اکثر اعتراض کرتے ہوئے لوگونکو مین نے پایا اور دو ایک مکتوب مین بھی لوگون نے شایع کر کے اپنی حماقت شعاری کا اظہار کیا ہے اور یہ کہ معترضین اعتراض پیش کرتے ہین کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے سن ولادت شریف ۴۲۴ھ ہین اور حضرت بایزید بسطامی قدس روحہ کا انتقال ۲۶۱ھ ہجری مین ہو گیا اس معنے کر آپ نے انکا زمانہ

نہین پایا اور نہ آپکو انسے کسی قسم کا استفادہ ہوا اور مسیر بمید شریف شرح موقف مین اور صاحب
رشحات و صاحب کرامات موسو یہ وغیرہ تحریر کرتے ہین کہ حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ نے
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہین پایا اور آپ نے ان کے روحانیت سے فیض
حاصل کیا پس ایک شجرہ پر دو اختلاف زبردست مجتمع ہوگئے اسی معنی کر نقشبند۔ یہ طریقہ صرف نہین بلکہ
جو حضرات کہ حضرت بایزید بسطامی سے بلکہ حضرت امام صاحب سے وابستہ ہین انپر کلام ہے ان
نعوذ باللہ منہا اس بنا پر جو معترضین نے قلم اعتراضات اٹھا کر خاندان عالیہ نقشبندیہ پر افترا پردازانہ
کی ہین تو کیا ان جہلا کے معترض ہونے پر فیض بے پایان خاندان والاشان نقشبندیہ مین کچھ
کمی واقع ہوگئی اور آفتاب جہانتاب پر گرد و غبار اڑانیکا نتیجہ کیا ان کو زبختون کو اٹھانے نہ پڑیگا
ضرور انشاء اللہ تعالیٰ۔ کردنی خویش آمدنی پیش۔ کے عتاب مین مبتلا ہوکر سیاہ رو ہون گے اور
اقتباس الانوار و تذکرۃ الاولیا وغیرہ کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض نے حضرت حسن بصری
رضی اللہ عنہ کو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے اور بعض نے حضرت کمیل بن زیاد سے وابستہ ہونا
تحریر کیا ہے۔ اور بکثرت مورخین و مولفین نے حضرت حسن بصری قدس سرہ کو امیر المومنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے مستفید ہونا قلمبند کیا ہے تو ان اختلافات کیوجہ سے معترضین جو حضرات
کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے وابستہ ہوکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتے ہین انپر بھی
معترض ہوتے ہین اور اختلاف بیعت حضرت حسن بصری مرقومہ صدر کو دلیل مین لاتے ہین تو یہ
اعتراض کیا قابل تسلیم بعقل سلیم ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہین۔ بجز اسکے اور کیا کہا جاوے کہ ایسے اعتراضات
پیش کرنا الہی اور کم نصیبی کا باعث نہین بلکہ سراسر گمراہی کے دلدل مین پڑکر گناہ عظیم کو بیٹھے بٹھائے
خرید لینا ہے علی ہذا القیاس ہم معترض کے کہنے کے مطابق اگر تھوڑے عرصہ کیواسطے ولیسی ہی حضرت
قطب مدار رضی اللہ عنہ کو حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کا تصور کرلین تو کیا ایسی صورت مین آپ
حضرت بایزید بسطامی نور اللہ مزارہ سے علیحدہ گی ہوجائے گی اہل طریقت و اہل بصیرت کے نزدیک
یہ بھی صورت روا اور جائز ہے اور ایسی صورتین تقریبا تمام خانوادون مین موجود ہین اور اسکو اہل سیر خوب
جانتے ہین ان حضرات کے فیضان صوری و معنوی تمام عالم پر باران رحمت کا کام فرما رہے ہین سے

چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ،

غمگین مندی ہوئی ہون تو پھر دن بھی رات ہے ۔۔۔ اسمین قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا۔
الغرض فقیر مولف کو جو شجرہ طریق طیفوریہ مداریہ کا پہونچا ہے وہ کتاب ہذا کے تحفۂ بخش مین قلمبند کرے گا

	تحفۂ بخش	

سوال مرشد حضرت سید بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ العزیز کے سیر و سیاحت اور اشاعت اسلام اور وفات شریف کا کیا واقعہ ہے اور حضرت قدس سرہ نے اپنے خلفاء باوقار کو بغرض ہدایت کہان کہان روانہ فرمایا اور ان حضرات سے کتنے شعبہ نافذ ہوئے اور وہ کن کن نقبون سے معروف و مشہور ہین

جواب مرشد حضرت شیخ حلبی ابن ابو المظفر حلبی ابن ابو عبد اللہ تحریر فرماتے ہین کہ مینے اپنے والد ماجد سے سنا ہے کہ جب حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک ہندوستان مین جانے کیواسطے اجازت دی تو آپنے مودبانہ عرض کیا کہ ملک ہند کو حضور نے خواجہ معین الدین چشتی کو عطا کرکے ہند الولی کیا ہے اور میرے واسطے بھی اجازت ہندوستانکی ہونی ہے اسمین کیا رمز ہے حضور رحمۃ اللعالمین نے نہایت رافت و مکرمت سے خوش ہوکر فرمایا کہ رب العالمین نے تمکو شہنشاہ ہفت کشور کافرما کر مدار العالمین کیا ہے اور عزل و نصب رجال اللہ کا تمکو اختیار دیا ہے اغواث و اقطاب اور ابدال و اوتاد نجبا و نقباء وغیرہ کو تمہارے تابع کیا ہے جو تمنے نعمتین پائی ہین وہ اور اولیا و اتقیا کو کب ہاتھ آتی ہین ؎

آج کے دن سے بحکم کردگار ہے		اولیا مین تو ہو اقطاب لمدار

الغرض حضرت بموجب ارشاد جدا امجد مطابق سیروا فی الارض متعدد ملکون کی سیر فرمانے کے بعد دریا تلزم پر پہونچے اور جہاز پر سوار ہوے اور اہل جہاز کو پند و نصیحت کرنا شروع کی چونکہ وہ لوگ روز ازل ہی سے ۔ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم۔ کے مصداق ہو چکے تھے ۔ بدینوجہ آپ کی نصیحت ان بدنصیبون مین کارگر نہوئی اور وہ بدبخت کچھ کلمات گستاخانہ زبان پر لائے آپکو قلبی صدمہ ہوا معاً غیب سے آواز آئی کہ اے دوست تو ما علینا الا البلاغ کے مطابق احکامات الٰہی مخلوق خدا کے گوش گذار کرتا رہ اور اسکا کچھ غم نکر کیونکہ ہدایت و غیر ہدایت یہ منجانب خدا ہے یہ لوگ شقاوت قلبی کی سزا پا جائینگے بعدہٗ قہر الٰہی نے آ
نازل ہوکر جہاز کو پاش پاش کردیا اور وہ سب کے سب کفار ہلاک ہوگئے مگر یکتختہ پر حضرت قدس سرہ صحیح و سالم
نہ وہ لباس رنگین و کہنہ ہوا ۔ بلکہ آپ تخلقوا باخلاق اللہ کے مصداق ہوکر اعلیٰ نور ہو گئے ۔

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مصداق ہوگئے الغرض ایک عرصہ دراز تک کوہ مذکور پر
آپ چلہ کش دعائے بشمح رہے اور قدرت خدا سے جب ایک تخت غیب سے نمودار ہوا آپ سوار
ہوکر اسپر رونق بخش ہوئے اور وہ ہوا پر معلق ہوکر ملک ہند کیجانب روانہ ہوگیا اور نواحی گجرات کا نہایا
دریا نربدا کے کنارے ایک شہر کمانچہ مشہور و معروف ہے وہان آپنے پہونچکر ایک چلہ شغل حیات ابدی
کا کیا اور اس صوبہ کا راجہ جیونت سنگھ آپ کی کرامات و فیضان مبارک کا شہرہ سنکر حاضر خدمت ہوا
مشرف باسلام ہوکر تمام صوبہ کے بت خانونکو اسنے توڑ تاڑ کر نیست و نابود کردیا اور حضرت نے اس کا نام
جعفر خان رکھا اور اسنے بجائے بتخانہ کے مسجد تعمیر کرائی اور حضرت میر شمس الدین حسن عرب صاحب سے
روایت ہے کہ اسکے بعد آپ احمد آباد مین جلوہ افروز ہوئے اور بکثرت خوق خوق لوگ آپکی خدمت
اقدس مین جوانب اطراف تک کے شہر فیضان سنکر حاضر ہوکر آپ کی لسان متقدس سے کلمات ربانی
اور نصیحت امیز جملہ فصیح و بلیغ گوش گذار کرکے بصدق دل کلمہ شہادت اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمد عبدہ وسولہ پڑھکر مشرف باسلام ہوتی جاتی تھے
حتی کہ چند ہی یوم مین چھتیس ہزار مخلوق خدا دائرہ اسلام مین داخل ہوئے اور وہان بھی حضور کے
فرمان والاشان کے مطابق چند مسجدین و چاہ تیار ہوگئے اور برکت قدوم میمنت لزوم صوم وصلوٰۃ
کے خوب ہی چرچے ہوگئے اور جب حضرت پالن پور تشریف فرما ہوئے تو وہان کا راجہ زورآور سنگھ
شہرہ فیوض سنکر قبل ہی سے منتظر تھا وہ بھی قدمبوسی حاصل کرکے صداقت اسلام پر فریفتہ ہوکر مسلمان
ہوگیا۔ اور شمع مداریت کا پروانہ بنکر حضور کے عقیدت کیشون مین داخل ہوا اور سرکار سے اسکو نام زورآور خان
عطا ہوا اور حضور کے حکم سے اسنے بھی متعدد مسجدین تیار کرائین اور مقام مذکور سے روانہ ہوکر جب شہر اجمیر کو آپنے
اپنی رونق افزائی سے زینت بخشی اور کولا بھاڑی کو جلوہ گری کا شرف عطا کرکے مثل کوہ طور کے ممتاز
کیا تو قبل ازین سنہ ۸۴ ہجری مین صاحب تاریخ ہند تحریر کرتے ہین کہ میران سید حسن رضی اللہ عنہ
غزنوی باراوہ جہاد ملک ہندوستان مین تشریف لائے تھے اور اجمیر شریف مین پہونچکر تاراگڈہ پر انھون نے
معہ اپنی لشکر قیام فرمایا اور کفار کو دعوت اسلام کیواسطے فرمایا ان کم نصیبون نے آپ سے جنگ و جدال
کو شروع کردیا آپ نے بہت دلیرانہ طریقہ سے بہتیرونکو جہنم رسید کیا آخر الامر چونکہ ان کفارونکی تعداد بہ نسبت
آپکے ہمراہیونکے بکثرت تھی بدین وجہ آپ حضرات شہید ہوگئے اور لفجوائی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ

بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ کے حیات ابدی کے گلزار سے گل مقصود آپ حضرات نے
چنکر دامن مراتب کو لبریز کر کے قربت الٰہی کا شرف حاصل فرمایا اور کفار نے بہت کچھ اپنی چند روزہ
ظفرمندی پر تبختا و نمین خوشیان منائین مگر جب خورشید فلک مشرق سے مغرب مین روپوش ہوا اور
شب نے ردائے سیاہ زیب بدن کیا تو یکایک حضرات شہدا کی لاشون نے دہشت ناک تکبیر کی
آوازین بلند کین کہ جسکی وجہ سے صدہا مستورات حاملہ کے حمل ضایع ہوگئے اور بہت سے کفار
کے پردہ گوش پاش پاش ہوگئے حتی کہ بجینی کا بازار تمام شہر مین گرم ہوگیا! درجب عابد شب زندہ دار
مہتاب نے جائے نماز فلک پر نوافل کی ادائگی مین سورہ نور کو ختم کر کے سر سجدہ غروب مین رکھا اور باغبان
فلک یعنی آفتاب نے شعاعی ہارون سے گلوے روز روشن کو مزین کیا تو وہ آوازین موقوف ہوگئین
مگر ہمیشہ یہ ہونے لگا کہ جب عروس روز روشن کے چہرہ کو شب تاریک اپنے زلف سیاہ سے پوشیدہ کرتی
تھی تو بدستور تکبیر ونکی آوازین حضرت شہدا کے نعش مبارک سے پیدا ہوتی نہین کہ جس سے کفار کو سخت
بجینی کا سامنا ہوتا تھا اور اُن آوازونکے موقوفی کیواسطے بہت کچھ کفار نے کوشیشین کین مگر کچھ سود مند
نہ ہوئین اور اسی صورت سے بہت کچھ زمانہ گذر گیا مگر جب سرتاج اولیاء کبار حضرت سید قطب مدار
قدس سرہ نے شہر مذکور مین تشریف لیجا کر کوکلا پہاڑی پر قدم رنجہ فرمایا تو کفار پر سخت حیرت وہیبت
طاری ہوئی - اور آپس مین مشورہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ایک مسلمان نے تو آکر شہر کو تباہ کر دیا
اور اب دیکھین کیا رنگ کہلتا ہے آخر کار سب متفق الرائے ہوکر حضرت موصوف کیخدمت مین حاضر
ہوکر ان آوازونکی موقوفی کے لئے حضرت سے عرض کرنے لگے حضور نے صمصام خلق محمدی کی
تیز دھار سے ان لوگون کو مسخر فرمالیا یعنی تسکین بخش حملہ لسان مبارک سے فرماکر انکے ہراس کو زائل
کیا اور آوازین موقوف ہوجانے کا وعدہ فرمالیا اور حضرات شہدائے کرام کے لاشونکو تجہیز وتکفین
کے بعد دفن کرادیا اسی شب مین آوازین موقوف ہوگئین اور تمام رات کفار پر حزین و سکون کیساتھ بسر
ہوئی اور علی الصباح رحمت الٰہی نے کیا اپنے آغوش کو پھیلایا کہ بکثرت کفار بخوشی خاطر سرکار
کیخدمت مین حاضر ہوے اور اسی نارونکو توڑ تاڑ کے سر سے چوٹیون منڈوا کر ضلالت وکفر سے بیزار
ہوکر دائرہ اسلام مین داخل ہوے اور اب کیا تھا روزانہ شہر کے اطراف وجوانب کے لوگ جوق جوق کشف
وکرامات کا شہرہ عظیم سنکر حاضر ہوتے تھے اور قاضی الحاجات آپ کی دعا کی برکت سے بہتیرونکو

سبیل گمراہی سے بیزار کر کے صراط مستقیم پر مستقیم فرمانا تھا حتی کہ جو کفار کہ ختم اللہ علی قلوبہم کے مصداق ہو چکے تھے اور وہ اپنی کم بختی کے باعث کفر کو ترک بھی نہین کرتے تھے مگر جب سرکار مین اپنی مراد ونکو عرض کرتے تو آپ اِن کے لئے بھی دعاے خیر کرتے تھے اور آپ کی ترحم مزاجی کا یہ اثر ہوتا تھا کہ انکو بھی کامیابی ہوتی تھین اور جو کفار کے آپ کی مناجات کے سبب سے صاحب اولاد ہوتے تھے تو وہ مثل جنیو کے بوقت پیدائش اپنے بچون کے گلے مین حضرت قدس سرہ کے غلامی کا ڈورا پہنا دیا کرتے تھے۔ اور سر و نپر چوٹیان رکھ کر جب حضور کی خدمت مین بامقصد حاضر ہوتے تھے تو آپ یہ حکم دیتے تھے کہ ڈورے کو توڑ کر چوٹیون کو منڈوا دو چنانچہ وہ لوگ آپ کے فرمان کے مطابق عمل کرتے تھے اور اسکا اثر یہ ہوتا تھا کہ وہ لڑکے سن بلوغ کو پہونچکر بغیر اشاعت کے مسلمان ہو جاتے تھے۔ اور یہ جو کفار باوجود یکہ شب و روز معصیات وضلالت کفر مین آلودہ رہتے ہین اور انپر اتیان مثل انبیا رسا بقین کے کسی قسم کا عذاب نازل نہین ہوتا یہ محض حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے شان رحمۃ اللعالمین اور بزرگان دین کے محبت کا نتیجہ ہے سبحان اللہ کیا ہی خوب اشاعت اسلام ہے الحاصل خلق محمدی سے آپنے اجمیر شریف مین وہ رنگ جما یا کہ شب و روز صرف صوم وصلوۃ کے ہر جگہ چرچے رہتے تھے اور بت پرستی کا بازار پھیکا ہو کر حق پرستی کا بازار گرم ہو گیا بلکہ گوکلا پہاڑی پر کفار نے جہانپہ اپنا بہت بڑا پرستش گاہ قائم کر رکھا تھا وہانپر حضور کے کہنے سے ایک مسجد تعمیر کرائی جو کہ ہنوز بحمد اللہ تعالے موجود ہے اور جب حضرت سلطان الہند خواجہ سید معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شہنشاہ اولیا رکبار محبوب کردگار سید بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ العزیز کے حسن واخلاق وکرامات کا شہرہ سنا تو بذوق وشوق کوکلا پہاڑی پر تشریف لائے اور ہر دو بزرگوار یکجا ہو کر ملے اور چند بے عجیب وغریب موز باطنی کے چرچے رہے جو کہ احاطہ تحریر سے باہر ہین اسکے بعد حضرت سید قطب مدار قدس سرہ نے حاضرین خدمت یعنی باشندگان شہر سے فرمایا کہ یہ بزرگ ہمیشہ تمہاری دستگیری فرمائینگے اور تمہارے ہم وغم وکلفت ورنج کو دفع کرتے رہینگے تملوگ ہمہ وقت ان کی اطاعت وفرمانبرداری مین کمربستہ رہنا الہ العالمین اس کا اجر عظیم تمکو عطا کریگا بعدہٗ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ سے مرخص ہو کر عازم حج بیت اللہ شریف ہوے کیونکہ حضور کا جی حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کے چھوڑنیکا نہین چاہتا تھا۔ مگر حکم نبوی سے مجبور تھے آخر الامر حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہو کر اپنے جد مکرم

صلے اللہ علیہ وسلم کے زیارت کو روضہ منورہ پر حاضر ہوے اور زیارت حرمین شریفین سے فراغت حاصل
کرکے نجف اشرف تشریف لیگئے اور وہان جسقدر آپ کے خلفاء مریدین چلہ کش تھے انکو ہمراہ لیکر
اپنے وطن شہر حلب مین گئے اور شہر مذکور کے مضافات مین قصبہ جنار تھا وہان رونق فزا ہوکر اپنے عزیز سید
عبداللہ کے صاحبزادون یعنی حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون و حضرت خواجہ سید ابو تراب فضور و حضرت خواجہ
سید ابو الحسن طیفور کو ہمراہ لیکر پھر مدینہ منورہ مین حاضر ہوے اور سیر و سیاحت فرماتے ہوے مقام بندر کلمج پر
جلوہ گر ہوے اور وہان بھی بہت سے کفار آپکی صحبت کی برکت سے دائرہ اسلام مین آئے اور حضرت نے
وہان بھی ایک مسجد تیار کرائی جو ہنوز مسجد نور المدار کے نام سے مشہور ہے اور اسکے بعد حضرت بصرہ کو رونق دہ ہوئے
اور وہان سے بغداد شریف کو تشریف لیگئے صاحب ثمرہ القدس و صاحب تحفۃ المداریہ و غیرہ قلمبند فرماتے
ہین کہ وہان جب آپ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقی ہوئے تو عجیب و غریب انوار
و برکات کا منہ برسا تھا۔ کہ جسکو اگر تمام اشجار زمانہ قلم بنین اور چودہ طبقات ارض و سموات دوات ہوجائین اور
تمام روے زمین کے دریا سیاہی کا کام کرین اور ہفت کشور کے منشی بے بدل یکدست و قلم ہوکر ان انوار
و برکات کی بارش کو کہ جہانپر ایسے جلیل القدر و بزرگ جلوہ گر تھے احاطہ تحریر مین لانا چاہین تو غیر ممکن اور سخت
دشوار ہے! الغرض بی بی نصیبہ صاحبہ دختر سید ابو صالح ہمشیرہ حضرت غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رح
اپنے شوہر حضرت سید محمود سے اجازت حاصل کرکے اپنے طالع بلندی و نصیبہ سکندری سے خواہش بقائے نسل
لیکر حضرت کے خدمت مین حاضر ہوئین آپنے ارشاد فرمایا کہ ہمشیرہ صاحبہ تمنا بقائے نسل نے غنچہ قلب کو شگفتہ
کر رکھا ہے بی بی صاحبہ نے عرض کیا کہ مینے یہ سنا ہے کہ صدہا حدیقہ پژمردہ کو آپکی دعا کی برکت سے باغبان حقیقی
دریاے جود و کرم سے سیراب فرماکر شگفتگی عطا کرکے رشک چمن بنا دیتا ہے اور کثرت سے بحر صدف آپکی مناجات
کیوجہ سے رحمت الہی کی بارش سے صدف آغوش کو قطرات سے پر کرکے دامن موج کو لبریز کرکے زینت
بخش تاج شاہان عرب و عجم ہوتے ہین پس مین بھی یہ تمنا رکھتی ہون کہ آپکے تصدق مین باغبان حقیقی
میرے باغ تمنا و مقصود کو بار ور فرمائے اور میرے دریاے نصیب کے صدف آغوش کو بھی کوئی ایسا خالق
بحر و بر گوہر یکتا عنایت فرمائے کہ جسکی ضیاؤ نسے تمام عالم چمک جائے حضرت نے تسکین قلبی انکی فرماکر ارشاد
کیا کہ معبود حقیقی اپنے بحر جود و کرم سے تمہارے صدف شکم مین دو گوہر بے بہا عطا کرکے عدم سے وجود مین لائیگا
کہ جنکی حکمت و دبدبہ مشرق سے مغرب تک عالمگیر ہوگی لیکن اسمین میرا بھی حصہ ہوگا بی بی صاحبہ یہ مژدہ فرحت

انزا انسکر مسرور ہوئین اور عرض کرنے لگین کہ انشاء اللہ العزیز وہ دونو آپ ہی کے ہونگے ایما مسل حضرت سرور فتراد لیار کبار سید قطب مدار قدس سرہٗ نے بی بی نصیبہ کیواسطے دعائے ولی فرماکر جنہ مقامات کی سیر کرتے بعد جب گجرات مین تشریف لیگئے تو وہان بھی کثرت سے لوگ بہ مین حضرت دائرہ اسلام مین داخل ہوئے اور بہتیرون نے خاندان عالیہ مداریہ مین داخل ہوکر آپ کی حلقہ بگوشی کو افتخار دارین سمجھکر ہمراہی سرکار کو اختیار کیا چنانچہ شیخ محمد الیاس پہلے ہی سے آپ کے انتظار مین چشم دا تھے مقام مذکور مین رونق افروزی کی خبر پاکر ایسے خوش اور بلغ باغ ہوئے کہ اپنی تمام مال ومتاع کو تصدق کرکے خدمت عالی مین سرکار کے حاضر ہوئے اور خاندان عالیہ طیفوریہ مداریہ کے بحر فیوض سے سیراب ہوکر موہبت خلعت خلافت سے ممتاز ہوئے اور شیخ محمد لاہوری بھی آپ کے شہرۂ فیوض وکشف وکرامت سن کر گجرات مین آکر حلقہ بگوشی مین داخل ہوئے اور جب حضرت نے سورت مین جلوہ گری فرمائی تو شب وروز حضور مین شہر کے علاوہ اطراف وجوانب کا تانتا لگا رہتا تھا اور حضرت کے گلزار فیوض سے ہر شخص گل مراد چنتا تھا اور بکثرت مخلوق حلقہ بیعت مین بھی داخل ہوتی تھی۔ اور جب پھر وہ زمانہ آیا کہ حرمین شریفین مین رحمت الہی کی بارش ہو تو جو حضرات زمرہ عشاقان نبوی سے ہوتے ہین انکو کرب چین پڑتی ہے وہ کہین ہون حضور کے شیدا فتان وخیزان ان انوار سے منور ہونیکو بھاگے چلے جاتے ہین اور جبتک نظا ہرہ دور رہتے ہین یون کہتے ہین ؎

کے شود یارب کہ رو در شیرب و بطحی کنم	گہ بہ مکہ منزلم گہ در مدینہ جا کنم

الغرض جب حضرت حج بیت اللہ شریف سے فراغ حاصل کرکے اپنے جد مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر پہونچے اور طواف کرنیکے بعد مراقب ہوگئے پھر ارشاد نبوی ہوا کہ اے نور العین تم ملک ہندوستان مین جاؤ اور اشاعت اسلام مین کوئی بھی دقیقہ نہ اٹھا رکھو اور چار خلیفہ تمہارے منجملہ اور خلفا کے ایسے ہونگے کہ انمین اگر ایک مین رنگ ابوبکر صدیقؓ کا ہوگا تو دوسرے مین شان عمر فاروق کی ہویدا ہوگی اور اگر تیسرے مین خوشبو عثمانی پیدا ہوگی تو چوتھے مین شان حیدری ظاہر ہوگی اور انمین تم چونکہ میرے مظہر اتم ہو بدینوجہ جس خطہ مین گذروگے تو ان لوگونکو میرا زمانہ یاد آجائیگا اور بغیر خون ریزی کے دائرہ اسلام مین لوگ جوق جوق آئینگے اور جو کچھ کہ پائینگے تمہین سے پائینگے اور ملک مذکور مین شہر قنوج کے قریب ایک مقام جنوب کی طرف بہت وسیع ہے اور وہانپر مشیت ایزدی سے ایک

تالاب ہے کہ جس سے یا عزیز کی آوازین ہمہ وقت بلند ہوتی رہتی ہین تمہارے پہونچنے سے وہ
آوازین موقوف ہوجائینگی اور تالاب بھی خشک ہوجائیگا اور وہین تمہارا مدفن زیارت گاہ خلائق ہوگا
جس نے تمہاری زیارت کی تو اسکو گویا میری زیارت نصیب ہوئی اور جس نے ہر چہار خلفائے آنحضرتکو
دیکھا انھون نے گویا میری ہر چہار اصحاب کو دیکھا الحاصل یہ مژدہ فرحت افزا سنکر حضرت کامل باغ باغ ہوا
اور تمام شب کو روانہ ہوگئے اور بیشتر اپنے پیر و مرشد حضرت طیفور شامی قدس سرہ العزیز کے مزار مبارک
پر حاضر ہوکر مسجد کے حجرہ مین ایک مدت دراز تک حیات بدی مشغل سلطان الاذکار فرماتے رہے اور کچھ عمارات
تعمیر کراکے چند طالبان حق کو ہمراہ لیکر کاظمین تشریف لیگئے اور بعد فراغ زیارت مزار پر انوار بغداد
شریف جلوہ فرما ہوے تو حضرت زندہ شاہ مدار قدس سرہ کی دعا کا یہ اثر ہوا تھا کہ اتنے زمانہ کے بعد جب آپ
وہان گئے تو دونون صاحبزادے درگاہ مجیب الدعوات سے آپکی دعا کی برکت سے سیدہ بی بی نصیبہ
کو عطا ہوچکے تھے مگر بقضاے الہی جس روز آپ بغداد پہونچے اسیروز سیدہ بی بی نصیبہ کے بڑے صاحبزادے
حضرت سید محمد صاحب کا انتقال ہوگیا تھا بدین وجہ بی بی صاحبہ موصوفہ تشریف آوری کی خبر پاکر
ملول خاطر حاضر خدمت ہوئین آپنے استفسار حال کیا بی بی صاحبہ نے شکریہ ادا کرتے ہوے اپنی بدنصیبی
کا اظہار کیا حضرت نے تسلی و تشفی کے کلمے فرماے اور نعش کو طلب کیا اور خضوع و خشوع کیساتھ بارگاہ قاضی
الحاجات مین دعا فرماکر سرہانے تشریف لیجاکر فرمایا کہ جمال الدین پس یہ جملہ زبان مبارک سے
برآمد ہوتے ہین اس بے جان مین جان آگئی یہ آپکا فرمانا قم باذن اللہ کا کام کرگیا یعنی حضرت
محمد جمال الدین فوراً کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھکر حیات دوبارہ پاکر کھڑے ہوگئے اور اسی روز
سے انکا خطاب ہی جمال الدین ہوگیا۔ عوام مین جمن جتی کرکے مشہور ہوگئے پس جب حضرت سید عبدالقادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی یہ زندہ کرامت دیکھی بفور کنفس واحدۃ کا مضمون تصور کرکے اپنے
ہر دو ہمشیرزادگان حضرت سید محمد جمال الدین و حضرت سید احمد معہ برادرزادگان حضرت سید رکن الدین حسن
غرب و میر شمس الدین حسن عرب کو حضرت سید بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ سے بیعت کرایا یعنی زمرۂ
خاندان عالیہ مداریہ سے مشرف فرماکے ہمیشہ ہمیش کیواسطے ہمراہی سرکار کو اجازت دیدی اور یہ ہر چہار حضرات
آپ کی ہمراہی مین رہے اور اپنے قلوب کو پیر و مرشد کے انوار و برکات سے منور فرماتے رہے۔ اسکے بعد
سرد فتر اولیاء کبار حضرت سید بدیع الدین قطب مدار قدس روحہ درخیبر ہوتے ہوئے کابل مین رونق

بخش ہوئے اور چند سے وہان بھی قیام فرما رہے اور ایک مسجد و چاہ وہان بھی تعمیر کرائی اور جب لا ہو
تو بہت سے لوگ ہر چہار جانب سے حاضر خدمت ہو کر مشرف باسلام ہوے۔ اور وہانسے شرف بحجی کی عزت
افزائی فرما کر رونق دہ دہلی ہوے اور تمام باشندگان دہلی حاضر خدمت ہو کے مطابق الصحبت مؤثر پونچی ظاہر
حق سے مالا مال ہوتے رہے اور بہت کچھ آپکے برکت سے ان لوگون کو مقاصد صوری و معنوی مین کامیابیان
حاصل ہوئین اور صاحب رسالہ اولیا قلمبند کرتے ہین کہ بادشاہ فیروز علیشاہ ولد محمود شاہ ابن غیاث الدین بھی حضرت
کے عقیدتمندان کے زمرہ مین داخل ہو کر حلقہ بگوش خاندان ذوی الاحترام عالیہ مداریہ کا بنا اور جب وہانسے
حضرت نے کوچ فرمایا تو اکثر عقیدت مندون نے ہمراہی حضور کو بہبودی دارین سمجھ کر ہمرکاب سرکار رہنے کو خواہش
ہوتے مگر آپ نے ان کو اپنے جمال حق نما دکھا کر واپس کیا اور انکی قلبی ارادون کو پھیر دیا یعنی انکی تسکین قلبی
فرما کر رخصت کیا مگر چند شخصون نے اپنے طالع بلندی کے باعث ہمراہی حضور مین اجازت پائی ملکہ زیرالہ داد
خان نے منصب وزارت کو ترک کر کے تمام مال و دولت سرکار پر تصدق کر دیا اور آپ ہی کیخدمت عالی
مین رہنے کو پسند کیا اور ہمیشہ حضوری مین رہے۔ اسکے بعد حضرت نے ملک میوات کا سفر کیا اور دین محمدی کا
پرچم ہر جگہ نصب فرمایا اور اشاعت دین احمدی مین کوئی کبھی دقیقہ نہ اٹھا رکھا ملکہ جس پہاڑ پر آپ کا قیام ہوا اور
وہان آپ چلہ کش رہے وہان بطور یادگار تاہنوز چلے موجود ہین جو کہ زیارت گاہ خلائق ہو رہے ہین اور چلے مدار
کے نام سے مشہور ہین اور یہ ملک راجہ سری کے خاندان سے آباد تھا جب حضرت سیاہ کوہ کے نزدیک
پہونچے تو باون ڈاکو آپکے ہمراہیونکے لوٹنے کے غرض سے چلے جب قریب پہونچے سب کے سب نابینا
ہو گئے آخر الامر بہت شرمندہ ہوے اور یہ خیال کرنے لگے کہ اگر ہماری بینائی ہو جائے گی تو پھر ایسا کبھی نہ
کرین گے حضور انکے قلبی ارادون سے آگاہ ہو گئے اور انکی چشمونمین آپنے لعاب دہن لگا دیا مشیت ایزدی سے
سب نے دوبارہ ضیاء چشم کو حاصل کیا اور جب ان راہ زنون نے یہ سرکار کی کرامت کو دیکھا تو بفور انکی قلبی
آنکھین بھی منور ہو گئین اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مشرف باسلام ہو گئے اور حضرت
نے خوش ہو کر ہر ایک کو جداگانہ خطابات عنایت کئی اور وہ لوگ تاہنوز باون گوتی کر کے مشہور ہین اور
بعض بعض حضرت ہی کے تاحیات ہمراہی مین رہے اور وہ اپنی خوش قسمتی سے ممتاز بخلافت ہوئے اور
انمین سے ایک چوہرسدہ بھی تھے کہ جنکا اسم گرامی سرکار نے اسلام نبی رکھا اور یہ بہت بڑے صاحب کشف
کرامت گذرے اور آجتک انکا عرس شریف ملک میوات مین ہوتا ہے آپکے اسم گرامی سے بہت کم حضرات

واقف ہین اور ہر جگہ آپ جوہر سدہ ہی کر کے مشہور ہین اسکے بعد حضرت قدس سرہ جیپور ہوتے ہوئے
اجمیر شریف پہونچے اور حضرت سید جمال الدین وہان عرصہ دراز سے کوکلا بھاڑی پر چاپہ کش تھے محل حیات ابدی
تھے انکو ہمراہ حضور نے لیا اور ملک مالوہ وغیرہ مین امر ہدایت فرماتے ہوے کالپی تشریف لیگئے اور
وہان بہت سے حضرات آپ سے بعیت ہوے ملکہ مولوی محمد شیخ فولاد و حضرت شیخ بکاری مجذوب
اور حضرت شیخ محمد الیاس وغیرہ بحر فیوض مداریہ طیفوریہ سے جام لبریز پیکر مست الست و رشدائی جمال معبود حقیقی
کے بنے اور بہت جلد راہ سلوک وغیرہ طے کر کے منصب خلافت سے سرفراز ہوئے چونکہ جس مقام پر
آپ جلوہ گر ہوتے تھے تو آپ کے چودہ سو بیالیس خلیفہ بغرض چلہ کشی سرکار والا تبار قدس روحہ ایک حجرہ دیلوکا
تیار کر دیا کرتے تھے اور آپ اسمین بمضمون اَلسَّلَامَةُ فِی الْوَاحِدَةِ مشغول بحق ہوتے تھے بدنیوجہ
بدستور سابق حضرت کے خلفائے ذی وقار نے کالپی مین بھی ایک حجرہ تیار کر دیا اور آپ اسمین یاد الہی کے
مزے اٹھانے لگے اور عماد الملک حضرت کے پاسپانی کرنے لگے اور یہ عماد الملک قوم اجنہ کے بادشاہ
تھی تھے حضرت قدس سرہٗ کے برکت سے زمرۂ مقربان الہی مین شامل ہو کے ممتاز خلافت پر ہوئے
اور تمام مال وجاہ وحشم وامور سلطنت اپنے صاحبزادے کو سپرد کر کے آقا نامدار حضرت قطب مدار رضی اللہ
عنہ کے ڈہری یابی کو آپ نے اختیار کیا اور ہمیشہ اپنی عمر کو بخوشی خاطر اپنے مرشد پاک کے خدمت بابرکت مین بسر
کر دیا علاوہ انکے کثرت سے حجابات سرکار والا تبار مین بغرض قرآن خوانی و تحصیل علوم فقہ و احادیث وغیرہ
حاضر ہوا کرتے تھے اور حضور سے بعیت ہو کر طریقہ طیفوریہ مداریہ سے متمتع ہوتے تھے الغرض جب کالپی مین بھی
آپ کے شہرہ کشف وکرامت کے چرچے ہر کوچہ وگلی مین ہر صغار وکبار کے زبانپر ہونے لگے اور قادر شاہ
بن محمود شاہ کے گوش آشنا ہوئے پس اپنے مرشد سراج الدین سے اجازت حاضری آستانہ بوسے
حضرت سید اولیا و سرتاج الاتقیا محبوب غفار حضرت سید بدیع الدین قطب مدار کی چاہے انھون نے بخیال اینکہ
جانب بدعقیدہ ہو جانے کے منع کیا مگر قادر شاہ بیقرار ہو کر اپنے مرشد سے پوشیدہ طور سے آپ کے
قیام گاہ پر حاضر ہوا اور حضرت عماد الملک سے حجرۂ شریف کے اندر جانے کی اجازت چاہی مگر چونکہ زوال
کا وقت تھا بدنیوجہ روکا گیا مگر اسنے بادشاہت کی تمکنت مین آکر اپنی ہنک تصور کی اور قول
حضرت سعدی علیہ الرحمہ کو دہیان مین نہ لایا ؎

حرامش بود نعمت بادشاہ	کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ

اور فیل پر سوار ہو کر قریب دیوار کے جا کر دیکھنا چاہا فوراً دیوار بلند ہو کر حائل ہو گئی اور وہ بد نصیب اپس گیا اور انجام کار اندر ہو کر کہلا بھیجا کہ شاہدار سے کہدو کہ میری حد سے چلے جاوے ورنہ میں تجھ کو دریاے جمن کے پار جا کر قیام کیا اور اپنا کی گستاخی کا نتیجہ یہ ہوا کہ قہر خدا نے فوراً اسکو گھیر لیا اور تمام جسم مین آبلے پڑ گئے اور شدت حدت سے بیچین کر دیا بہ علاج حکمائے و اطبا رکا کیا مگر کچھ سود مند نہوا بلکہ جسقدر آبلونکے دفعیہ کی تدابیر کرتا اسیقدر اثر برعکس ہوتا

قہر حق ہر کرا کند تاراج		سے نے عزیمت اثر کند و علاج	

آخر کار ناچار اپنے مرشد شیخ سراج الدین کو خبر دی انھون نے قلعہ مین آکر پیراہن اپنا پہنایا اور زبان بھی چاٹا اثر اسکا یہ ہوا کہ شدت درد و سوزش مین زیادتی ہو گئی اور حضرت شہنشاہ اولیا رباد قار سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ کو کشف سے معلوم ہو گیا کہ سراج الدین قہر خدا کا مقابلہ کر رہا ہے پس آپ نے فرمایا سراج الدین لم یحرق یعنے اے سراج الدین چرا نسوختی پس اس جملہ کے لسان مبارک نکلتے ہی برق قہر النبی و قہر خدا نے سراج الدین کے تمام جسم مین سوزش پیدا کر دی حتی کہ حاضرین کو وصیت کی کہ میرا جنازہ بلا غسل کی دفن کرنا اور فوراً انتقال کیا خردمندان دین نے کیفیت دریافت کرنیکی غرض سے تھوڑا سا پانی خم چھوڑا وہ خاکستر ہو کر رہ گئی حاضرین نے موافق وصیت شیخ مذکور کی تجہیز و تکفین کی اور جسبہی سے سراج الدین سوختہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ اور قادر شاہ بادشاہ بوجہ شدت درد و حدت کے دشت مین جا کر خوراک مور و مار نبا۔ خالی میدان پا کر دکن سے بادشاہ ہوشنگ آباد نے اور جونپور سے سلطان ابراہیم بادشاہ نے چڑھائی کی شاہ ہوشنگ آباد جلد پہونچگیا اور اس نے تخت سلطنت پر بیٹھکر بجاے قادر شاہ کے بادشاہت کی۔ اور سلطان ابراہیم یہ خبر پا کر واپس ہوئے۔ یہ واقعہ کالپی کا جو مندرج بالا ہے یہ کتاب تحفۃ المداریہ اور نجم الثاقب و تحفۃ الابرار وغیرہ سے تحریر کیا ہے۔

بعدہٗ جب حضرت جونپور تشریف لیگئے تو بادشاہ ابراہیم شرقی و اشرف خان نے درخواست کے خصوصا میر صدر جہان کہ جنکو بوقت پیش کرنے خواہش بیعت حضرت مولانا اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارا حصہ میرے یہان نہین ہے بلکہ ایک عجیب و غریب بزرگ حضرت سید بدیع الدین قطب مدار ملک عرب سے ہندوستان مین تشریف لائینگے اور اس بحر مداریہ طیفوریہ سے تمام ہندوستانمین دریا اور چشمہ و نہرین اور سوتے وغیرہ جاری ہو کر عالمگیر ہو جائینگے اسی بحر طیفوریہ مداریہ کے قطرات جام سے تم بھی سیراب ہو کر دریاے علوم حکمت و معرفت کا بنجائگے اور جسب

مین ملک حجاز سے انکا ہمسفر ہوکر ہندوستان مین آوینگا تو اُنکی تشریف آوری کی تکو اطلاع دونگا یہ مژدہ سُنکر
فرطِ مسرت سے موصوف کی یہ کیفیت ہوئی کہ بہت کچھ نقد و جنس تقریباً ایک لاکھ کا سرمایہ بخوشی خاطر تصدق کر دیا
اور انتظار حضرت قدس سرہ مین ہمہ وقت چشم دار رہتے تھے جب انھون نے حضرت کی تشریف آوری کی
خبر سنی تو اسوقت معہ حضرات موصوف بالا دامکان دولت کی چند میل مسافت طے کرکے بڑے تزک
و احتشام سے حضرت سید بدیع الدین احمد رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا اور ہاتھون ہاتھ شہر جونپور لیگئے
اور حضرت سے بیعت ہوے اور وہ حضرات خلفاے آقا رنا مدار جو ہمراہ سرکار تھے انھون نے شہر مذکور
مین بھی ایک حجرہ قائم کر دیا اور حضور اسمین یاد الٰہی کے مزے اُٹھانے لگے اور عرصہ کثیر و زمانہ دراز تک
وہان حضرت قیام فرما رہے بلکہ حضرت کا دستور یہ تھا کہ جمعرات کے روز جب اطراف و جوانب سے خبر جمعہ
پر نور کی لوگ سنکر افتان و خیزان جمع ہو جاتے تھے اور کئی کئی لاکھ کا مجمع ہوتا تھا تو حجرہ مبارک سے
باہر تشریف لاکر منبر پر کچھ فصاحت و بلاغت کیساتھ لسان درافشان سے تقریر فرماتے تھے کہ جس سے نزدیک
و دور والے برابر سنکر مسرور و محظوظ ہوکر اپنے مطالب کے معقول جواب پاکر کامیاب ہوتے تھے اور
جب حضور اقدس اپنے شربت دیدار پر انوار جو کہ منظر امم تھا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا
اس سے مخلوق خدا کو سیراب فرماتے تھے یعنی صرف جب ان انوار حق نما لفجوا سے من سانی
فقد رآء الحق کی ایک جھلک کھاتے تھے پس سب کے سب مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش
ہوکر سر بسجود ہو جاتے تھے اور انکو واقعہ کوہ طور یاد آجاتا تھا اور وہ لوگ معتقد و فریفتہ ہوکر حلقہ ارادت کیشون
مین داخل ہوکر شمع مداریت کا خود کو پروانہ بناتے تھے الغرض ایک مدت تک شہر مذکور مین یہی چرچا رہے
اور حضرت قاضی شہاب الدین ملک العلما نے بھی بعد مخالفت کے حضرت اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ
علیہ سے حضرت قدس روحہ کے اوصاف جمیلہ معلوم کرکے صابون اشرفی سے قلب مصفا و مجلا بنا کر مطابق
تحریر فصول مسعودیہ حضور پر نور حضرت قطب مدار رضی اللہ عنہ کی حلقہ بگوشون مین داخل ہوکر منصب خلافت سے
بہرہ ور ہوے اور اکتساب کیا تھا تمام شہر غلامی کا دم بھرتا تھا اور سب کو یہ یقین کامل ہو گیا کہ حضور اب یہین
رونق افروز رہینگے اور ہمارے مصائب و تکالیف کی برکت سرکار یون ہی عقدہ کشایان ہوتے
رہینگے اور سطرح ہمیشہ ہمکو گلوہ حق نما کو دیکھکر سرشار رہینگے مگر یہ خیال انکا غلط ہوا اور قدرت خدا نے
آنحضرت کے گمان کے خلاف اور ہی رنگ جمایا یعنی ایک روز بحالت مراقبہ حضرت قدس سرہ بغرینہ

کودہ میدان جوکہ آپ کے جدامجد صلے اللہ علیہ وسلم نے مضافات قنوج سے آپکے قیام گاہ کیلئے
فرمایا تھا نظر آگیا آپ تو امر ربی کے تابع تھے جیسا حکم ہوتا تھا ویسا ہی عمل درآمد فرماتے تھے فوراً
روانگی کا سامان جونپور سے مہیا ہونیلگا خبر روانگی سنکر باشندگان شہر اودا بہ اہیم شرقی وغیرہ صدہا جہان وغیرہ
افتان وخیزان حضور مین حاضر ہوے اور بہت کچھ تدابیر حضور کے جونپور مین رونق افروزی کیواسطے
کین مگر جب کچھ سودمند نہ ہوئین تو الحضرات کے قلب جو محبت سرکار مین معمور تھے اور یہ وقت بہزار
جان فدائی رہتے تھے وہ شدت حدت ہجر سے کمھلانے لگے مگر امر ربی کو معلوم کرکے لاچار ہوے
حضور نے اپنے دیدار پرانوار سے ان لوگونکو مشرف فرمایا اور انکی دل دہی اور تسکین خاطر کیواسطے
چند روز شفقتانہ اور دوبارہ تشریف آوری شہر مذکور کا وعدہ فرمایا اور چارناچار ان لوگونکو رخصت کرکے
روانہ ہوگئے اور قصبہ ماورین پہونچکر حضرت نے کثرت سے مخلوق خدا کو فیضیاب کیا جنمین سے
حضرت مولانا قاضی سید محمد مطہر قلہ نشیر رحمتہ اللہ علیہ ممتاز بخلافت ہوے اور کنتور مین جب آپ
تشریف فرما ہوے تو وہان بھی کثرت سے رجوعات ہوئی اور کنتور مین حضرت مولانا مولوی سید
قاضی محمود بھی سلسلہ عالیہ طیفوریہ مداریہ مین داخل ہوکر منصب خلافت سے سرفراز ہوے ۔ اور
جب حضرت شہر لکھنؤ مین جلوہ گر ہوئے تو تمام باشندگان شہر فیضان مداریت سے بہرہ ور ہوے
حتی کہ حضرت عمدہ الاطہار خواجہ شاہ مینا رحمتہ اللہ علیہ کو بھی حضرت نے مستمند فرمایا اور فیوض کی حاصل
کرنیکواسطے اپنی جائے نماز کو عنایت فرمایا اور منصب قطبیت سے سرفراز کرکے اپنے ایک خاص خلیفہ حضرت
قاضی شہاب الدین پرکالہ آتش کے ذریعہ سے تمام اہالیان شہر پر انکی قطبیت کا اعلان کرادیا حضرت
کے خلیفہ موصوف نے تمام باشندگان شہر سے فرمایا کہ آج سے شاہ مینا کو یہان کی قطبیت
بنظر تلطف پیر و مرشد عطا ہوئی ہے تم لوگون کو چاہیے کہ اپنے مقاصد شاہ مینا کیجانب
رجوع کرو انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوگے الحاصل جو حضرات شائقین ان واقعات کو بالتفصیل
دیکھنا چاہتے ہون انکو لازم ہے کہ کتاب تذکرہ الیقین و ملفوظات مخدوم شاہ مینا کو ملاحظہ فرمالین

اما بعد حضرت سید بدیع الدین قطب مدار اور دیگر شہرو دیار کی مخلوق کو شربت عرفان حق
پلاتے ہوے شہر قنوج کو بھی اپنی رونق افروزی کا شرف بخشا اور عرصہ دراز تک وہان بھی بہتیرونکو
ضلالت کفر سے نجات عطا کرکے ضیاء اسلام و ایمان سے منور فرماتے رہے اور جس کشتی
پر نظر آفتاب ولایت کو دالیا اسکو بفور دشوار گذار رستہ طریقت و حقیقت طے کراکے شربت

سرفت الہی سے سیراب کیا اور علاوہ اور حضرات کے جیسا کہ صاحب تذکرہ الفقرا قلمبند کرتے ہین
حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت رحمتہ اللہ علیہ کو بھی جام شربت طریقت طیفوریہ علاریہ کا پلا کر
خلافت سے سرفرازی بخشی اور وہان سے بحسب الحکم اپنے جد بزرگوار صلے اللہ علیہ وسلم
کے مکنپور مین رونق دہ ہوے پس آپ کے پہونچتے ہی تالاب جو کہ آب وتاب مقام حضور کو
ظاہر کئے ہوئے تھا خشک ہوگیا اور وہ آواز یا عزیز کی جو کہ اس سے پیدا تھی وہ بھی موقوف ہوگئی
اور اس سرزمین مین جیسا کہ آپ کے جد کرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا اسی کے مطابق
جب آپ نے کل آثار پائے بخوشی خاطر قیام فرمایا اور بدستور آپکے خلفاے ذی وقار نے ایک
حجرہ یادالہی کیواسطے تیار کردیا اور آپ ایمن یادالہی کے فرے اٹھاتے رہے اور ایک مدت تک
عالم کو مستفیض فرماتے رہے اور بوجہ قدوم میمنت لزوم بہت جلد مکن پور دارالنور
مین آبادی کثیر ہوگئی ؎ یہانتک

اولیارا ہر کجا مسکن بود		گر ہمہ دشت است گلشن میشود	

مخزن البیان کے صفحہ ۳۶-۳۷-مین یہ مرقوم ہے کہ قصبہ مذکورہ بالا مین حضور نے شاہ
محمد یسین سے وضو کیواسطے پانی طلب کیا یہ حسب الحکم پانی لانے پر آمادہ ہوئے ہر چند جستجو کی دستیاب
نہوا اپنے دلمین نہایت شرمندہ ہونے لگے اور تعمیل ارشاد مین گھبرائے چنانچہ ببرکت دعاے
انفاس شاہ یسین کے کہ یہ مسترشدین عقیدت گزین اور مریدین نیک آئین والا سے تھے
اللہ تعالے نے ایک چشمہ سواد مکنپور مین اپنے ایک برگزیدہ کی بیقراری کیوجہ سے پیدا
کردیا اور شاہ محمد یسین بہزار جان شکر خالق زمین وزمان بجالاے اور اس چشمہ سے پانی بہر کرلے
آئے حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے یہ چشمہ فیض تا قیام ارض وسما قائم رہے گا اور اس سے
سیراب وفیضیاب ایک عالم ہوتا رہیگا چنانچہ ابتک انھین کے نام سے مشہور عوام ہے انتہے
الغرض مختصر البیان کے صفحہ ۴۱-۴۲-مین مرقوم ہے کہ اسی ضمن مین اکثر قایم سلطان ابراہیم
شرقی ونیز دیگر رؤسا شہر وملک العلما وغیرہ متمامبر اشتیاق حصول فیض صحبت وبرکت معہ تحفہ وتحائف
وارد وصادر ہوے اور متمنی زیارت والا تھے کہ کسی عنوان حضور موفور السرور قدوم میمنت لزوم
سے اس سرزمین کو معطر ومنور اور دیدہ مشتاقان جمال باکمال کو انوار تجلیات سے روشن و

منور فرمائین حضور نظر ایفائے وعدہ اپنے جانشین حضرت سید ابو تراب فنصور قدس سرہٗ کو زیب دسادہ چھوڑ کر عازم جونپور ہوے سلطان ابراہیم شرقی مع ارکین سلطنت و ملک العلما و دیگر معززین شہر حاضر حضور ہوکر شہر مین لیگئے اور اپنی خلوص نیت اور صفائی طنیت کے نتیجہ سے سعادت گونان گون حاصل کرتے رہے بعدہٗ ان حضرات سے گل گلزار ختم المرسلین حضرت سید مبدیع الدین قدس سرہ مرخص ہوکر افادہ عام فرماتے ہوے رحمت حق کا منہ برساتے ہوئے لکھنؤ وغیرہ ہوتے ہوے تازگی بخش کنپور دارالنور ہوے اور حضرت سید ابو تراب فنصور کو نہایت شفقت سے حضرت قدس سرہٗ نے گلے سے لگایا انتہیٰ۔

یہان سے ایک لاکھ چوبیس ہزار تین سو ساٹھ تھے

الحاصل جمادی الاول کی چھٹی تاریخ کو بدیع الحق والدین حضرت سید بدیع الدین قطب مدار قدس روحہ نے تمام اپنے خلفاے باوقار جو کہ بہ تعدادی ایک لاکھ چوبیس ہزار تین سو ساٹھ تھے جیسا کہ سید ظہیر الدین الیاس علیہ رحمۃ نے رسالہ الیاس مین تحریر فرمایا ہے وَاَتبعھما الخلق الف الف دَائرَۃ وَعِشرُون الفاً وثلثُ مَاءۃٍ وَسِتُّون تو ابعھم۔ تھے انکو علحدہ علحدہ حجرہ شریف مین طلب فرماکر عرفان الٰہی کے جام شربت سے سیراب کیا اور انکی نسبت کو قوی فرماکر انوار و برکات سے منور فرمایا اور منصب خلافت سے سرفرازی عطا کر کے ایک جگہ کلھم کے جمع ہونیکے لئے ارشاد فرمایا چنانچہ حسب الحکم تمام خلفائے مکرم جمع ہوے اور علاوہ انتظام فرش و فروش و آراستگی کے ایک جاے نشست گاہ سرکار والا تبار کیواسطے مزین کردی اور حضرت قدس سرہٗ حجرہ مبارک سے تشریف لاکر اپنی نشست گاہ مین رونق بخش ہوئے اور حضرات خلفاے معظم سرکار ہر چہار جانب سے مودب بیٹھ گئے اسوقت جو انوار و برکات رحمت الٰہی کی بارش ہو رہی تھی وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اور اس سرکار کی اس مجلس مین یہ کیفیت تھی کہ جسطرح ستارہ نمین ماہتاب درخشان ہو پس حضور نے اپنے عزیزی سید عبداللہ طلبی کے صاحبزادون حضرت سید ابو محمد ارغون و سید ابو تراب فنصور و حضرت سید ابو الحسن طیفور رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو کہ جنکو اپنی فرزندی صوری و معنوی مین قبول فرماچکے تھے انکو طلب فرماکر ارشاد فرمایا کہ یہ ہر سہ خواجگان بجاے دیگر قایم مقام و جانشین میرے ہونگے اور فرمایا کہ آج سے ان ہر سہ فرزندونکو بجاے میرے تصور کرنا اور جو مشکل پیش آے وہ اُن سے

جانب جمع کرنا انشاء اللہ تعالی ان مصائب کی عقدہ کشایان ہوتی رہیگی باقی یہی رشتہ محبت کہ
اب تمہاری باطنی بیماریونکی علاج کررہی ہے انشاء اللہ تعالے بعد وصال کے بھی تمہاری خبر گیران
رہے گی بلکہ جو میرا وابستہ یا میرے دامن عاطفت کیسایہ مین پرورش ہونیوالون سے وابستہ ہوگا جو
سات پشتون تک مین نے قبول کیا اور انکی شفاعت قیامت کے روز زمیرے ذمہ واجب ہوی
اور میرے انوار و برکات کا مینھ اُنکے سر و نپر قیامت تک برستا رہیگا غرضکہ حضرت نے شفقتانہ جملون سے
تمام حاضرین کی دلجمعی و تسکین قلبی فرمائی بعدہٗ سب سے پیشتر حضرت قاضی سید محمود نے معہ اپنے
صاحبزادے سید مہٹے مدار رحمتہ اللہ علیہ کے ہر سہ خواجگان سے بخوشی خاطر مصافحہ کرنیکے بعد
نذر و فتوح پیش خدمت عالی کرکے کچھ نقد و جنس اور قسم بقسم پھولونکی نچھاور کی اسکے بعد دیگر حضرات خلفائے
باوقار و حاضرین جلسہ نے بھی قواعد مرقومہ بالا کو ادا فرمایا غرضیکہ وہ ہی طریقہ ہنوز بھی چھٹی تاریخ جمادی
الاول کے خانقاہ حضرت زندہ شاہدار رحمتہ اللہ علیہ مین برتا جاتا ہے یعنی تاریخ مرقومہ بالا کو ہر چہار
جانب سے روضہ مبارک پر اژدھام ہوتا ہے اور چند سہرہ پھولونکے سرکار کے قبہ انور اور دروازہ
منور کے کلسو نپر پہونچانے کی بعد تبرکاً اونچاسی جو کہ حضرت قدس سرہ کے مزار شریف پر پڑے
رہنے کا شرف رکھتی ہے اسکو تقسیم کرتے ہین اور عوام الناس کچھ نقد و جنس بھی حضرت کے
روضہ مقدسہ پر نچھاور کرتے ہین اور کچھ پھول ہر سہ خواجگان کی مزار شریف پر بھی پہونچائے
جاتے ہین اور مزار مبارک پر غلاف پوشی بھی کیجاتی ہے اور قبہ انور کو قلعی سے پوتتے
ہین اسلیوجہ سے وہ دن پوتی کا مشہور ہے اور روضہ شریف کے بیچ والا کلس ہمیشہ اسروجہت
بڑا حاضرین کی نظرون مین معلوم ہوتا ہے اور وہ جگہ جہانپر معہ خلفائے باوقار حضور جلوہ فرما ہوئے
تھے وہ جمعیت خانہ کے نام سے مشہور ہوگئی اور تاریخ مذکورہ بالا ہی کو حضرت قدس سرہ نے
بغرض ہدایت و ارشاد و اشاعت سلسلہ تمام اپنے خلفاے ذیوقار کو ہفت اقلیم عرب و عجم اور
شام و مصر وغیرہ مین روانگی کی اجازت دیدی ہر سہ خواجگان کو قصبہ کنپور دارالنور مین
ہی رہنیکو حکم ہوا۔ اور میر شمس الدین حسن عرب و میر رکن الدین حسن عرب کو مضافات قصبہ مذکور
مین موضع دہرہ شالہ دگوصبور کو روانہ فرمایا اور ان حضرات کا الحفین مواضعات مین مزار مبارک
زیارت گاہ خلائق ہین اور سالانہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کے ان حضرات کا عرس شریف ہوتا ہے اور حضرت

مولانا قاضی محمد مطہر قلہ شیر رحمتہ اللہ علیہ کو مادر شریف مین روانگی کا حکم ہوا۔ اور حضرت مولانا سید قاضی محمود کنتور مین مع اپنے صاحبزادے حضرت سید قاضی سید مدار رحمتہ اللہ علیہ کو رواز کئی گئے قصبہ مذکورہی مین ان حضرات کے مزار پر انوار ہین اور حضرت سید جمال الدین ہمشیرہ زادہ حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو مضافات بہار سے ایک قصبہ ہلیسہ جو کہ آپ کی سکونت کیوجہ سے جتی نگر کے مشہور ہوگیا سپرد ہوا۔ اور حضرت شاہ گنگن دیوان رحکو بہار مین امر ربی اور عرفان حق کی تعلیم فرمانیکے لئی حکم ہوا اور وہین مزار بھی آپکا ہے اور سید احمد صاحب کلوا بن مین روانہ کئے گئے جو کہ ہنوز زندہ ہین۔ اور شاہ جمشید میان مختار و شاہ محمد جھندہ رحمتہ اللہ علیہما جمعین کو شہر ابیوان مین سکونت پذیر رہکر اسکے اطراف مین خدمت اسلام کرنیکو اجازت ہوئی اور شہر مذکور ہی مین ان حضرات کے مزار مبارک حاجت بخش خلائق ہین۔ اور حضرت شاہ برق دیوانہ و حضرت شاہ دانا رحمتہ اللہ علیہما کو بریلی مین روانہ فرمایا ان حضرات نے شہر بانس بریلی کے مضافات مین اسلام کی ضیا سے قلوب کفار کو منور کرکے شربت عرفان حق سے سیراب کیا اور شہر مذکور ہی مین ان حضرات کے مزار شریف ہین بلکہ فقیر مولف ان حضرات کے آستانہ فیض کا شانہ پر حاضر ہوا عجیب و غریب فیضان مبارک کا دریا جاری ہے جس سے ہزارہا مخلوق سیراب ہوتی رہتی ہے اور ان مزارات پر رحمت الہی کا ہمیشہ مینہ برستا رہتا ہے کہ جس سے قلوب صوفیاء کرام محظوظ ہوتے ہین کہ جسکا صاحبان بصیرت پر بخوبی احساس ہوتا ہے اور حضرت شاہ مجذوب بھکا و حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت رحمتہ اللہ علیہما کو ورطہ ضلالت کفر سے کفار کو نجات عطا کرکے ساحل نجات اسلام پہنچانی کی غرض سے شہر قنوج مین روانگی کا حکم ہوا۔ اور حضرت سید خاصہ رح کو بہرائچ شریف مین اور حضرت سید محمد راجے رح کو شہر دہلے مین اور شاہ الا کو قلعہ ناگور اور حضرت سید شاہ الیاس کو ملک گجرات اور علی شیر ماوراالنہری کہ جنھون نے حضرت قطب الاقطاب قطب مدار رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ اطہر کو تعمیر فرمایا انکو بھی قصبہ مکنپور انوار النور ہی مین رہنے کا حکم نافذ ہوا اور تعمیرات عمارات خانقاہ شریف کا انکو اور نیز انکی اولاد کو شرف مرحمت ہوا قصبہ مذکورہی مین انکا قبہ انور ہے چنانچہ فی الحال آپ کی اولادین سے پیر مسری معہ محمد طہور کے مرمت کا کام کر رہے ہین۔ اور حاجی محمد سلیمان رح کو قصبہ منڈورہ صوبہ بہار اور

حضرت محمد غزنوی مداری معروف حاجی حرمین رح کو نظام آباد مین روانگی کا حکم سرکار سے نافذ ہوا اور ان حضرات کی کیفیت روانگی ہفت اقلیم مین اگر مفصل طور سے کتاب ہذا مین مندرج ہو تو بہت طول ہوتا ہے اسیوجہ سے مشتے نمونہ از خروارے صرف نام ہی نام اور چند خلفاء کے مسمی ذیل مین سید پولاد - شمس ثانی چوہدار حضرت ممدوح قاضی شہاب الدین پرکالہ آتش رح سید صدرالدین رح - شیخ حسین معز بلخی رح - سید صدر جہان - شیخ آدم صوفی - شیخ محمد - شیخ فرید - شاہ بدہ - حضرت میر صدر جہان - ابراہیم شرقی - قاضی لہری - قاضی طا - شیخ محمد یادیہ یا امیر الملک - عماد الملک - میان لال دیوانا - منجھلے سوداگر - سلطان شہباز سلطان حسن غزنی - شاہ محمد لسین - قاضی صدر - میان سیف اللہ - شیخ فخرالدین - شیخ محمود - سید اجو قاضی احمد - علا دل شاہ - شیخ صدرالدین کوچ کابری - شاہ قاضن -

یہ چند اسمائے گرامی مرقومہ صدر تحفۃ الابرار و تحفۃ المدار یہ وغیرہ سے تحریر کئے گئے آخرالامر جب خلفاء عظام حضرت قدس سرہ سے جابجا ممالک مین روانگی کی اجازت پا چکے تو کسی عنوان سے انکا یہ جی نہین چاہتا تھا کہ حضور کے قدمونکو چھوڑ کر ہجر کے غم کو گوارا کرین کیونکہ یہ حضرات اپنی نقد جان کو سرکار پر نچھاور کر کے زیارت کے مشتاق ہو چکے تھے اور جب انلوگونکو کوئی رنج و غم کا سامنا ہوتا تھا اور وہ زخم کاری پریشان کرتا تھا تو حضرت کی زیارت انکے واسطے مرہم کا کام کرتی تھی اور وہ تمام تکلیفین کافور ہو جاتی تھین مگر حکم مرشد سے مجبور تھے چار ناچار مرخص ہو کر اپنے اپنے قیام گاہ پر پہونچکر جنلوگونکے ہمہ وقت فسق و فجور اور گمراہی کے شیوہ و طرز عمل تھے انکو راہ حق دکھا کر صراط مستقیم پر مستقیم کر کے احکامات الہی کا پابند بنا نیلگے خدا کے فضل و کرم سے جو راہ بھولے پھرتے تھے وہ راہ یاب ہونیکے امیدوار ہوئے کافی طور سے اطمینان کے آثار نمودار ہوئے اور بڑے بڑے زیردست بتخانہ یا یاب ہوئے اور توحید و رسالت کے ہر کوچہ و گلی مین گرم بازار ہوئے اور یہ حضرات اپنی نورانی تجلیون سے صاحبان اسلام کے قلوب منور فرمانے لگے - اور جوق جوق نجوسی خاطر کفار کفر سے بیزار ہو کر دائرے اسلام مین آنے لگے - اور رؤسا و زمینداران و نوابان نے ان حضرات کا توکلت علی اللہ تعالے - پر گذرا وقات پاکر بغرض گذرا وقات کثرت سے معافیان مواضعات

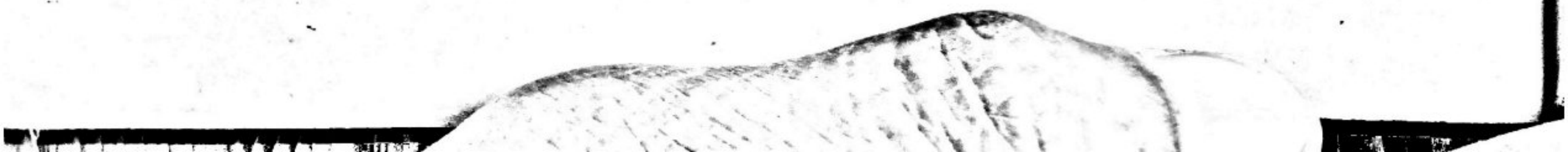

و زین وغیرہ ان حضرات کے پیر و مرشد حضرت زندہ شاہمدار رح کے اسم گرامی سے کرتے
اور اس سے حضرت کے خلفاے نامدار مجردانہ طریقہ سے اوقات بسری کرتے باطمینان تمام
عرفان حق کے دریاسے مخلوق خدا کو سیراب کرتے رہے اور بفضلہ تعالیٰ سابق سے تا ہنوز یہ طایفہ
خاندان ذوی الاحترام مین جاری ہے کہ سو مکانات فقرار مداریہ پر ایک کوڑہ بردار اور سو کوڑہ
بردار و پر ایک کوتوال۔ اور سو کوتوالو پر ایک تکیہ ملنگ و اسی ملنگ کو سرگردہ بھی کہتے ہین
اور ہمیشہ وہ ملنگ صاحب باہی و مراتب و چورمور ہیل وڈنکا و نشان و نقابت وغیرہ یعنی سکہ
سلطانی کیساتھ برابر علی الاعلان فقرار مداریہ مذکورہ بالا اپنے مریدین و معتقدین پرورہ فرماتے
رہتے ہین اور کوس افتخار برابر بجتا رہتا ہے اور نقیب ہر ملک کے دستور کے مطابق کہین صرف آواز
دیتے ہین اور کہین رباعی و اشعار پڑھتے ہین۔ چنانچہ جب حضرت بدیع الحق والدین سید بدیع الدین
قطب مدار رضی اللہ عنہ کا عرس شریف ہوتا ہے تو جمادی الاول کے پیشتر تو پہلی تاریخ سے مگر انیسوین
یا دسوین تاریخ سے بوجہ قلت حاضری فقرار مداریہ کے شغل و مال شروع ہوتا ہے اور فقرا اپنے
اپنے چوکون سے مع سکۂ سلطانی کے حاضر آستانہ ہوتے ہین اور ہر چہار جانب سے روضہ شریف
کے مثل پروانہ وار طواف کرنیکے بعد فقراے خادمان کے مشرقی جانب گوشہ جنوب مین سرگردہ
بیٹھ کر اور جنکو سرگردہی حاصل نہین ہے وہ کھڑے ہوکر مراقب ہوجاتے ہین اور فقراے عاشقان
شرق جانب گوشہ شمال کے گوشہ مین اور فقراے طالبان مغرب جانب گوشہ جنوب مین اور
فقراے دیوانگان مغربی جانب گوشہ شمال کے گوشہ مین مثل تحریر مرقومہ بالا مراقبت ہوجاتے
ہین اور عاشقان کمال قادری بہراہی نقیب قبہ انور کے طواف مین مشغول رہتے ہین اور نقیب اول
و آخر درود مداری اور درمیان مین یہ رباعی پڑھتا جاتا ہے ؎

تازہ رہے ہمیشہ یہ لشکر مدار کا	جلوہ ہے خاکسار زمین پروردگار کا
قادر کی بندگی کو کمر بستہ رہ مدام	ستار نام پاک ہے اس کردگار کا

بعدہ زیارت کرکے و مال شریف مین آکر سرگردہ اپنے اپنے مقام پر مودب
کھڑے ہوتے ہین۔ اور باقی فقرا یعنی ملنگ ہر چہار گروہ مرقومہ صدر کے شغل و مال کرتے ہین
اور جب کچھ عرصہ کے بعد نقیب یہ رباعی پڑھتا ہے

دنیاے جیف مردو سبھی مالا مال ہو چکی		آگاہ خلق اس سے بہر حال ہو چکی
روشن چراغ حضرت قطب المدار کے		اب سیدھے چوک پر چلو دھمال ہو چکی

الحاصل تمام سرگروہ معہ نفراون کے سکہ سلطانی کیساتھ اپنے اپنے چوکونپر واپس ہوتے ہین اور قصیب یہ اشعار پڑھتا جاتا ہے ؎

شاہ مردان شیر یزدان قوت پروردگار		لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار
ہر بلاے رد باشد این دعا ہفتاد بار		لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار
صوت گوید مجمع فتح گوید آشکار		لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

الغرض جمادی الاول کی سترہ تاریخ تک شغل مذکور کا سلسلہ قائم رہتا ہے اور اٹھارہوین شب مین حضرات علماے کرام قصبہ بکنپور شریف و نیز دیگر مقاموں کے معہ صوفیاے کرام وجملہ حاضرین عرس سرکار جمعیت خانہ مین جمع ہوتے ہین اور حضرات قرآن خوان والان قرآن خوانی مین قرآن خوانی کرتے ہین اور سورہ اخلاص و درود خوان و حضرات مراقبہ و مشاہدہ وغیرہ کرنیوالونکا مجمع اسی دربار مین علیحدہ ہوتا ہے۔ اور نو بجے شب سے چار بجے شب تک علاوہ واقعات جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے بیان فرمانیگے حضرت زندہ شاہدار قدس سرہٗ کے کشف و کرامات اور خرق و عادات اور اشاعت اسلام کا بیان حضرات علماے کرام کرکے حاضرین عرس شریف کو حسب ذکر الاولیاء اللہ تتنزل الرحمۃ کا مستحق بتاتے ہین اور یہ عرس شریف بفضلہ تعالے تمام لغویات و خرافات و منہیات شرعیہ سے مبرہ و منزہ ہے کیونکہ صرف اسکے بعد شیرینی پر حضرت قدس سرہ کا فاتحہ ہوتا ہے اور وہ زائرین کو تقسیم ہوتی ہے اور یہی طریق جو وابستگان سرکار ہین انکے عرسونمین جاری ہے اور جنلوگون نے غلطی سے اگر اسکے خلاف کوئی اور طریقہ اختیار کیا ہو تو انکو لازم ہے کہ اس اپنی غلطی پر نادم ہوکر طریقہ شرعی اور اتباع خاندانی کو ہاتھ سے نہ جانے دین اور دنیا دارون کی دلچسپی و مجمع کثیر کی غرض سے لغو و خرافات و ممنوعات شرعیہ کو ہرگز نہ کرین ورنہ اتباع شریعہ سے کوسون دور ہوکر گناہ گار ہون گے

وما علینا الا البلاغ۔

الحاصل حضرت جب اپنے خلفا کو ہفت اقلیم مین روانگی کی اجازت فرما چکے تو اسکے بعد آپنے

فرمایا کہ اب وہ وقت آپہونچا کہ کو نچہ الموت حبرئ یوصل الحبیب الی الحبیب مین قدم رکھو
اوراس عارضی وطن سے وطن اصلی کیجانب رجوع ہون۔ اور تمکو منتظر رہنا میرے جنازہ کی نماز
مولانا حسام الدین سلامتی آکر پڑھائینگے بعدہٗ حضرت نے حجرۂ مبارک مین تشریف لیجاکر دلسبۃ فرما
اورحضرت مولانا حسام الدین سلامتی اس وقت جونپور مین تھے کہ معاً انکو ساتھہ قیامت اثر یعنی حضرت
شہنشاہ اولیائے دقار سید قطب المدار قدس سرہ کے وصال کا حال معلوم ہوگیا اور شہر جونپور
روانہ ہوگئے اور دریا پر پہونچکر ناخدا کو نہ پایا بیتابانہ اندر قدم رکھا اور غوطہ زن ہوگئے اور معاً دریائے لبن جو
زیر قصبہ مکنپور ہے اپنے آپ کو اسکے پار پایا اس کرامت مرشد کو دیکھکر شکر الہی بجالائے او
حضور کے آستانہ پر حاضر ہوے تمام مخلوق خدا جوانب واطراف کو اکٹھا پایا حجرہ شریف کا دروا
بند تھا بند نیوجہ دستک دی دروازہ کھلگیا دیکھا کہ حضرت سید قطب مدار نہلاے کفنائے موجود ہین
معلوم ہوا کہ یہ کام مردان غیب کا ہے۔ تمام خلفائے مریدین ومعتقدین جو اطراف وجوانب
سے خبر وصال سنکر آئے ہوئے تھے انھون نے سرکار کا جنازہ اٹھایا اور حضرت مولانا
حسام الدین سلامتی نے نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ وہ جسد اطہر جو کہ تمام عمر خدمت اسلام فرماتا رہا
اور ذکر الہی کیوجہ سے جو کہ سراسر نور کا پتلا بنگیا تھا اور جسکی ذکر الہی غذاے روحی ہوگئی تھی اور جسکا
لباس مبارک کبھی رنگین اور کہنہ نہ ہوتا تھا اور جنکے جسد اطہر پر مکھی نہین بیٹھتی تھی اور اگر سر سے
گذرنا چاہتی تھی تو خاکستر ہوکر زمین پر گر پڑتی تھی اور جنکی تقریر نزدیک ودور والے برابر
سنکر محظوظ ہوتے تھے اور اپنے اپنے مطالب کے جواب پاکر دامن مقصود کو گل مراد
سے پُرکر کے اپنے ملکون اور شہرون مین تعریف کرتے ہوے واپس جاتے تھے اور جس
پر نظر مبارک ڈالتے تھے وہ اکسیر کا کام دیتی تھی اور جب سنگریزہ پر نظر آفتاب وافر ماتے تھے
تو وہ لال بے بہا بن جاتے تھے اور جنکا لعاب دہن کھاری پانی مین پڑکر شیرین کردیتا
تھا اور جب وہ لعاب دہن نابینا ؤنکے چشمون مین لگتا تھا تو ان کور چشمونکو ضیا بخش ہوتا تھا۔ اور کثرت سے
اندھے ومبروص صحت پاتے تھے اور جنکی ٹھوکر دلسے مردے زندہ ہوتے تھے اور جنکے جمال
باکمال مین انوار الہی تعبیہ تھے کہ ناظرین بے ہوا سر بسجود ہوتے تھے اور جسکی نظر جبین ہدایت آگین
نور الہی پر پڑتی تھی تو وہ ضیاے محمدی مین فنا فی الحق کو تابان ودرخشان پاکر بے اختیار یہ اشعار پڑھتا تھا

خلق میگوید کہ حق صورت نمی بندد	من انیک دیدہ ام ذات مصور
اے نور خدا در نظر از روے تو ما را	بگذار کہ در روے تو بینیم خدا را

پس بوجہ پاس شرع شریف ہمیشہ روے مبارک تقدس و تبارک پر سات نقاب رکھتے تھے اور آپ کے جسم مبارک سے ایسی خوشبوئی تھی کہ جسکو چہ دھلی سے آپ گذر رہتے تھے تو وہ خوشبو سے معطر ہو جاتے تھے اور بوجہ نفرمانے خواب کے جنبی ناپاک نہیں ہوتے تھے وہ جسم پاک جو بول و براز سے مبرا تھا آہ وہ جسم جو کہ اسلام کی خدمت کرتے ہین ہر پہلو سے تمام عمر کوشان رہا تھا آہ وہ جسم کہ جس نے سنت نبوی کو زندہ کر کے دکھا دیا تھا آہ وہ جسم جس نے لا الہ الا اللہ کی صداؤن سے عالم کو گونجا دیا تھا آج اسکو زیر زمین سپرد کر دیا گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اور یہ سانحہ حیرت افزا جمادی الاول کی سترہ تاریخ ۳۳۸ھ ہجری کو گذرا ساکن بہشت تاریخ وفات و وصال ہے۔ گروہ خادمان الغرض جو قت حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رح نے تمام خلفاے معززین کو معرفت الہی سے بہرہ ور فرمایا اور جابجا بغرض ہدایت امر ربی روانہ کیا اس وقت ہر سہ خواجگان یعنے حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون حضرت خواجہ ابو تراب محمد منصور حضرت خواجہ ابو الحسن محمد طیفور رحمہم اللہ تعالے علیہم اجمعین سے ارشاد فرمایا کہ کس ملک و نواح و دیار کو پسند کرتے ہو اور کہان کی آب و ہوا مرغوب خاطر ہے کہو تاکہ ہین تمہین بھی روانہ کردون عرض کیا کہ بمطابق اطیعوا اللہ اطیعوا الرسول والی امر منکم ظل اقدم شریف و خدمت آستانہ منیف مین اپنے اعمار کو بسر کر کے مشرف بشرف مَنْ خَدَمَ خُدِمَ کا ہونا چاہتا ہون کیون کہ

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد	ہر کہ خود را دید او محروم شد

پس بہ انتہاے شفقت و مرحمت اور نوازش سے سرکار دوالا تیار قدس سرہ الغرزینے ہر سہ خواجگان کو لباس فاخرہ و خلعت زیبا لقب خادمیت کا زیب بدن فرما کر مقام قرب الاقربے عطا کر کے ثمرہ خدمت مین تمغہ مخدومیت سے ممتاز فرمایا۔ چنانچہ اسیوجہ سے ان حضرات ممدوح جو گروہ جاری ہوا وہ خادمان ہی کر کے مشہور ہو گیا اور تا ہنوز ان حضرات کے اولاد امجاد وابستگان

بہ لقب خاوندان مشہور ہین اور بڑے بڑے جنمین علما کرام وصوفیا محے عظام وصاحبان نسبت ہوئے
اور بحمد اللہ تعالے اب بھی موجود ہین کہ جن سے تصرفات وخوارق عادات مثل احیاء اموات ظاہر ہوتے
اور یہ گروہ خاوندان وہ زمرہ ہے کہ ظاہر انکا متصف بامر اللہ اور منہیات وفواحش سے مبرا اور شریعت
سے آراستہ اور باطن انکا عشق ومحبت باری تعالیٰ سے پیراستہ ہوتا ہے اور یہ گروہ شاہد بحق
عبدنك حق عبادتك اور خواص دریاے عارف ماعرفناك حق معرفتك ہوتا ہے اور بقدر
مرتبہ اختصاص او ادنے سے مستفیض ہوکر منصب کملیت پر حکمرانی فرماتا ہے اور ان حضرات سے ثابت بنیا
بھی نافذ ہوئین نقدار غونی وفنصوری وطیفوری وسرموری وابنی وسکندری - وسلوتری

ذکر حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون سجادہ نشین قدس سرہ العزیز

مہربانی نامے

حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون خلف سید عبداللہ آپ خلیفہ وجانشین بدیع الحق والدین حضرت
سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ کے تھے آپکے خوارق وعادات وتصرفات احاطہ تحر
سے باہر ہین آپ جسوقت ذکر فرماتے تھے تو آپکے اعضا سے عجیب وغریب وازدلکش سیدا موتی تھی
بدیوجہ مرشد کے حضور سے آپنے لقب ارغون کا پایا کیونکہ ارغون مخفف ارغنونکا ہے جو ایک نفیس ما
ہوتا ہے اور دیگر یہ کہ آپ درود شریف کثرت سے پڑہا کرتے تھے جو کہ سونے پر سہاگہ کا کام
کرگیا تھا یعنی ایک تو آپ خوبصورتی مین لاجواب تھے دوسرے ذکر واذکار درود شریف
کثرت سے جہرۂ منورہ پر وہ دلالت تھی کہ جسکی وجہ سے حضرت قدس سرہ نے لقب ارغون کا عط
فرمایا کیونکہ ارغوان نارنجی رنگ کو بھی کہتے ہین آپ جسوقت قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے
تو ہوا پہ چلنے اور پانی موجین لینے سے ساکت ہوجاتا تھا اور آپ کے گلوئی دائودی کا وہ اثر
تھا کہ تلاوت قرآن مجید کیوجہ سے بکثرت کفار مشرف باسلام ہوتے تھے اور چرند وپرند وحاضرین
آپ کی قرات سنکر بے ہوش ہوجاتے تھے ایک روز شاہ حامد اصفہانی اسی حالت مین آپ کے
خدمت شریف مین پہونچگئے پس حضرت کی نظر پڑتے ہی یہ مست ہوگئے اور غشی کی حالت طاری
ہوگئی اور جب حضرت تلاوت سے فارغ ہوئے آپ نے انکا ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ کیا کیفیت ہے
انھون نے سر قدمو پر رکھدیا حضرت نے سینہ مبارک سے لگالیا وہ جوش جاتا رہا اور سکون حاصل

ہوگیا اور حضرت ممدوح نے انواع انواع فیض سے مشرف فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت سید ابو محمد رحمۃ
اللہ علیہ سے اور حضرت سید ابو تراب فنصور (قدس سرہٗ) و حضرت خواجہ سید ابو الحسن طیفور رحمہم
اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے حضرت قاضی سید محمد مطہر قلندر شیر رح نے عقد کرنیکا اشارہ فرمایا ہے جو ہمکو
نے کہا کہ ہمکو مثل اپنے جد مکرم قدس سرہٗ کے اپنے اعمار کو تجردانہ طریقہ سے بسر کرینگے اور بفراغ خاطر
یاد الٰہی مین مشغول رہینگے کیونکہ وطن کو چھوڑکر صرف اسیواسطے ہمکو گون نے حضرت کی ہمرکاب ہونیکو
اختیار کیا ہے کہ آپ کے تصدق مین منازل باطنی طے ہونگے اور معبود حقیقی اپنے برگزیدہ بندگی
گروہ مین داخل کرے گا۔ قاضی صاحب نے کہا کہ نکاح کرنا یا اہل وعیال کے پرورش کیخاطر کچھ اپنے
اوقات بے بہا کو بسر کرنا اور انکو اکل حلال سے روزی رسانی اور لباس و پوشاک ضروریات کی
نگہبانی رکھنا اسکا نام دنیا نہین ہے ؎ ۔ یہانتک

چیست دنیا از خدا غافل بودن	نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اور حضرت پیر و مرشد سید قطب مدار قدس سرہ کا مکتوب ہے کہ برادر من دنیا روزے چند
است عاقبت کار با خداوند است بیدار باش ہوشیار باش نمی گویم کہ از عالم جدا باش ہر کارے کہ باشی
باخدا باش۔ اللہ بس باقی ہوس پس یہ سنکر حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصور سجادہ نشین قدس سرہٗ
العزیز نے ارشاد فرمایا کہ بے کار زیادہ اصرار کرتے ہو جو فرمے کہ تجردانہ حالت مین مجھے یاد الٰہی کی
حاصل ہوتے ہین وہ اہل وعیال مین پڑجانے سے غیر ممکن اور بنص قرآنی سے ثابت ہے یعنی
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ الغرض جسقدر حضرت قاضی صاحب
نے اصرار زیادہ کیا اسیقدر اصرار زیادہ پایا مجبوراً اس واقعہ کو حضرت مرشد قدس روحہ کیخدمت
مین عرض کیا حضرت نے ارشاد کیا کہ تجو شی خواہر اپنے اسنے نکاح کرلو کیونکہ یہ خطہ ممکن پور ہمارے اولاد
سے تاقیامت آباد رہے گا اور انمین بفضلہ بہت بڑے صاحبان نسبت اور کامل و اکمل ہوتے رہینگے
اور ان سے اشاعت اسلام و تعلیم عرفان کے دریا جاری رہینگے یہ سنکر ہر سہ خواجگان خاموش رہے اور بوجہ
پاس ادب دو بدو کچھ عرض نہ کرسکے اور بذریعہ حضرت قاضی سید محمود صاحب کے اپنی اعمار کو تجردانہ
بسر کرنیکو حضور مین عرض کیا حضرت شہنشاہ اولیاء کبار سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ
تعالےٰ عنہ نے ہر سہ خواجگان کو طلب فرماکر ارشاد کیا کہ آنکھونکو بند کرلو پس جسوقت ان حضرات نے چشمونکو بند کیا

دیکھا کہ لوح محفوظ پر عقد کا کرنا اور یسے بادیگر بکثرت تا قیامت اولاد امجاد کا ہونا تحریر ہے اور حضرت
کے کچھ خلفا ایسے بھی ہین کہ جنکی عمر مین تجردانہ ہی حالت سے سبز ہونگی مگر انکے نرمرہ مین اپنے
آپ کو نہین پایا بعدہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ آنکھونکو کھولدو حاضرین نے آنکھونکے بند کرتے
ادھولنے کے اسرار کو دریافت کیا آپ حضرات نے نوشتہ تقریر کیو جو لوح محفوظ پر معاینہ کیا تھا بیان کردیا
آخر الامر قصبہ جہرا مین سادات کے گھرانے سے ایک بی بی کے ہمراہ جو کہ عصمت پناہ زاہدہ دعابدہ
جنت بی بی بنت سید احمد خلف سید ولایت اللہ کے تھین انکے ہمراہ حضرت سید ابو محمد ارغون
رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح ہوا اور حضرت خواجہ ابو تراب فنصور قدس سرہ کا عقد قصبہ دہوہ مین ایک بی بی
زاہدہ دعابدہ شکر پارہ بنت ملک سید برہان بنت سید سالار کے ہمراہ ہوا اور نکاح ثانی[1]
آپکے وطن شریف قصبہ جنار مضافات حلب مین آپ کے پدر بزرگوار حضرت سید عبد اللہ بن
سید ابراہیم بن سید جعفر بن سید محمود الدین حلبی برادر حضرت سید بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ
نے اپنے خاندان ذوی الاحترام سے ایک دختر زاہدہ عابدہ سکینہ بانو کے ہمراہ کیا اور حضرت
خواجہ ابو الحسن طیفور رحمۃ اللہ علیہ کے بھی دو عقد ہوئے اور آپ کی اہلیہ صاحبہ بی بی اچھی کرکے
مشہور تھین الغرض ان تھین حضرات ہر سہ خواجگان کی اولاد امجاد سے تمام حضرات پیر زادگان قصبہ
کنپور دار النور ہین کہ جنمین کثرت سے صاحب نسبت اور عالم متبحر کامل و اکمل ہوئے اور
بحمد اللہ والمنت ہنوز بھی موجود ہین اور معہ اپنے مریدین و خلفا و جانشین کے ملقب بلقب جاوان
مداری مشہور ہین اور سات شعبہ ان حضرات سے اور انکے خلفا سے نافذ ہوئے نقدار غونی
سید ابو محمد ارغون رح اور فنصوری سید ابو تراب فنصور رح اور طیفوری سید ابو الحسن طیفور رح اور
سلوتری شاہ محمد سلوتر رح اور سرموری شاہ سرمور رح اور سکندری شاہ محمد سکندر رح اور انی خواجہ
شاہ ابن گروہ خادمان ہندوستان و نیز دیگر ممالک مین ہر ایک پٹی کے فقرا موجود ہین المختصر حضرت
خواجہ سید ابو محمد ارغون رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپکا وقت وصال قریب پہونچا تو آپ نے
اپنے جانشین و خلفا کو وصیت کی کہ فقرائے مداریہ دور و ور ولایتون مین رہتے ہین۔

---

[1] اور حضرت خواجہ ابو محمد ارغون کا نکاح ثانی رنکالہ مین بھی ہوا۔

ان کی خبر لیتے رہنا اور اپنے جد مکرم قدس سرہ کے طریق کو ہاتھ سے نہ جانے دینا اور قدم بقدم ہر کار دان
تبار قدس روحہ کے رہنا میری روح برابر تمہاری باطنی امراض کی معالج رہے گی بعدہ رحلت فرمائی
قبہ انور مکنپور شریف ہی مین ہے عرس آپکا ششم جمادی الثانی مین ہوتا ہے۔

قطعہ تاریخ وفات بلقب

قبلۂ دین خواجہ سرار غون
حجۃ العارفین واسوۂ دین

حامی دین ماہی بدعت
مسکی اریکہ تلقین

چون بہ ششم جمادی الثانی
عزم فرمود سوے خلد برین

سال نقلش شد از سر الہام
شد بدار النعیم قدوہ دین

شجرۂ عالیہ طبقاتیہ طیفوریہ المدنیہ

طیبہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحم کر اے دستگیر بے کسان
بھر سردار دو عالم نور جان

سن لے دلکی اے خدا بہر علی
مجھ پہ کر راز طریقت منجلی

فقر کی سب سنتین ہو جائین طے
واسطہ یارب حسن بصری کا ہے

اے خدا بھر حبیب پاک دل
عشق کی ہو آگ دل مین مشتعل

بھر حضرت بایزید پاک باز
کھول دے الفت کر اپنے مجھ پہ راز

دور کر دے میرے حرص و ہوا
واسطہ یارب یمین الدین کا

از برائے عین دین اے ذوالجلال
میری آنکھونمین رہے تیرا جمال

حضرت طیفور شامی کے طفیل،
ماسوا کا دل سے سب مٹجائی میل

بہر حضرت سید قطب الہدا
بہر صدقہ حضرت خواجہ محمود کا
یا الٰہی شاہ پیارے کے لئے
بہر خواجہ شاہ شاہن رنبا
شاہ جن کے لئے اے ذوالکرم
اس شہ محمود ثانی کے طفیل
صدقہ مین حضرت شہ معروف کے
بہر شاہ مولوے عبدالجلیل
صدقہ خواجہ شاہ فضل اللہ کا
ثانی خواجہ شاہ پیارے کے لئے
بہر ثانی مولوی عبدالجلیل
بہر خواجہ مولوی نجم دین
بہر ذات پاک شمس الدین حق
یہ گدائے بے نوا کلب علے
دین و دنیا مین برآئین میرے کام
مجھ سے جو بیعت ہو باصد اعتقاد

دین و دنیا مین تجھے پر ہو مدار
کر دے پاس محمد کا گدا
حمد مین اپنے مجھے رکھ یا خدا
اپنی چاہت اور اپنا عشق دے
انتہائے فقر کر مجھکو عطا
دور کر دے سب میرے کل ہم و غم
ہو نہ یارب سوے دنیا دلکو میل
کر منور نور عرفان سے مجھے
دے بزرگی کر نہ عالم مین ذلیل
راستہ تبلا دے اپنے راہ کا
یا خدا حب محمد مجھ کو دے
تو ہی ہو ہر عالمین میرا کفیل
کر دے اپنی مہر سے روشن جبین
منکشف ہون مجھ پہ حالات طبق
سامنے تیرے ہے یارب بیکسی
بے تردد حملہ یارب انام
اسکی دو عالم مین بر آے مراد

ذکر حضرت شیخ المشائخ پیشوا عارفین شاہ پیارے میان صاحب لاعوخمتہ علیہ

آپ سے حضرت سید ابو محمد ارغون سجادہ نشین رحمتہ اللہ علیہ تک نو واسطہ ہین تذکرۃ المتقین فی احوال خلفاے بدیع الدین کے حصہ دوم مین مندرج ہے کہ حضرت خواجہ سید شاہ پیارے میان صاحب نور اللہ مرقدہ ہمیشہ بحسب معمول مدرسہ مین بغرض تحصیل درس جایا کرتی تھے

ایکمرتبہ حضرت خواجہ ابو محمد ارغون نور اللہ ترتبہ کے روضہ انور سے ایک مجذوب صاحب برآمد ہوے اور حضرت سید پیارے میان کو انھون نے ہم قبل ہوکر غوطہ دیا چاہا کہ بند بند جدا ہوجاے اس واقعہ کے بعد جب گھر واپس آئے شدت سے تپ آیا کہ جسکیوجہ سے بے ہوش ہوگئے اور جب افاقہ ہوا تو مدرسہ کو متوجہ ہوے پھر وہی مجذوب صاحب تشریف لاے اور بدستور سابق ہم بغل ہوکر چھوڑ دیا دوبارہ یہ اثر ہوا کہ تین شبانہ روز بستر پر غلطان رہے جب سکون ہوا تو اپنے پدر بزرگوار کی خدمت مین واقعہ گذشتہ کو عرض کیا والد ماجد نے فرمایا کہ الحمد للہ احسانہ جو کچھ میرے شیخ کا ارشاد تھا وہ ظہور مین آیا چونکہ بوقت ولادت تیرے یہ فرمایا تھا کہ یہ لڑکا سعید ازلی ہوگا اور اسکو فیض بے پایان حضرت قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہ کی روح مبارک سے بذریعہ ایک مجذوب کے پہونچے گا چنانچہ یہ وہ ہی مجذوب ہین اسکے بعد اپنے لخت جگر سے ارشاد کیا کہ اس واقعہ کو کسی سے بیان نہ کرنا بعدہٗ چندے علم ظاہری کی تحصیل مین کوشان رہے اور آثار بزرگی خود بخود ان مین پیدا ہونے لگے حتیٰ کہ مجلس مقدس مین حضرت شہنشاہ محی الدین اجمیری قدس روحہ مین انکا گذر ہونے لگا اور یہ شمع ہدایت کے پروانہ بنکر اپنے قلب مین انوار و تجلیات الٰہی کا اقتباس کرکے اعلےٰ مراتب حاصل کرنے لگے اور ظاہر فیض آپنے اپنے پدر بزرگوار سے حاصل کیا اور صاحب رشد و ارشاد ہوے بکثرت تصرفات و کرامات آپ سے ظہور مین آئے اور آپ نے اپنا جانشین اپنے صاحبزادے مولانا مولوی عبد الجلیل صاحب کو فرمایا اور ارشاد کیا کہ فرزند انشاء اللہ تعالیٰ رحلت زین جہان خواہم کرد علی الصباح اپنے خلفاء و جانشین کو طلب کرکے تلقین و تعلیم عرفان حق فرمانیکے بعد فرمایا کہ نماز جمعہ کا وقت قریب ہوگیا تم لوگ جماعت مین شرکت کی تیاری کرو مین بھی جماعت مین شریک ہونگا یہ فرماکر رداے مبارک کو پیروسنے تا فرق مقدس اوڑھ لیا اور راہی ملک بقا ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ علاوہ اور فیوض کے یہ بھی ایک خاص الخاص فیض جاری ہے کہ جو لوگ تپ و لرزہ مین مبتلا ہوجاتے ہین وہ اگر آپ کی مزار فائض الانوار سے ہم آغوش ہوکر صحت پاتے ہین ۔

قطعۂ تاریخ بہ ہجری

جناب شاہ پیارے کہ بود فخر زمان	رضائے حق چو بجلد برین نوشتہ برات
بروز جمعہ بوقت نماز شام نزدہم	کہ بود از مہ شعبان واجب البرکات
بذکر شہدان لا الہ الا اللہ	سفر نمود ازین خاکدان پر آفات

ورق بہر صولش فدا سر خود کردہ	خروپچ کرد سوالش برائے سال وفات
نوشتہ خانۂ موجود در عشم والد	بیاد کار ہا وراق دہر ان ابیات

ذکر مرشد عارف بالجمیل مولوی سید شاہ الحلیل احمد نبیرہ سید عبد الحلیل صاحب قدس سرہ

آپ فارغ التحصیل مدرسہ رام پور رہین ہوئے اور مکنپور دار النور مین حضرت شاہ سید پیارے میان سے شرف بیعت حاصل کرکے ممتاز بخلافت ہوئے صغر سنی مین خوشنویسی کی تحصیل مین بیحد کوشان رہے انکی طبع نازک پر انکی یہ حرکت ایجو ناگوار خاطر ہوئے آبدیدہ ہوکر بستر استراحت پر شب مین سو رہے تھے انھون آپ کی تحریر پر تنبیہ فرمائی شب مین انکی خوش قسمتی سے مجلس مبارک حضور سید قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہ مین گذر ہوگیا دیکھا کہ حضرت قدس سرہ مثل مہتاب منور کے بدرمیان اپنے خلفاء مکرم کے حلبوہ گر ہین اور بادشاہ اورنگ زیب عالم گیر رباعی تصنیف شدہ خود کو مثنوی

بیا کہ اوج کمالات را ظہور اینجاست	بیا کہ مرجع ہر قصیر و قصور این جاست
جناب اقدس شاہنشہ مدار جہان	بیاے دیدہ بیا و ببین کہ نور اینجاست

بحالت مستانہ پڑھ پڑھ کر آپ پر مور چھل ڈلا رہے ہین حضرت قدس سرہ کی جب مولانا ممدوح پر نظر پڑی الطاف مربیانہ سے طلب کرکے ارشاد فرمایا کہ اے نور نظر چہ میخواہی و چرا مکدر شدی عرض نمود کہ خوشنویسی میخواہم حضور نے اپنے دست مقدس مین انکا ہاتھ لیکر رباعی مرقومہ بالا کو تحریر کرادیا اور فرمایا کہ شاد باش کہ خوش نویس شدی و مبرام خویش فائز گردیدی پس اسی تاریخ سے مولانا موصوف خوشنویسی مین بے نظیر ہوگئے اور تحریرات جو آپ کے قصبہ ہذا مین موجود ہین اس سے آپکا خوشنویس عدیم المثال ہونا ثابت ہے۔ اور صاحب تصنیف و مورخ بھی آپ کذرے رسالہ نجم الثاقب و نجم الثاقب و غیرہ بزبان فارسی آپ کے موجود ہین۔ اور خلفاء و مریدین آپ کے مناصب جلیلہ سے فائز المرام ہوے بتاریخ ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۴۲ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

از کتاب تذکرۃ المتقین حصہ دوم

ذکر حضور مرحمت مآب ہدایت اکتساب الاعلم فالاعلم نخبۃ المتاخرین عمدۃ المتقدمین مولانا مولوی محمد قدس سرہ

حضرت مولانا حکیم نجم الدین صاحب ریاست بھوپال مین بصیغہ طبابت مامور تھے کانپور وارد انور بین آکر بعد فراغ زیارت مزار فائض الانوار حضرت قطب مدار رضی اللہ عنہ مولانا مولوی شاہ سید عبد الجلیل صاحب کیخدمت مین حاضر ہوئے آپنے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ علیکم العزیز بانچ بسیار وکد مشیا تحصیل نمود ازدے معرفت نفس خویش ہم پیدا نیاوردہ تا معرفت حق حاصل گردیدے وبخناب رب العزت سوختی دریافتے۔ مولانا موصوف یہ سنکر عرق عرق ہوگئے اور بجز خاموشی کے کوئی جواب نہ دیسکے بعدہ مولانا عبد الجلیل صاحب نے فرمایا کہ چندین مدت بر بادی وازان علم نفعے نہ برداشتی ومعرفت خدا ورسول پیدا نہ کردی دشمہ بکنہ حقیقتش نرسیدی واز جائے بازگشت ہم مطلع نہ شدی وزنجیر عشق حضرت قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہ العزیز درگلوئے نیاویختی ہیچ نہ کردی اس ارشاد سے تمام اندام مین مولانا موصوف کے رعشہ پیدا ہوگیا اور آبدیدہ ہوگئے اور حضرت مولانا مولوی شاہ عبد الجلیل صاحب یہ فرماکر حجرۂ مبارک مین تشریف لیگئے اور دروازہ بند فرماکر یاد الٰہی مین مشغول ہوگئے اور حکیم صاحب مضطرب الحال وبیم جان مکان پر تشریف لائے اور چاہا کہ آب وطعام تناول کرین مگر اضطراب وبے قراری نے اور ہی رنگ دکھایا ؎

کشتگان خنجرِ تسلیم را	ہر زمان از غیب جانِ دیگر است

خنجر عشق ایسا کارگر ہوا کہ اسیوقت افتان خیزان حجرۂ شریف پر آئے مولانا ممدوح نے حجرہ مبارک سے ارشاد فرمایا ناقبیکہ علم خود را بر طاق نسیاً منسیاً نہ گذاری ازین وادی پر خطر کہ ترا در پیش است گذشتن محال پس اس ارشاد سے توجہ مولانا نے عجیب رنگ دکھایا یعنی مولانا محمد نجم الدین صاحب کے حجابات دوری ومہجوری کے دور ہوگئے اور زخم عشق کے لئے مرہم مروت تیار ہوگیا یعنے مولانا موصوف نے حلقہ بیعت مین الحق قبول فرمایا اور ایک مدت تک انکو اپنی خدمت مبارک مین رکھا اور خلافت سے ممتاز کیا کیا بعدہ مولانا حکیم نجم الدین صاحب کے تصرفات وکرامات کا شہرہ عالمگیر ہوگیا چنانچہ مولوی محمد امیر حسن صاحب قنصوری تذکرۃ المتقین کے صفحہ ۲۰۷ حصہ دوم مین تحریر فرماتے ہین کہ از حفیظ اللہ ڈاک منشی منقول است کہ شبی در مسجد سینواس ریاست بھوپال رفتہ بودم دران جا عجیب واقعہ تعجب خیز

معاینہ کردم کہ مولوی حکیم شاہ سید نجم الدین مداری را کسے قتل کردہ است کہ سر از گردن و دستش
از تن جدا افتادہ اندچون قریب شدم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ گفتہ برخاست
چونکہ شب ماہ بود اللہ اللہ گویم بچشم خیرگی ہم نشد متعجب الشاہدہ بودم از من گفت کہ اے مشفق آب بیار و دھنو
ساختہ نماز بگذار کہ وقت میگذرد چنانچہ وضو کردہ در نماز مشغول شدم بامداد آن از بعض احباب شنیدہ
سیان آوردم معلوم شد کہ آنحضرت صاحب خدمت ہستند۔ آپ نے اپنے خلف جناب مولانا مولوی
شاہ سید شمس الدین احمد صاحب کو نعمات غیر مترقبہ سے مالا مال فرماکر اپنا جانشین و قائم مقام فرمایا
رحلت اقامت اس جہان سے باندھکر راہی ملک بقا ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حافظ عبدالرحمن صاحب مرادآبادی کی تصنیف قطعہ تاریخ وصال مولانا موصوف مندرج ذیل ہے ؎

روز پنجم جمادی الثانی	سید پاک قدوۂ علماء
در سنہ یکہزار و سیصد سہ	فخر حکماء و زبدۂ عرفا
رفت ہر گہ حکیم نجم الدین	از سرائے فنا بدار البقا
بر در جنت ارم چو رسید	روح پاکش بالف صدق و صفا
گفت رضوان کشیدہ پا الیم	مرحبا مرحبا بہ خلد درآ

ذکر حضرت عمدۃ المتقین قطب دوران شاہ مولوی حکیم سید شمس الدین قدس سرہ العزیز

حضرت بدیع الحق والدین جناب قبلی حکیم سید شمس الدین قدس سرہ العزیز نے شرف بیعت اپنے
پدر عالی گہر حضرت مولانا حکیم سید شاہ نجم الدین نور اللہ مرقدہ سے حاصل کیا اور جس روز آپنے اپنے شمع
عقیدت قلبی کو قندیل مرشد سے منور کیا اسی روز آپکو حضرت سید قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہ
کی حضوری کا شرف بھی حاصل ہوگیا تھا کیونکہ آپنے دیکھا کہ حضرت قدس سرہ العزیز مثل ہالے ماہتاب
بدرمیان اپنے خلفاے باوقار کے ہلوہ گر ہین اور حضور لامع النور کے جیبی مبارک سے انوار و برکات
کے شعلے ہر چہار جانب منتقل ہوکر ہر اک کے قلب کو منور کر رہے ہین اور اسی مجلس پاک مین اپنے
والد ماجد کو دیکھکر انکی خدمت عالی مین پہونچے انھون نے ہاتھ پکڑکر حضور قدس سرہ مین لے جاکر
عرض کیا کہ یہ نورالابصار آج حلقہ بگوشی مین حاضر ہوا ہے پس خوش نصیبی نے یہ رنگ دکھایا کہ توجہ

خاص سرکاری مبذول ہونے لگی یعنی حضرت قطب مدار رضی اللہ عنہ نے جسوقت اپنے روئے نور سے ایک
نقاب دافرمایا فوراً لطیفہ قلبی کے اسرار ات مخفی کا انکشاف ہوگیا اور جب حضور نے نقاب ثانیہ کو اٹھایا لطیفہ نفسی
کا اظہار ہوگیا اور جب نقاب ثالث کو حضرت قدس سرہ نے روئے انور سے دافرمایا لطیفہ ماوی نے منکشف ہوکر اپنا رنگ دکھایا اور جب نقاب رابع
حضور نے مرتفع فرمایا اسوقت لطیفہ سر نے انکشاف فرماکر اپنا رنگ جمایا اور جسوقت حجاب خامسہ کے اٹھنے کا وقت آیا لطیفہ خفی نے جلوہ
دکھاکر ہٹایا اور وقت حضرت نے برقع سادسہ کو دافرمایا اسوقت لطیفہ اخفی نے اسرارات خفی کا اظہار کیا اور
نقاب ہفتم کے اٹھنے سے ازعرش تاثرے کیفیات مخفی مبرہن ہوگئے اور یہ شعر زبان پر لاکر ؎

خلق میگوید کہ حق صورت بمنی بندد	من اینک دیدہ ام ذات مصور

بے ہوش ہوگئے اور تین شبانہ روز استغراق کی کیفیت طاری رہی۔ اور جب قدرے افاقہ ہوا تو حضرت
آپ کے پدر بزرگوار نے خوش ہوکر سینہ مبارک سے لگالیا اور فرمایا کہ الحمد للہ حضرت نے اپنی شان
رحیمی و کریمی سے تمکو اولیسیہ طریقہ سے بھی متمند فرمایا۔ الغرض قصبہ اودے پور ریاست بھوپال مین بیگم صاحبہ
کیجانب سے آپ طبابت فرماتے تھے وحدہ لاشریک کی درگاہ سے آپ کو یہ شرف عطا تھا کہ جو مریض آپکے
زیر علاج ہوتا تھا اسکو صحت ہوتی تھی طاعون کے زمانہ مین نماز جمعہ کے بعد آپ تعویذات تقسیم فرماتے تھے
بفضلہ تعالے جسکو وہ تعویز عطا ہوا وہ محفوظ رہا اور جسکو تعویذ نہ ملا وہ مبتلا ے طاعون ہوا اسکو آپ کی توجہ سے
صحت ہوئی۔ ایک واقعہ منشی امانت حسین صاحب نے چشم دید فقیر سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حکیم صاحب
قبلہ نور اللہ مرقدہ کیخدمت مبارک مین ایک پیرزال فغان وخیزان حواس باختہ حاضر ہوکر عرض کرنے
لگی کہ حضور میرا صرف ایک ہی بچہ ہے جو کہ اسوقت مبتلاے مرض طاعون ہوکر بقمہ عزرائیل علیہ السلام ہوا
جاتا ہے اور مین واجب الترحیم ہون تشریف لیچلئے اور اعجاز مسیحائی سے کام لیجئے اپ کو اسکی
حالت پر سخت رحم آیا اور وہان جاکر دیکھا تو وقت آخیر یا با ابدیدہ ہوکر باقی لشکر اسپر کچھ پڑھ کر دم فرمایا
اور مریض کے چہرہ پر اسکا چھینٹا مارا معاً وہ لڑکا کلمہ طیبہ پڑھ کر بیٹھ گیا اور آپ کو اسنے سلام کیا سلام کا جواب
دیکر حضرت نے دست شفقت سر پر پھیرکر ارشاد فرمایا کہ خیفہ خوش ہو کہ تجھیز و بعث بڑا الہ العالمین کا کرم ہوا اور
بفضلہ وکرم یک قلم کافور ہوا شکر معبود بیچون کہ تیرا نہال امید بار ور ہوا

واقعہ دیگر

ایکمرتبہ آپ کا ملازم بخنا بوقت نیم شب چیختا رونا حکیم صاحب کی اہلیہ صاحبہ کیخدمت مین حاضر ہوکر

عرض کرنے لگا کہ فوراً اسکو مسجد کے حجرہ مین روانہ کیجئے کیونکہ غضب ہوگیا کسی نے دلی میان کے نام عرضی
کو کاٹ کاٹ کر علحدہ علحدہ ڈالدیئے ہین وہ چونکہ اس امر سے واقف نہین بوجہ اسپر بہت غضب
ناک ہوکر فرمانے لگین کہ بہتہذیب تو اسوقت وہان کیون گیا اور اب کبھی ایسی غلطی نہ کرنا ورنہ
اسواقعہ کا اظہار کرنا ورنہ ملازمت سے علحدہ کردیا جائے گا یہ سنکر سکوت مین آگیا اور محبت علی نے
اسکو ٹھہرنے نہ دیا اور دوبارہ پوشیدہ ہوکر دیکھنے کو گیا اور صحیح وسالم رونق فزا پاکر شاش ہوکر واپس
آیا اور اپنی جگہ پر سو رہا۔ ریاض وتقوی مین آپ بینظیر تھے حاجتمند ون کی حاجت روائی اور اہم امور ان
کی عقدہ کشایان آپ کی دعا کی برکت سے ہوتی تھین اور بڑی بڑی آزمائشین درگاہ قاضی الحاجات سے
ہوئین مگر بجز صبر وشکر کے کبھی حرف شکایت اپنی زبان مبارک پر ہرگز نہ لائے ایک مرتبہ کچھ نقد وجنس
واشیاے خانہ درد چرائے گئے لوگون نے آکر عرض کیا کہ تمام آپکا اشیاء خانہ وزیورات طلائی ونقرئی چور
لیگئے حضور نے فرمایا الحمدللہ کافی الہمات نے سارق دین سے پونجی عبادت وریاض کو محفوظ رکھا اس متاع
دنیاوی فانیہ کے تلف ہوجانیکا کچھ غم وملال نہین حتی کہ آپ کے صاحبزادے مولانا مولوی حاجی سید
شاہ محمد مظہر الحق صاحب نے جو کہ علوم ظاہری وباطنی سے آراستہ وپیراستہ تھے انھون نے بھی اس
دنیا سے کوچ فرماکر سفر آخرت کو قبول فرمایا اور آپ کو ضعیف العمری مین اپنے رخصت ہونے سے داغ جدائی دیا
مگر باوجود اس زخم کاری کے پھر بھی آپ نے دامن صبر کو نہ چھوڑا اور اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ
کے زمرہ مین داخل ہوکر وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ
وَالثَّمَرٰتِ کی آزمایشون مین ثابت قدم رہکر مراتب علی کو حاصل فرمایا اور اپنا جانشین
جناب مولانا مولوی حاجی سید شاہ ظہور الحق صاحب جو کہ علوم ظاہری وباطنی کو تکمیل پر پہونچا چکے تھے
انکو کیا اور فقیر مولف اور جناب صوفی سید شاہ شفقت مدار صاحب وصوفی سید شاہ محمود عالم وصوفی سید شاہ حکیم
امانت حسین اور صوفی محمد لطف مدار ومحمد ظہور اور صوفی محمد اطہر حسین صاحب وسید شاہ اکرام حسین و
صوفی سید شاہ عبدالحکیم وغیرہ کو تمغہ خلافت سے سرفراز کیا اور جب وقت وفات حقیقی بفحوای الموت جسر
یوصل الحبیب الی الحبیب کا وقت آگیا۔ تو بخوشی خاطر تاریخ ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۳۵ ہجری کو راہی
ملک بقا ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مدفن شریف آپکا قصبہ اودے پور ریاست بھوپال مین
قریب مزار فائض الانوار مولانا نجم الدین قدس سرہ کے زیارت گاہ خلائق ہے۔

ذکر دستگیر بیکسان حضرت مقبول سبحانی و ملجا و ماوی سید شاہ آل حسن عرف شاہ اچھے میاں فضوری نور اللہ مرقدہ

آپ خلف سید شاہ محمد کامل فضوری و خلیفہ حضرت مولانا مولوی حکیم شاہ سید محمد نعیم اللہ قدس سرہ کے تھے اکثر بزرگان دین سے ملاقی ہوتے رہتے تھے اور مولانا موصوف سے چونکہ زمانہ اوائل مین کتب کا سلسلۂ درس و تدریس قدیم رہا تھا بدین وجہ بخیال تلمیذ سعادت مندی کے عاطفت مربیانہ ذاکر مولانا ممدوح نے حلقہ ارادت کیشو نمین داخل کر کے خلعت خلافت سے ممتاز کیا کیفیت شاہ سید اچھے میان نور اللہ مرقدہ کی یہ تھی کہ ہمیشہ صایم الدہر و قائم اللیل و پیرو سنت نبی مکرم صلے اللہ علیہ والہ وسلم و مع اطاعت طریقہ حضرت قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہ رہا کرتے تھے۔ اور خلیفہ و قایم مقام آپ اپنے پدر بزرگوار کے بھی تھے کیونکہ ایک شجرہ آپکا یون بھی سید شاہ اچھے میان سید شاہ کامل مداری سید شاہ محمد شریف سید شاہ چاند طیفانی سید امام الدین شاہ محمد اسحق سید علاؤ الدین شاہ اولیا سید شاہ منہی مدار سید شاہ ابراہیم سید ابو تراب خواجہ فضو قدس سرہ شاہ موصوف کے تصرفات و کرامات احاطہ تحریر سے باہر ہین طوالت کے خیال سے صرف مختصر واقعات کتاب مذکرۃ المتقین حصہ دوم سے نقل کیے ۱۹ شعبان المعظم روز دوشنبہ ۱۱۳۲ ہجری کو آپ نے ہی ملک بقا ہوے مزار شریف مقام بہادر پور متصل موضع سوتا پرگنہ بسوان ضلع سیتا پور مین ہے

ذکر باعث فخر شوخ زمن حضرت مولینا مولوی حاجی سید شاہ محمد حسن نور اللہ مزارہ

آپ خلیفہ اعظم گل گلزار سخنین شاہ سید آل حسن عرف شاہ اچھے میان فضوری کے تھے صاحب تصرف و کرامت گذرے اکثر واقعات آیندہ کا اظہار فرما دیا کرتے تھے عجیب و غریب چہرہ انور سے ہیبت طاری تھی حجرہ شریف مسجد عالمگیری مین جلوہ گر رہتے تھے حاضران خدمت پر اس قدر خوف طاری ہوتا تھا کہ حجرہ کے اول ہی زینہ پر قدم رکھنے سے لغزش کرتے تھے اور بہ انتہاے آپکے عبادت و ریاضن و تقوی کا باعث تھا ؎

ہر کہ ترسد از حق و تقوی گزید		ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید	

مولانا حافظ عابد علی صاحب بلند شہری نے حضرت موصوف کے عرس مین یہ واقعہ بیان کیا کہ مین جس زمانہ مین جناب حافظ قاری صوفی سید محمد اسحق قنوجی مدظلہ العالی سے حافظہ کرتا تھا تو حضرت اکثر

قنوج مین جب تشریف لاتے تھے تو حافظ موصوف کے دولت خانہ پر جلوہ فرما ہوتے تھے ایک مرتبہ بوقت تشریف
فرمانے لگے کہ مین یہانسے جاؤنگا تو پھر کبھی چلے گا مین یہ سنکر بہت خوش ہوا کیونکہ مولانا قدس سرہ کی خدمت مبارک
مین اپنی اوقات بسری کو مین فخر کونین سمجھتا تھا فوراً ہی جاکر چارپائی بچھونے کی واسطے کوٹھے کی منڈیر مین سے فرمالیا اور مین بھی
آپ کی نعلین بغل مین لیکر ہمراہ ہولیا جب یہ پہونچکر مولانا قدرے آرام پذیر ہوئے اور مین پاے
مبارک باتا رہا بعدہٗ حضرت نے فرمایا کہ چلو کشتی کا کہانتک انتظار کیا جاے بوجہ بہ شگال کے دریا طغیانی
پر تھا مگر بوجہ پاس ادب کچھ عرض نہ کرسکا اور ہمراہ ہولیا حضور نے نعلینون کو پاے مبارک سے جداکردیا
مینے اٹھالیا اور مولانا بسم اللہ مجریہا و مرسا ہا کہتے ہوے پار ہوگئے اور مین بھی ہوگیا اور مجکو جو کہ لب دریا
مسجد ہے وہین شب بسری کا حکم ہوا اور آپ مکان پر تشریف لیگئے علی الصباح جب مین بیدار ہوا تو دریا
طغیانی جو کہ آدمیونکے سر سے دو چار ہاتھ بلند تھی دیکھکر متحیر ہوگیا مگر کرامات اولاد لیاحق کو تصور کرکے خاموش
ہوگیا بعدہٗ آپ کی خدمت عالی مین حاضر ہوکر متمنی ہوا الغرض آپ صاحب نسبت تھے جہان آپ
تشریف لیگئے بکثرت لوگ مستفیض ہوے جناب مولانا مولوی سید سلطان احمد صاحب ارغونی کو آپنے
اپنا جانشین فرمایا اور مولوی سید شاہ ولی حسن ارغونی و مولوی حافظ عابد علیصاحب و مولوی سید حسین منصوری
و سید افضل حسین ارغونی کو خلافت سے سرفراز کیا۔ ۶ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ کو آپکا وصال ہوا۔ مزار فائض الانوار دادی میان میر ہے

ذکر سراج السالکین حضرت مولانا حافظ الحاج سید شاہ محمد مراد صاحب سجادہ نشین ارغونی قدس سرہٗ

آپ باوجودیکہ نابینا تھے مگر حافظ قرآن پاک ہونیکے علاوہ عالم فارغ التحصیل عدیم المثال تھے غرض آزمائش
قرآن شریف کی کوئی آیت پاک یا کسی حدیث شریف کو صحاح ستہ مین سے کسی کتاب کو آپ کیخدمت شریف
مین پیش کرکے اس سے مقام کو معلوم کرنیکا اظہار کرتا تھا تو آپ قرآن مجید یا کتب حدیث کی اوراق گردانی
فرماکر اسی آیت یا حدیث شریف کو بتادیا کرتے تھے۔ زہد و تقویٰ آپکا انتہاے مرتبہ پر پہونچا ہوا تھا کیونکہ
جب آپ اپنے کسی معتقد کے یہان باصرار تشریف لیجاتے تھے اور اتفاقاً اگر کہین مال مشکوک سے
چارہ و دانا خریدہ ہوا ہوتا تھا تو آپ کے ہمراہی مین جو راسی اسپ و شتر رہا کرتے تھے وہ تک
اس چارہ دانے کو نہین کھاتے تھے اور جب معتقد طعام تیار کراکے آپ کیخدمت مین لاتا تھا تو آپ
فرماتے تھے کہ مین کیا بلکہ میرے جانور تک تیری ناجائز و حرام کمائی کے کھانے کو نہ پوچھین گے اور لیا ہی

ہونا تھا کہ جا بجا تک نفیس نفیس اشیا پر نظر نہ بن ڈالتے تھے صد ہا کرامات آپ سے ظہور میں آئین کہ جنکو تحریر کیا جاے تو ایک مجلد دیگر کتاب تیار ہو جاے۔ بوجہ طوالت اختصار سے کام لیا گیا۔ بتاریخ ۳ ذوی القعدہ ۱۳۹۹ھ ہجری کو آپ کا وصال ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون

ذکر شیخ المشائخ غوث اعظم حضرت مولانا مولوی سید محمد شاہ عالم ارغوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ باوجود ضعیف العمری کے ہمیشہ بارہ بجے شب سے بیدار ہو کر بعد نماز تہجد ذکر بخفی سے تا چہار ضربی اور شغل فاختہ و شغل قمری و شغل ہجرہ و شغل آفتابی و مہتابی و شغل پران و شغل حیات ابدی و سلطان الاذکار وغیرہ کیا کرتے تھے اور نسبت آپ کی اسقدر قوی تھی کہ مشتاقان حضرت قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہٗ العزیز کو خانقاہ شریف مین لیجا کر انکے سر کو جالیونسے لگا کر ارشاد فرماتے تھے کہ جسم نکبتانہ نور محمد بین پس ان حضرات کو بحالت بیداری زیارت حضرت قدس سرہٗ العزیز کی نصیب ہو جاتی تھی اور وہ لوگ حضرت کے جبین انور پر تجلیات الہی کے انوار و برکات کا مشاہدہ کر کے عرصہ دراز تک مدہوش و مستغرق رہتے تھے اور جو حضرات کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم و اصحاب کبار رضوان اللہ تعالے عنہ اجمعین یا حضرت حنین علیہما السلام کے تمنائے زیارت مین مضطرب و سوختہ حال ہو کر آپ کی خدمت شریف مین حاضر ہو کر زخم دیدۂ قلوب کے واسطے مرہم راحت چاہتے تھے تو آپ اُن کی سچی محبت و قلبی رغبت کو معلوم کر کے کچھ وظائف ضبط کرا کے اپنے جاے نماز کے قریب بٹھا کر پڑھنے کی اجازت دیتے تھے اور خود بھی تشریف فرما ہو کر کچھ پڑھنا شروع فرماتے تھے پس ان مشتاقان دیدار کی طالع بلندی کا یہ نتیجہ ہوتا تھا کہ بیخودی پیدا ہو کر زیارت حضرات موصوف الصدر کی نصیب ہو جاتی تھی اور وہ لوگ شربت دیدار سے سرشار ہو کر آپ کے حلقہ ارادت کیشونمین داخل ہوتے تھے اور اعلے اعلے مراتب سے فائز المرام ہو کر تہ دل سے آپ کے مشکور و ممنون ہوتے تھے اور آپ کے بحر فیوض سے بکثرت سوتے پیدا ہوے کیونکہ بہت سے حضرات علمائے کرام آپ سے مستفید ہو کر خلافت سے سرفراز ہوے چنانچہ مولانا مولوی محمد عبدالہادی صاحب مرحوم مداری و حضرت مولانا مولوی صوفی محمد محمود عالم صاحب مداری بہاری و مولوی محمد عبدالواجد صاحب مودودی چشتی مداری و مولوی محمد ظہیر احمد

صاحب قادری چشتی مداری بدایونی وغیرہ کے فرق پر آپنے تاج طریقہ عالیہ بغور سے مدار کا رکھکر
خلافت سے ممتاز فرمایا اور صوفی سید شاہ محمد مرحوم و مولوی سید شاہ وحید عالم صاحب مرحوم جو کہ
صاحبزادے ہونیکا بھی شرف رکھتے تھے اور عبادت و ریاضت مین بھی عدیم المثال تھے انکو بھی آپنے
نعمۂ خلافت عطا کیا تھا اور جناب حکیم سید وصی عالم صاحب کو اپنا قائم مقام فرماکر رمضان المبارک کے
تاریخ ۱۳۳۳ھ ہجری کو اس عالم فانی کو ترک فرماکر راہی ملک بقا ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ذکر حضرت صوفی خواجہ سید شاہ محمد آرغوئی المداری نور اللہ مرقدہ

آپ حضرت عمدۃ المتقین مولوی خواجہ سید محمد شاہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم تھے ہمیشہ نیم شب سے بیدار
ہوکر مسجد محلہ مین تشریف لیجاکر نماز تہجد پڑھنے کے بعد ذکر بکھیزلی سے تا چہار ضربی و شغل آرہ و شغل حداد
وغیرہ با الجہر کیا کرتے تھے اور بعد فراغ اذکار و اشغال درود خوانی اور اکثر وظائف پڑہا کرتے تھے بعدہٗ
چند مناجات پڑھکر نماز فجر ادا کیا کرتے تھے بعدہ حضرت قطب الاقطاب قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ
کے آستانہ فیض کاشانہ پر حاضر ہوکر فاتحہ خوانی فرماکر مراقبت ہوجاتے تھے اور بعد فراغ مراقبہ دربار
العین پر تشریف لیجاکر نماز عشراق پڑھکر اپنے امور خانگی مین مشغول ہوتے تھے اور موسم سرما و گرما مین
چند ماہ کیواسطے مضافات شہر علیگڈہ مین اپنے مریدین کے یہان جایا کرتے تھے المختصر آپ بغرض زیارت
شاہ وجاہت حسین چشتی مداری بہاری کو ہمراہ لیکر شہر مذکور کے اطراف و جوانب مین تشریف لیگئے
وہان قدرے طبیعت علیل ہوگئی شاہصاحب موصوف سے فرمایا کہ میرا وقت قریب ہوگیا جسطرح ہو
مکانپر چلو اور اگر شاید میرا ریل ہی پر انتقال ہوجائے تو میری نعش کو آستانہ سرکار پر پہونچانا یہ فرماکر اسٹیشن منڈو
سے ریل پر سوار ہوکر کانپور اترے اور وہا چار بجے شب مین وضو بناکر ریل پر سوار رہوکر نماز فجر کی
سنت ادا کرکے ایک رکعت فرض کی بھی ادا فرمائی اور دوسری رکعت مین آپ کی روح مبارک
قفس جسم سے پرواز کرگئی شاہصاحب ممدوح نے ایک پاکو آپکے کھڑا کردیا اور چادر کو سر سے
تا پا اڑہا دیا اور فرخ آباد مین اکر اطلاعی تار آپ کے برادر حقیقی سید نذیر احمد صاحب مہتمم درگاہ
معلے کو دیدیا مگر اتفاقاً تار تو وصول نہین ہوا مگر مہتمم موصوف اسٹیشن اردل پر تشریف لاکر فصبہ ملہور جارہے
تھے مگر ریل سے حواس باختہ شاہ وجاہت حسین کو اترتے دیکھکر ان کے پاس جاکر نعش پاکر بہوش

ہوکر زمین پر غلطان ہو گئے اور بعد سکون غش بکا پیرے آئے اور بوقت غسل تغیر سولف پانی والا رہا تھا
تو معہ موجودگان وغسالان کے یہ دیکھا کہ دست راست کی انگشت سبابہ انگشت نرسے خالی ہوتی ہے
اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ تسبیح پڑھ رہے ہین برادرم منشی سید صی حسین صاحب نے بغرض آزمائش
چند مرتبہ انگلی کو انگشت نرسے جدا بھی کر دیا مگر پھر بھی خود بخود وہ انگلی انگوٹھے سے آملی تاریخ وفات
آپکی ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ ہے مزار شریف آپ کا قصبہ مکن پور شریف مین ہے

ذکر خورشید فلک ولایت اعظم مولوی سید شاہ صاحب عالم اغوثی المیداری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کو پروردگار عالم نے حسن ظاہری و باطنی سے آراستہ و پیراستہ فرمایا تھا کیونکہ آپ کے چہرہ انور پر
اسقدر دلالت تھی کہ نیر دتاریک شب مین یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ جیسے چودھوین تاریخ کا مہتاب درخشان ہو حضرت
کے روئے مقدس کو دیکھکر بیساختہ انسانکی زبان پر درود شریف جاری ہو جاتا تھا آپ ہمیشہ یسین
کریمان کے ساتھ اکتالیس مرتبہ پڑھا کرتے تھے اور درود شریف بھی بکثرت دورد رکھتے تھے اور آپ کا پاس انفاس اسم ذات کا ہمہ وقت جاری رہتا تھا اور یہ تعلیم اکثر

دہلے درونی و برونی کو نگہ رکھ
جوہر نظر آجاے کا اس تیغ دودم کا

لسان مبارک سے ادا فرماکر لوگون کو خواب غفلت سے بیدار کیا کرتے تھے اور قاضی علی داللہ
جو کہ آپ کی ملازمت کا شرف رکھتے تھے اور ہمیشہ مریدین و معتقدین مین مولانا کے بھرای
مولانا موصوف جایا کرتے تھے انہون نے بوقت وصال مولانا کے عرض کیا کہ آپ ہمیشہ اس شعر کو کہ
دہلے درونی و برونی کو نگہ رکھ ... جوہر نظر آجائے گا اس تیغ دو دم کا
پڑھا کرتے تھے تو ان انفاس درونی و برونی کا آج جوہر کیا ہوا آپ نے فرمایا کہ آخر کار ابھی بچے
ہو دیکھو یہ انھین انفاس متبرکہ جو کہ یاد الٰہی مین صرف ہوے تھے اسی کا یہ ثمر و نتیجہ
ہے کہ شبیہ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بصورت مہتاب منورہ
میرے نظرون کے روبرو موجود ہے اور صلے اللہ علیک یا سیدنا محمد پر آپ کی روح
فوراً جسد اطہر سے پرواز کر گئی بتاریخ ۱۰ رمضان المبارک یوم جمعہ ۱۳۲۶ ہجری کو مزار فائض الانوار
آپ کا قصبہ مکن پور ہی مین ہے۔

ذکر غواصِ بحرِ عرفان سید رحم علیشا عرف کنٹڈی میاں مداری الارغونی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت مولانا مولوی سید شاہ صاحب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اعظم تھے عبادت و سخاوت مین عدیم المثال تھے اور نماز فجر و عصر کے بعد خانقاہ حضرت قطب الاقطاب قطب مدار رضی اللہ عنہ مین حاضر ہوکر فاتحہ و مراقبہ کرکے جاروب کشی فرمایا کرتے تھے اور درگاہ معلےٰ کے حرم و مال خانہ کی کوٹھری سمی کہنٹے والی مین قیام پزیر رہتے تھے سخاوت مین حاتم طائی پر فوق رکھتے تھے جسقدر مسافر حرم مذکور یا مسجد عالمگیری مین آیا کرتے تھے انکو علاوہ اجور و نوش کا سامان رسانی کے حنکو کچھ نقد و جنس کی حاجت ہوتی تھی انکو وہ بھی عطا فرماتے تھے حتیٰ کہ جب بوقت تناول کھانے کوئی مسافر نووارد ہوتا تھا تو اپنا کھانا اسکو پہونچاکر شب مین فاقہ فرماتے تھے پولیس کے لوگ بکثرت آپ کیخدمت مین حاضر ہوکر مستمند ہوتے تھے اور آپکے کشف کی یہ کیفیت تھی کہ حاضرین کے فی الضمیر کا اظہار فرمادیا کرتے تھے تاریخ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ مین سرکار وصال ہوگیا انا للہ و انا الیہ راجعون

ذکر محبوب غفور سید ابو تراب قصوری قدس اللہ سرہ العزیز

آپ اورنگ نشین بازیب و تزئین سجادہ نشین حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ اور برادر حقیقی حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور جامع علوم صوری و معنوی تھے بلکہ علم و عمل اور اخلاق حسنہ مین بے نظیر گذرے مدار اعظم کے صفحہ ۱۲۲-۱۲۳-۱ و ر تذکرہ المتقین فی احوال خلفائے سید بدیع الدین کے صفحہ ۹۴-۹۵- مین مندرج ہے کہ ایک تاجر قافلے کو بکثرت زر و جواہر و مال و دولت ہاتھ آیا تھا اور وہ بجوشی خاطر اپنے وطن کو جا رہا تھا اور انمین ایک دزد بے توفیق نے شامل ہوکر اور موقع پاکر ان تاجرون کے کھانے مین زہر قاتل ملا دیا وہ لوگ چونکہ اسکی اس روبہ سازی سے لاعلم تھے بدیوجہ اس طعام کو انہون نے کھالیا اور وہ سارق تمام قافلہ کا نقد و جنس لیکر کسی کام کا بہانہ بتاکر روانہ ہوگیا اور ادہر زہر ہلاہل نے اپنا کام کیا یعنی کچھ تاجر ہلاک ہوگئے اور جو باقی تھے وہ بھی قریب المرگ ہو رہے تھے مگر صرف ایک شخص ان مین سے جو کہ کسی کام کو گیا ہوا تھا اور کھانا کھانے مین اپنے ہمراہیون کا شریک بھی نہین ہوا تھا

اس نے آکر ہمراہیونکی کیفیت دگرگون دیکھکر واویلا مچانا شروع کیا حضرت قدس سرہ کا جو اسطرف گذر ہوا تو انلوگونکی حالت زار پر آپکو رحم آیا اور بقیہ شخص سے ان تاجرونکی کیفیت معلوم فرماکر حضرت نے مناجات کیواسطے ہاتھ اٹھایا اور خضوع وخشوع کے ساتھ ان لوگون کے حیات تازہ وزندگی دوبارہ نصیب ہونے کیلئے دعا فرمائی خدا کی شان وہ سب کے سب دوبارہ گلشن ہستی مین آے اور انھون نے اپنے نقد وجنس کو جب اسباب مین نہ پایا تو آپس مین واویلا مچاکر کہنے لگے کہ اس حیات سے تو بمناسب کہ ہلوگ دوبارہ اس دنیا سے طرف دارالبقا کے رخصت ہوجائین کیونکہ جو کچھ مال ومتاع کوشش بلیغ سے ہاتھ آیا تھا وہ کلہم چور لیگیا حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ غلط کہتے ہو تمہارا مال تلف نہین ہوا اپنے اسباب مین دیکھو جسوقت اُن سوداگرون نے اپنا اسباب دوبارہ دیکھا اور اپنا مال تلاش کیا پس سب مال ملگیا کچھ لوگ ان مین سے آپکے حلقہ بگوشی مین بھی داخل ہوے اور سب تعریف کرتے ہوے خوش وخورم اپنے وطن کو گئے۔

وَاقِعَہ دِیگر

ایک مرتبہ حضرت سید ابوتراب خواجہ فیضور قدس سرہ العزیز اپنے تخت پر جلوہ کرتھے اور خادم آپکا بحسب دستور فقیرون اور مسکینون کو کملیان تقسیم کر رہا تھا مگر جب اُسنے فقراؤنکا ہجوم کثیر دیکھا اور کملیان کم تو حضور کخدمت مقدس مین عرض کیا حضرت قدس سرہ نے وہ ردائے مبارک جو کہ اوڑھے ہوئے تھے وہ دے کر ارشاد کیا کہ جاؤ اور بسم اللہ کہکر تقسیم کرنا شروع کرو خدا کے فضل وکرم سے وہ کمل سب کو کفایت کر گئے یعنی سب کو پہونچ گئے اور ایک شخص بھی محروم نہین رہا مگر اسی گروہ مین ایک امیرزادہ بھی تھا جو کہ جور فلک ستمگار اور مصائب جان فگارین گرفتار تھا خادم نے جسوقت اسکو گلیم کو دیا تو اسکے دست سے عنان ضبط چھوٹ گئی اور بیخود ہوکر شور کرنے لگا اور بیہوش ہوگیا اور جب حقیقت امر حضرت پر ہویدا ہوگیا تو حضرت نے زمرہ طالبان صادق مین اسکو داخل فرماکر تعلیم مراقبات ومجاہدات واشغال واذکار سے بہرہ ور فرمایا اور حاضران جلسہ سے ارشاد کیا کہ یہ نصیر الدین مشہور شاہ ایران امراے ایران سے ہین مگر انھون نے اپنی کیفیت کو یہان تک پوشیدہ کیا کہ آجتک کسی پر اسکی اطلاع نہین ہوئی اور آج اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ یہ ظاہرہ حکومت سے دست بردار ہوکر باطنی خدمت پر مامور ہوے۔ المختصر آپ کا اسم گرامی سید ابوتراب لقب تصور بوجہ جامع علوم صوری ومعنوی

ہونیکے تمام حضرات معاصر آپکے ملک العرفا آپکو کہتے تھے اور جب آپ کے وصال کا وقت قریب
ہوا تو ایک روز اپنے جد مکرم حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ کے روضہ انور پر حاضر ہوکر
مراقبت ہوگئے ارشاد ہوا کہ اے نور الابصار کیا تشویش ہے نسبت اویسیت کی ہم تمکو مجھ سے تجھکو خاص کر عطا
نو اس طریقہ جلیل القدر کا تاج اپنے لخت جگر محمد ابراہیم کے فرق پر رکھ کر طریق مذکور الصدر کے سجادہ نشین
سے ممتاز کر اور جمیع طرائق جو کہ تمکو عطا ہوئے ہین انکی وستار سجادگی سے اپنے نور نظر محمد دریا سعید کے
سر کو مزین کر کے اپنا قائم مقام بناؤ۔ اور بقیہ اپنے صاحبزادون یعنی سید ابو المبارک سید یعقوب محمد
و سید محمد اسحق و سید محمود کو بمنتہ خلافت عطا کر کے جمیع شہر و بلاد قصبات و دیہات مین بغرض اشاعت اسلام
و تعلیم عرفان کے روان گی کا حکم دو چنانچہ جیسا کہ آپنے حضور آقا و نام دار حضرت قطب مدار رضی اللہ
عنہ کا حکم پایا اسی کے مطابق بتاریخ ۸ شعبان المعظم جمعیت خانہ مین تمام اپنے خلفاؤ مریدین و عزیز و اقارب
کو جمع فرما کر ارشاد فرمادیا اور اپنا قائم مقام حضرت خواجہ سید محمد دریا سعید کو فرمایا اور سوم ماہ رمضان
المبارک مین آپکا وصال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون

تاریخ وفات یدرھی

قطب آفاق وخواجۂ منصور		رخت ہستی چو زین جہان بربست
سال نقلش بگفت ہاتف غیب		عمدۃ واصلین بحق پیوست

ذکر حضرت خواجہ سید شاہ محمد دریا سعید منصوری قدس سرہ العزیز

آپ اپنے پدر بزرگوار حضرت خواجہ سید ابو تراب منصور ملک العرفا قدس روحہ کے قائم مقام و جانشین
تھے آپکا کوئی وقت ذکر الٰہی سے خالی نہین گذرتا تھا چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے غرضیکہ خواب و بیداری مین زبان
آپکا مضمون دل بیار و دست بکار رہتا تھا۔ اور بعد ادائے نماز تہجد علاوہ اشغال ثقل روح و شغل آفتابی
و مہتابی و حیات ابدی وغیرہ کے شغل سلطان الاذکار فرماتے تھے تو ہر بن مو سے آپ کے اسم ذات کی
آواز پیدا ہوتی تھی اور بفحوای حدیث الصحبت موثر ہر در و دیوار و شجر و حجر سے اللہ کے نعرہ بلند ہوتے
تھے اور آپ کا رونگٹہ رونگٹہ ذکر الٰہی مین محو و مجو رہکر لذات دیدار الٰہی کا مزہ حاصل کر کے مستغرق ہوتا
تھا اور آپ باوجود یکہ دریاے معرفت مین ہمہ وقت غواصی فرماکر مدارج علویہ کے جواہر بے بہا چنکر

دامن مراتب کو لبریز فرماتے رہتے تھے مگر بجز صاحبان بصیرت کے کسی پر آپ کے فیضات کا اظہار نہین ہوتا تھا اور آپ بوجہ ورود حدیث متن کتم سرہ حصل امنیۃ اپنے اسرارات باطنی کا کسی پر اظہار نہین ہونے دیتے تھے اور آپ نے اپنا جانشین حضرت خواجہ محمد رزق اللہ قدس سرہ کو فرمایا اور ایک وصیت نامہ بھی مرقوم فرمایا جو کہ ذیل مین تحریر ہے۔

وصیت مینکنم جمیع مریدین و خلفاے خویش راکہ فرزند جگر بند سید رزق اللہ سلمہ راچون متوجبانہ یافتم خرقہ سجادگی جمیع طرائق صدیقیہ مداریہ و طبقاتیہ مداریہ و مہدویہ مداریہ جعفریہ مداریہ طیفوریہ مداریہ آنہا را بپوشانیدم یعنی محبوب رب غفور حضرت مولانا سید خواجہ فضولہ کہ از لعرفا رضی اللہ عنہ یافتہ بودم آنرا پسر موصوف عطا کردہ مفتخر ساختم و قائم مقام خویش گردانیدہ ضیاء سراجا منیرا آنکہ منتقل شدہ از رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تا پدر من رسیدہ بود و آنرا اقتباس از فانوس قلب والد ماجد بر قلب خود کردہ بودم بر قلب پسر موصوف مبذول داشتہ قندیل خاطر آن را منور ساختہ ام و تعلیم و تلقین اوکار و اشغال و مجاہدات و مراقبات کہ از پیران سلاسل مراعنایت شدہ بود خلف خویش را بہران مامور و مختار گردانیدم پس ہر کہ با من حسن ظن و نیک عقیدت داشتہ باشد بر دے لازم است کہ بجاے من خلف را تصور نماید و ہر کہ خواہش مشام سلوک را از گلزار عرفان حق معطر ساختہ باشد و باتمناے خاطر از حدیقہ ہدایت ثمرات چیدہ باشد و ہر کرا بر حجر قلب خویش را از خورشید عرفان تجلیان را اقتباس کردہ حاجت لعل معرفت حق پیدا کردہ باشد ما نشان رجوع نماید حق تعالے بتصدق حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ ہر یکے را شام عافیت معطر ساختہ و از ثمرات باغ رحمت عطا نمودہ و لعل بے بہا مرحمت فرمودہ بمرام خواہد رسانید

الحاصل یکم جمادی الاول ۹۲۵ھ کو آپ کا وصال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون

ذکر حضرت خواجہ مخدوم سید رزق اللہ فضولی رضی اللہ عنہ

آپ علوم ظاہری و باطنی سے ماہر تھے اپنے پدر بزرگوار حضرت خواجہ سید دریا سعید قدس سرہ سے بیعت ہو کر خرقہ خلافت و جانشینی سے بہرہ اندوز ہوے کیفیت آپ کے سخاوت کی یہ تھی کہ اپنے مہمانون سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آکر انکے ساتھ طرح بطرح کے سلوک فرمایا کرتے تھے

ایکمرتبہ دس بجے شب مین چند مہمان آپ کے دولت خانہ پر آگئے اتفاقاً اسوقت صرف اتنا ہی کھانا موجود تھا جو کہ آپ کے اہل وعیال پر کفایت کرسکتا تھا اور مہمانون کیواسطے کھانا تیار کرنیکی کوشش مین بہت کچھ کمی ہوتی مگر اشیاء کھانا نہ فرماسکے مجبوراً طعام موجودہ کو مہمانونکے نزدیک لیجاکر رومال ڈھانپ کر فرمایا کہ کھانا تناول کرو اور خود بھی شریک ہوگئے قدرت خدا سے اس طعام مین اسقدر برکت ہوئی کہ جسقدر مہمان تھے وہ آسودہ ہوگئے اور آپ کے اہل وعیال پر بھی وہ کھانا کفایت کرگیا صبح کے وقت ان مین سے ایک شخص نے اپنی غربت کا اظہار کرکے زرکثیر کا خواستگار ہوا مکان پر تشریف لیگئے مگر کچھ خزانہ جواہرات کو نپایا اسکی مفلسی کا خیال فرماکر آبدیدہ ہوے اور ارشاد فرمایا کہ جہانتک ممکن ہوا ایکدانے کا ٹکڑا تلاش کرلا اسکو اسوقت کوشش بلیغ سے سوا سیر کا ایک گولہ مس دستیاب ہوا وہ لاکر آپ کیخدمت شریف مین اسنے پیش کردیا آپ نے اسپر درود شریف پڑھ کر دم کیا وہ تانبا فوراً سونا ہوگیا اور سائل کو آپ نے دیدیا وہ سب کے سب مہمان آپ کی یہ کرامت دیکھکر حلقہ بیعت مین داخل ہوگئے اور تاریخ یکم رمضان المبارک ۹۸۵ھ کو آپ راہی ملک بقا ہوے انا للہ وانا الیہ راجعون مزار فائض الانوار باغ داوے میان مین ہے

ذکر آفتاب ولایت حضرت خواجہ مخدوم سید عبداللہ ملقب بہ فیروز علی فیضوری رحمۃ اللہ علیہ

آپکا اسم گرامی سید عبداللہ اور لقب فیروز علی تھا آپ نے اپنا جانشین اپنے خلف حضرت خواجہ سید محمد سلیمان کو فرمایا المختصر زہد واتقا مین عدیم المثال تھے ہزارہا کی تعداد مین آپ کے خلیفہ ومریدین تھے آپ کے نظر رحمت مین جمالی وجلالی اثرات تھے کیونکہ جس حجر النسانی پر آپکی نظر پڑتی تھی اسمین لال ولایت بے بہا پیدا ہوجاتا تھا اور جس گستاخ وبے ادب پر آپ جلالی کی کرنین مبذول فرماتے تھے تو اسکے منصب ولایت کو خاکستر کرکے اسرار باطنی سے بے بہرہ فرما دیتے تھے یعنی اُوس کی کیفیات کو سلب فرمالیتے تھے ۱۲ محرم الحرام ۹۹۹ھ مین آپ کی وفات ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون

ذکر حضرت خواجہ مولانا مولوی محمد سلیمان فضلوی المدتر قدس سرہ

آپکا نام نامی حضرت خواجہ مولوی محمد سلیمان اور لقب شاہ محمد چاند تھا بہت بڑے اچھے صاحب کشف و کرامات گذرے آپنے اپنا قایم مقام و جانشین اپنے نور الابصار مولانا مولوی سید عبد الحمید صاحب کو کیا جسوقت آپکا وصال ہوا تو تلوفین آپکے لب مقدس جنبش کرتے رہے اور بوقت غسل آپکے جسد اطہر سے ایسی خوشبو پیدا ہوئی کہ جس سے لوگونکے دماغ معطر ہوگئے اور بوقت شب بارہ بجے جسوقت قبر مین آپکو رکھے گئے اور حضرات موجودہ نے آپکے چہرہ منور سے کفن کو ہٹایا تو تمام قبر مبارک روشن ہوگئی ان واقعات پر عوام الناس کو سخت حیرت پیدا ہوئی انھون نے اکثر بزرگون سے اس واقعہ کا اظہار کرکے روز کو دریافت کیا انحضرات نے فرمایا کہ جو صاحبان نسبت اندھیری رمین نوافل کو ادا فرماکر اپنی نسبت کو سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قوی فرماتے ہین انکی مزارین تا قیامت یون ہی منور رہین گی اور یہ واقعہ وصال بروز جمعہ ۱۳ شہر رجب المرجب سنہ ۱۰۸۵ ہجری کو گذرا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ذکر حضرت مخدوم خواجہ مولانا سید محمد عبد الحمید الملقب شاہ محمد فضلوی قدس سرہ

آپ ہمیشہ نماز تہجد مسجد دریای لین پر تشریف لیجاکر ادا فرمایا کرتے تھے اور نماز تہجد کے بعد شغل سلطان الاذکار مین مشغول ہوکر محو در محو ذکر الہی ہوا کرتے تھے اتفاقا دریا پار سے چند دزد آئے اور انھون نے قصبہ مکن پور مین آپکے ہمسایہ کے یہان نقب زنی کرکے بہت کچھ زر و جواہر و مال و دولت حاصل کیا اور جلدی دریای مذکور پر پہونچکر مسجد مین مستغرق بذکر آپکو پاکر مارنا چاہا مگر قدرت حق مطلق نے یہ شگوفہ کھلایا کہ جسوقت وہ سارق بے توفیق آپکے قریب پہونچے معاً نابینا ہوگئے اور بہت کچھ کوشان رہے کہ ندی کے پار گذر جائین مگر کسی عنوان سے نہ جاسکے اور اسی حالت مین صبح ہوگئی اور جب آپنے نماز فجر ادا فرماچکے تو وہ چور آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور کلہم زر و جواہر کو پیش کرکے ضیاء چشم کے خواہشمند ہوئے حضور قدس سرہ نے فرمایا کہ اول تو تم لوگ تائب ہو کہ پھر کبھی ایسا کام نہ کرنا دوسرے اس تمام مال و متاع کو جسکا ہو اسکو پہونچا کر معذرت کرکے معافی چاہو غرض کہ جیسا آپنے ارشاد کیا اسپر اُن لوگون نے عمل درآمد کیا بعدہٗ لعاب دہن حضرت نے انکی چشمونمین لگاکر فرمایا کہ آنکھون کو کھولدو پس جسوقت آنکھین ان لوگون نے کھولین روشنی پیدا ہوگئی اور یہ کرامات آپکے دیکھکر دو شخص جو کہ انمین ہندو تھے وہ مسلمان ہوگئے ۱۲ شوال المکرم سنہ ۱۰۶۹ ہجری مین آپ اہی ملک بقا ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ذکر حضرت خواجہ سید شاہ محمد عبد السبحان الملقب شاعیا قصوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ جانشین و قایم مقام اپنے والد ماجد حضرت مولانا خواجہ سید محمد عبد الحمید قدس رحمہ کے تھے آپ ہمیشہ قایم اللیل و صایم الدہر رہنے کے علاوہ کثرت سے درود خوانی فرمایا کرتے تھے کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دن خواب مین حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگئے اور حضرت سرکار عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ درگاہ رفیع الدرجات سے تجھکو وہ رتبہ عنایت ہوا ہے کہ کل بروز حشر الہ العالمین تیری سفارش سے میری کئی ہزار امت کو دوزخ سے نجات بخشکر جنت مین داخل کریگا اور یہ فرمانیکے بعد حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ہم بغل ہوکر خوب ہی دبوچا کہ معاً آپ کی آنکھ کھل گئی اور بیدار ہوگئے تو حجرہ شریف مین روشنی کو پایا اور خوشبو بھی اسقدر تھی کہ ایک ہفتہ تک مخلوق خدا کا تانتا لگا رہا اور حجرہ شریف مین حاضر ہوکر اپنے دامنون کو معطر کرتے رہے اور حضرت موصوف کے جسد اطہر سے تمام عمر خوشبو زایل نہین ہوئی بلکہ جو آپسے مصافحہ کرتا تھا اسکے ہاتھونمین چند منٹ تک گلاب کی خوشبو پیدا رہتی تھی اور آپنے تاج سجادہ نشینی سے اپنی خلف حضرت مولوی خواجہ سید شاہ عبد القدوس کے فرق مقدس کو مزین فرماکر اپنا قایم مقام فرمایا اور ۲۵ ذوی الحجہ ۱۰۹۵ ہجری کو وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ذکر عمدۃ المتقین حضرت مخدوم خواجہ مولانا محمد عبد القدوس قصوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولوی سید شاہ محمد عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ بعد نماز تہجد معہ مریدین و معتقدین علاوہ دیگر شغل اشغال کے حلقہ بالجہر فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ برسکال کا زمانہ تھا اور شمع ٹھنڈی ہوگئی اور دھوان دھار تاریک سے حاضرین جلسہ کو تردد پیدا ہوا انحضرات کی پریشانی پر آپنے تبسم فرمایا حجرہ کے اندر لوگون کی نظر وہین ایک مہتاب دیکھنے مین آیا اور فوراً روشنی پھیل گئی اور حاضران وقت کے تردد کا دفعیہ ہوگیا اور کشف آپکا اس بات پر پہونچا ہوا تھا کہ حاجتمندان کے اسرارات مخفی کا اظہار فرمادیا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص آپ کی خدمت مین آیا اور یہ خیال لیکر لایا کہ اگر آپ طبیب باطنی ہونگے تو کوئی نسخہ معقول ترکیب و تنقیہ قلب کے واسطے مرحمت فرمائینگے آپ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا کہ اے عزیز لا الہ کی قلب مین جاروب کشی کرکے الا اللہ کے پانی کا چھڑکاؤ کرنیکے بعد محمد رسول اللہ یعنی سراجا منیرا کا چراغ دلمین روشن کر

انشاء اللہ العزیز بہت جلد تزکیہ وتنقیہ قلب حاصل ہو جائے گا وہ سنکر اپنے خیال آزمائش پر بہت شرمندہ
ہوا اور معذرت کرکے آپ سے بیعت ہوکر ہمیشہ خدمت مبارک میں رہکر سعادت دارین حاصل کرتا رہتا تھا
مولانا موصوف کے تین صاحبزادے تھے شاہ سید محمد رحمت اللہ وسید محمد اسمٰعیل وسید شاہ بانہ میان لیکن
آپنے اپنے بڑے صاحبزادے سید شاہ محمد رحمت اللہ میان جو کہ علوم ظاہری وباطنی مین ماہر تھے ان کو اپنا
جانشین وقایم مقام فرمایا اور اپنے دونون صاحبزادے ونیز خلفاء کرمین سے ارشاد فرمایا کہ تم سب لوگ
میرے تو نگاہ محمد رحمت اللہ کو بجائے میرے تصور کرنا اور جو مرحلے درپیش ہون وہ انکے جانب رجوع کرنا
انشاء اللہ العزیز انکی عقدہ کشایان ہوتی رہین گی اور لقبہ مین جسطرح کہ آپ تمہارے تلقین وتعلیم کرتا ہون
بعد وصال کے بھی تصدیق آقائے نامدار حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب مدار رضی اللہ عنہ
کے تم لوگ میری روحانیت سے مستمند ہوتے رہوگے۔ بعدہ بتاریخ ۱۶ شوال المکرم بروز جمعہ ۱۱۷۵ ہجری مین آپنے
دار نا پائدار کو ترک فرماکر راہی ملک بقا ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔
اور آپکے مریدین خلفاء اولاد امجاد قدوسیہ خاندان کے لقب سے مشہور ہوگئے۔

ذکر مخدوم خواجہ سید شاہ محمد رحمت اللہ فضوی القدسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بہت بڑے صاحب کشف وکرامات تھے کثرت سے آپ کی خدمت عالی مین عقیمہ عورتین
حاضر ہوکر صاحب اولاد ہونے کے واسطے دعا کی متمنی ہوتی تھین آپ انکو نوشتہ تعویز اسم ذات کے تحریر
فرماکر عنایت کرتے تھے اور ہر مہینہ کی سترہ تاریخ کو تانبے پانی مین گھولکر پینے کا حکم دیتے تھے قاضی الحاجات
ان بانجھ عورات کو صاحب اولاد فرمادیا کرتا تھا۔ ایک روز آپکے صاحبزادے سید شاہ محمد عظمت اللہ
آپ کی خدمت شریف مین مغموم خاطر بیٹھے ہوئے تھے انکو دیکھکر آپنے ارشاد فرمایا کہ اے نور نظر کیا منقطع
نسل کے صدمہ نے غنچہ خاطر کو مرجھا رکھا ہے عرض کیا کہ میری بدنصیبی کا باعث ہے کیونکہ حضور مین ہزارہا
مخلوق متمنای نہال نسل لیکر حاضر ہوتی ہے اور انکے حدیقہ امید کو ببرکت حضور باغبان حقیقی بار ور کرکے
انکے غنچہ خاطر کو شگفتہ فرماتا ہے اور حیف کہ کفش بردار محروم ہے یہ ان جملون درد آمیز کا اثر آپکے قلب
مبارک پر کچھ ایسا ہوا کہ فوراً آبدیدہ ہوکر سربسجود ہوگئے اور تین شبانہ روز سجدہ سے سر نہین اٹھایا دریائے رحمت الٰہی
جوش زن ہوا اور ہاتف غیب نے ندا دی کہ اے سید سر اٹھا تیری عجز وانکساری بارگاہ مجیب الدعوات مین

قبول ہوئے اور باران رحمت الٰہی تیرے نور نظر کے بحر امید پر برس کر صدف بقائے نسل مین ایک ایسا گوہر بیبہا پیدا فرمائیگا جو کہ اپنی چمک دمک ظاہری باطنی کے باعث زینت بخش تاج ولایت ہوگا یہ مژدہ فرحت افزا سنکر خوشی خاطر سجدہ سے سر اٹھایا اور اپنے خلف خوش نصیب کو صاحب اولاد ہونیکے خوشخبری سناکر مسرور کیا چنانچہ ہی کے حالت حیات مین آپکے بڑے صاحبزادے حضرت سیدہ شاہ محمد عظمت اللہ کے سیدہ شاہ چاندماری میان تولد ہوئے اور حضرت خواجہ سیدہ شاہ محمد رحمت اللہ میان کے چار صاحبزادے تھے حضرت محمد عظمت اللہ سید شاہ محمد دلاد سیدہ شاہ محمد معظم و سید شاہ امام بخش عرف چھوٹے میان مگر آپنے اپنا جانشین سیدہ شاہ محمد عظمت اللہ کو فرمایا اور بتاریخ دوم محرم الحرام سنہ ۱۱۹۹ ہجری کو وصال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ذکر حضرت مخدوم خواجہ سید شاہ محمد عظمت اللہ فنصوری القدسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ہمیشہ صایم الدہر و قایم اللیل رہا کرتے تھے عبادت و ریاض مین عدیم المثال تھے اور بمہ فضلین آپ سیف زبان مشہور تھے کیونکہ جو کچھ آپ کے لسان مبارک سے نکلجاتا تھا وہ ہو کر ہی رہتا تھا ہیبت و جلالت کی وجہ سے حاضرین خدمت کی جسم مین لرزہ پیدا ہو جاتا تھا اور یہ آپکی انتہائی زہد و اتقا کا سبب بقولہ تعالے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ۔ ہر کہ ترسد از حق و تقوے گزید ۔ ترسد از وے جن و انس ہر کہ دید ۔ آپ کی نظر توجہ اپنے خلف سیدہ شاہ چاندماری میان پر ابتدا ہی سے مبذول تھی ستر دین شریف کا طبسہ خانقاہ شریف مین منعقد فرماکر اپنے تمام خلفا و مریدین و عزیز و اقارب کے روبرو اپنے صاحبزادے موصوف کی فرق کو جمیع طرائق کا تاج جو کہ بدیع الحق والدین حضرت سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ سے یکے بعد دیگر منتقل ہو کر آپ تک پہونچا تھا اس سے مزین کر کے اپنا قایم مقام و جانشین فرمایا اور مبیں تاریخ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۴ ہجری مین وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؛

ذکر حضرت خواجہ سید شاہ چاندماری فنصوری القدسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حسن و جمال مین عدیم المثال تھی اسیوجہ سے آپکا اسم گرامی سید شاہ چاندماری رکھا گیا تھا کیفیت یہ تھی کہ جس کوچہ و گلی سے آپکا گذر ہوتا تھا عورات کو ٹھونسے آپکا جمال کا نظارہ قصداً کھڑے ہو کر کرتی تھین مگر آپ ہمیشہ اپنی نظر کو نیچی رکھتے تھے اور جیسا کہ آپ کو حسن ظاہری مین کمال حاصل تھا ویسا ہی جمال

سرارات باطنی مین بہرہ وافی اور بخرہ کافی درگاہ رب العزت سے نصیب تھا اور چند صاحبزادے آپکے تھے مولانا
لوی سید شاہ عبدالسبحان محدث و سید محمد سلطان و شاہ محمد علی اور ایک دختر نی بی صاحبہ مگر سجاد کی سکا شرف اپنے
ے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمد عبدالسبحان محدث کو عنایت فرماکر آپنے اپنا قایم مقام فرمایا اور بتاریخ چودہ
ج الاخر ۱۲۹۸ھ ہجری کو وصال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ذکر حضرت مخدوم خواجہ مولوی سید شاہ محمد عبدالسبحان محدث پھلواروی قدس سرہ اوسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ہمیشہ نماز تہجد و اشغال واذکار ادا فرمانیکے بعد تا نماز فجر احادیث بکثرت زیر پڑھا کرتے تھے اور نماز فجر پڑھکر
بگرا وقات سے فراغ حاصل فرماکر خانقاہ عالیجاہ کی زیارت کرکے نماز اشراق پڑھتے تھے اور تا نماز چاشت مخلوق
علا کا ہر چہار جانب سے تانتا لگا رہتا تھا اور وہ آآکر اپنی حاجتون کو پیش کرتے تھے اور تا نماز کسی کو تعویز اور کسی کو گنڈا
نایت فرماتے تھے اور کسی کیلئے دعائے خیر فرماتے تھے الہ العالمین انلوگون کو آپکی برکت دعا بامراد فرماتا تھا
ور نماز چاشت پڑھکر آپ خانگی معاملات مین مشغول ہوتے تھے مگر مضمون آپکا ہمہ وقت دست بکار و دل بیار رہتا تھا اور آپنے
لباس فاخرہ جانشینی کا اپنے فرزند حضرت مولانا مولوی سید شاہ خوشوقت علی کے زیب بدن فرماکر بتاریخ ۲۷
محرم الحرام ۱۳۳۳ھ کو وفات فرمائی مزار شریف آپکا باغ دادے میان مین ہے۔

ذکر عمدۃ الاطبا آگاہ رموز خفی و جلی حضرت مولانا مولوی سید شاہ خوشوقت علی فیضوری قدس سرہ اوسی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا موصوف فقیر کے پدر بزرگوار تھے آپکے واقعات صغر سنی حضرت مولانا مولوی شاہ نثار علی صاحب سے مسموع
ہوے کہ آپ بسہ سال مین ہونیپر حضرت مولانا مولوی محمد شکر اللہ صاحب سے درس و تدریس سے فراغ حاصل فرماکر کتاب مسلوبہ کو دوبارہ
ملاحظہ نہین فرماتے تھے اور علاوہ اپنے سبق کے تمام مدرسے کے طالب علمون کا درس ذہن نشین فرمالیتے تھے اور آپکی اس
ذہانت پر آپکے استاد موصوف و دیگر سامعین تعجب کرتے تھے مگر یہ اثر لمضمون الولد سر لابیہ حضرت جدامجد و دادی صاحبہ
سیدہ بنت فاطمہ جو کہ علوم ظاہری و باطنی سے مالامال تھین انکا تھا کیونکہ جب مولف ہمراہی عزیزی منشی کرامت حسین کی جناب دادی
مولوی محمد عبدالہادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب انوار سہیلی و پنج گنج پڑھتا تھا تو اسی زمانہ مین جناب مولانا محمد خضر نور اللہ مرقدہ
سے سبق پنج رقعہ و مینا بازار کا بھی جاری تھا تو مولانا ممدوح چونکہ فقیر کے بزرگوار دمنین تھے اسلئے فرماتے تھے کہ
مین جس زمانہ مین گلستان و بوستان پڑھتا تھا تو اکثر جب سبق یاد نہین ہوتا تھا تو تمہاری دادی صاحبہ سے کتب مذکورہ

کے مطالب و معنی کو ذہن نشین کیا کرتا تھا الحاصل جسکے والدین بحمد اللہ تعالی علوم ظاہری باطنی سے شاد کام
قلب و دماغ معطر فرما چکے تو ان کی اولاد امجاد مین بمطابق الصحت موثر اس قسم کے اثرات پیدا ہونا محل تعجب
نہین علاوہ ازین جناب قبلہ مخدوم پدر بزرگوار قدس سرہ العزیز پر اعلحضرت جناب مولوی سید شاہ جراب علی صاحب
کی بھی توجہ مبذول رہتی تھی اور انسے بھی آپکا درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا اور وہ نہایت شفقت و مہربانی
سے بوجہ ہونے نواسے کے پڑھاتے تھے ۔ ۵ ۔

علم را ہر گز نیابی تا نباشد شش خصال	شوق و افر فہم کامل جمع خاطر عمل حال
شفقتِ استاد باید ہم سبق خوانی مدام	لفظ را تحقیق خوانی تا شوی صاحب کمال

الغرض جب آپنے علوم ظاہری سے فراغ حاصل فرمالیا بعدہ علم باطن کا اشتیاق دامنگیر ہوا پس وہ سراج
منیر اکی روشنی جو کہ جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے منتقل ہو کر سرتاج اولیاء کبار حضرت قطب الاقطاب قطب ربانی
رضی اللہ عنہ کو پہونچکر یکے بعد دیگر حضرت جدامجد مولوی سید شاہ عبد السبحان محدث قدس سرہ تک پہونچی تھی اُس نے
اپنے فانوس قلب کو حضرت والد ماجد مرحوم سے روشن کر کے اپنی نسبت کو حضرت سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے قوی فرمایا اور ایک عرصہ کثیر تک سلوک کیجالت طاری رہی مگر کچھ زمانہ کے بعد حضرت یتیم
علی شاہ ملنگ کی توجہ پڑنے سے کیفیت مجذوبانہ ہوگئی گویا وہ سونے پر سہاگہ کا کام کر گئی اور بستی سے وحشت و جنگل و قبرستان
کی کچھ ایسی آب ہوا مرغوب خاطر ہوئی کہ موسم بہار و برشکال وغیرہ مین اپنے اوقات کو اکثر دمن بسر فرمانے لگے اور اگر مکان مابستی
مین تھی تشریف لائے تو کبھی گویا اور کبھی خاموش رہے آخر الامر یہ حالت ہوگئی نیم شب تک ہمکو کون کی سرہانی زمین مین
بخشی ہوئی تھی بعدہ گوشہ عافیت مین تشریف لیجا کر راز و نیاز باری تعالی کی مزے حاصل فرما کر تقبہ شب کو بسر فرماتے تھے حتی کہ کشف و کرامات ظہور مین

اور اکثر حضرات مسافات دور و دراز سے طے کر کے خدمت شریف مین حاضر ہو کر آپکے کان فیوض سے گوہر
مراد چنکر دامن مقاصد کو پر کر کے اپنے اپنے قصبات و دیہات وغیرہ مین تعریف کرتے ہوے واپس ہونے
لگے اور آپکے بزرگی و صاحب نسبت ہونیکا ہر شخص سے اظہار کرنے لگے ! الحاصل یکمرتبہ کا واقعہ ہے کہ برسات
مین ایک مہینہ بارش ہو کر موقوف ہوگئی اور سرسبز شاداب زراعت باد گرما کے جھونکونسے کملانے لگے اور
عجیب و غریب مخلوق خدا مین بیچینی کا بازار گرما ہوگیا اور باران رحمت کے بارش ہونے کے لئے ہر شخص درگاہ
قاضی الحاجات مین دست بدعا ہوا مگر جب ان دعاؤنکا کچھ اثر کارگر نہوا تو اکثر حضرات پدر بزرگوار قدس سرہ
کیخدمت شریف مین حاضر ہو کر بارش کے لئے دعا کے خواہشمند ہونے لگے حتی کہ ایک روز حضرت سید

شاہ محمد نور اللہ مرقدہ بھرائی چند اشخاص جناب الد ماجد مرحوم کے پاس تشریف لائے اور اتفاقات گشت
عینی مخلوق کا اظہار فرمانے کے بعد بارش ہونے کیواسطے مناجات کے خواہشمند ہوئے قبلہ والد مرحوم
غصہ مین آکر فرمانے لگے کہ اچھا ایسا پانی برسے گا کہ بجائے رحمت کے زحمت کے آثار نمودار ہونگے
قدرت خدا سے ابر عالم گیر ہوکر بارش ہونا شروع ہوا کہ ایک ہفتہ تک لوگونکی آنکھین خورشید فلک کی
زیارت کو ترساکین اور بکثرت مکانات قصبہ مکن پور شریف و نیز دیگر شہر قصبات کے منہدم ہونے لگے پس
حضرت قبلہ مامون شاہ صاحب موصوف کو حملہ بجاسے رحمت کے رحمت کا جو کہ حضرت پدر بزرگوار مرحوم
نے فرمایا تھا یاد آگیا اور دوبارہ حضرت والد ماجد مرحوم کی خدمت مین تشریف لاکر بارش کی زیادتی موقوف
ہوکر حسب خواہش ہونیکو اسطے تمناے دلی کو پیش کیا مگر حضرت والد صاحب نے باصرار تمام صحن خانہ
مین جاکر کشف الدجے بجمالہ پڑھ پڑھکر بجانب آسمان دم کرنا شروع کیا پس پانی برسنا موقوف ہوگیا اور اس سال
ہر قسم پیداوار بکثرت پیدا ہوا۔ اور جناب مولانا مولوی شاہ نثار علی صاحب مدظلہ نے ایک واقعہ جو کہ انکے اوپر خود گذرا
تھا وہ فقیر سے بیان فرمایا اور کتاب مین مندرج کرنیکو مجبور کیا چنانچہ وہ مرقوم ذیل ہے۔ مولانا موصوف نے
فرمایا کہ جس زمانہ مین قصبہ شیولی مین مدرس تھا تو بوجہ خارشت سخت پریشانی کا مجھکو سامنا درپیش تھا۔
بہت کچھ علاج کیا مگر مشیت ایزدی سے کوئی دوا اور دعا اثر بخش نہ ہوئی آخر الامر درگاہ عالیجاہ حضرت شہنشاہ
زندہ شاہ مدار قدس سرہ العزیز مین رجوع کیا اسی شب مین بحالت خواب قصبہ مکن پور دار النور مین
گذر ہوا اور مولوی سید شاہ جوشوقت علے قدس سرہ العزیز سے ملاقات ہوئی اور انہون نے میری کیفیت
کو دریافت فرمایا مین نے خارشت کی پریشانیکو ظاہر کیا انھون نے کچھ پڑھکر مجھپر دم کیا اور اپنے دونون ہاتھ
ملکر فرمایا کہ جاؤ جب مین صبح کو بیدار ہوا تو طبیعت کو بہت لبشاش پایا اور قاسم علیخان سے مینے اپنے واقعہ
خواب کو ظاہر کیا پس انھون نے فرمایا کہ بحمد اللہ اب صحت ہو جائے گی چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ اسیروز مجھ صحت
ہوگئی۔ الغرض ایکمرتبہ حضرت قبلہ والد ماجد مولوی سید شاہ جوشوقت علیصاحب کی شکم مبارکمین شدت سے درد پیدا ہوا
اور درد کیوجہ سے گھبرا گئے اور فرمانے لگے کہ اب میرے انتقال کا وقت قریب آگیا اور تو اپنے بھائیون کے سرپرست
شفقت رکھنا اور اپنی والدہ کیخدمت سے کبھی باہر نہ ہونا انشاء اللہ تعالی اس کا تجھکو درگاہ رب العزت سے اجر عظیم
حاصل ہوگا اور مین وداع سے پہلے مامون سید شاہ محمد نور اللہ مرقدہ پیرداب رہے تھے اسی اثنا مین تھوڑا سا
سفوف بتاشونکے اندر رکھکر حضرت مامونصاحب موصوف نے والد صاحب کو کھلایا درد موقوف ہوگیا

اور حضرت والد صاحب مرحوم نے ایک تماشہ مین زبان مبارک لگاکر مجھکو دیکر ارشاد فرمایا کہ اسکو کھا جا
اور اسکے بعد طریقہ عالیہ مداریہ کے نعمات جو کہ حضرت قبلہ مخدوم والد صاحب کو پہونچے تھے انکو مرحمت فرماکر
خادم کو اپنا قایم مقام کرکے اجازت بیعت کرنیکی عطا فرمائی اور ایک طریقہ یٰسین شریف کا جو کہ عطیہ دادہ
صاحبہ مرحومہ کا تہا اسکو بھی سمجھا یا مگر جب میری سمجھ مین نہ آیا تو ارشاد فرمایا کہ تینے اسکو مولوی شاکر علی
صاحب کو بتایا ہے انسے درست کرلینا چنانچہ وہ مولانا موصوف نے یٰسین شریف کا طریقہ عطا
فرماکر اسکے نکات سے ماہر کردیا اور حضرت والد صاحب مرحوم نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ جب تیرے پھوپا
حضرت سراج العارفین مولانا حکیم سید شاہ شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ اودیپور سے تشریف لائین تو
انسے بھی مستمند ہونا لہذا فقیر بحسب الحکم جب پھوپا ممدوح تشریف لائے تو انسے بھی معہ چند احباب کے
مستفیض ہوا غرضیکہ حضرت پدر بزرگوار کے درد شکم تو اسوقت موقوف ہوگیا تھا لیکن چند روز کے بعد
۲۷ ماہ رجب المرجب ۱۳۳۴ھ کو شب مین مکان سے چلے گئے خیال یہ ہوا کہ اطراف مین شاگرد و
مریدین و معتقدین تھے اور گاہ بگاہ وہان تشریف لیجایا کرتے تھے تو وہین گئے ہونگے مگر یہ خیال غلط
ہوا کیونکہ چند یوم کے بعد معلوم ہوا کہ ان مواضعات مین نہین ہین تشویش دامن گیر ہوئی اور کئی حضرات
اطراف و جوانب مین تلاش کو نکلے اور فقیر بھی بہمراہی سلو خان موضع میان گنج و مڑہر پور درگیر ہوتا
قنوج شاہ عبداللہ جنون کے پاس کہ جن سے میرے والد مرحوم سے بہت بڑا دوستانہ تھا۔ پہونچا معلوم
ہوا کہ یہان بھی تشریف نہین لائے یہین سخت صدمہ گذرا اور بدقت تمام اسٹیشن پر جاکر ریل سے اترکر
پہونچکر مکان پر گیا دوسرے روز برادر عزیز سید اشتیاق احمد صاحب جو کہ معہ چند اشخاص کے اطراف
تردہ کلان مین گئے تھے انھون نے یہ خبر وحشت اثر آکر سنائی کہ ٹہٹیا کے قریب لوگون نے بیان کیا
کہ اس جنگل مین ایک شخص کو بھیڑیون نے پھاڑکر شکار کیا۔ تلاش سے صرف ایک دانت اور چند رزہ
ہڈی کے دستیاب ہوئے وہ لاکر برادر موصوف نے دیئے انکو پدر بزرگوار قدس سرہ کے تصور کرکے
باغ دادے میان مین جہانپر میرے دادا صاحب و دادی صاحبہ کے مزار مبارک تھے انکے درمیان دفن کردیئے
تاریخ سوم شعبان المعظم ۱۳۳۴ھ کو یہ واقعہ حیرت افزا گذرا انا للہ وانا الیہ راجعون۔
اور آجتک کوئی پتہ ٹھیک آپکا معلوم نہین ہوا مگر صرف صوفی سید شاہ علی حسن عرف صدر اعلی
مدظلہ نے ایکمرتبہ مجھسے رو برو چند حضرات کے فرمایا کہ قصبہ سادھوڑا ریاست گوالیار مین مینے اسٹیشن کے

نزیت دیکھا کہ ریل سے مولوی سید شاہ خوشوقت علی نور اللہ مرقدہ اتر کر میری قریب تشریف لائے مینے فوراً کھڑے
ہو کر اپنے پاس بٹھالیا اور کچھ مٹھائی جو کہ میرے پاس تھی وہ مینے خدمت مین پیش کردی انھون نے فرمایا کہ
آپ کھائیے ہون تو لاؤ پس مینے اپنے صاحبزادے سید غلام مدار سے کہا کہ بہت جلد جاکر تخم دلاؤ یہ مولوی سید شاہ
خوشوقت علی ہین یہ سنکر مولانا موصوف چلدیئے اور چند قدم چلکر نظرون سے غائب ہوگئے اور مجھکو انکے دیکھنی
کی جرأت نہ ہوئی پس اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ کو جناب مظہر شاہ الیاس صاحب بگرامی و سید احمد پیارے وغیرہ ہنوز حیات ہین اور اعظم گڈھ کی علاقہ مین کلوا بن مین جو راستہ بھٹک جاتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ کلوا بن کی راہ بھولی بھٹکے کو راستہ بتاؤ پس اسکی حضرت سید احمد بادیہ پیا تشریف لاکر رہبری فرماتے ہین اور ہان آپکا لوشہید کرکے مشہور ہین پس یقیناً حضرت پدر بزرگوار کا انھین حضرات کے زمرہ مین شمول ہوگیا اور یہ صوفی سید شاہ صدر علیصاحب کا واقعہ چشم دید مرقوم الصدر سے پتہ چلتا ہے اور حق تو یہ ہے کہ حضرات اولیاے عظام کے عجیب و غریب واقعات ہین کہ جنمین چون وچرا کی گنجایش نہین ذکر حضرت مقتدائے زمن محبوب غفور خواجہ سید شاہ

ذکر حضرت مقتدائے زمن محبوب رب غفور خواجہ سید شاہ ابوالحسن طیفور قدس سرہ

آپ حضرات خواجہ سید شاہ ابو محمد ارغون رحمۃ اللہ علیہ کے برادر خورد حقیقی ہین اسم مبارک آپکا سید شاہ ابوالحسن اور لقب طیفور ہے اور طیفور کبوتر تیز پرواز کو کہتے ہین جسکی پرواز بہت بلند ہوتی ہے اسوجہ سے حضرت شہنشاہ ولایت سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ نے خواجہ سید شاہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کا لقب طیفور رکھا کیونکہ یہ منازل سلوک بہت جلد جلد طے کرتے تھے اور تقوی وطہارت اور عبادت و ریاض مین عدیم المثال تھے اور باضت و مجاہدہ مین انھون نے اپنے عمر کو بسر کردیا تھا ایکمرتبہ قحط پڑا اور عنان صبر و شکیبائی مخلوق خدا کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور صعوبت فقر و فاقہ کیوجہ سے بہت سے مخلوق دیگر ممالک مین چلی گئی اور بہت سے لوگ بوجہ گرسنگی کے ہلاک ہوگئے ایک گروہ پریشان و سراسیمہ شور و فغان کرتا ہوا حضرت سید شاہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت شریف مین پہونچا اور عرض کرنے لگا کہ اے محبوب داد رحل عظمتہ اس عذاب مین کہ جسمین ہملوگ مبتلا ہوگئے ہین ہماری آہ و بکا و دعا و نالے دفع نہین ہوتا ہے بطفیل حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ کے تھوڑی توجہ ہملوگون کی حالت زار پر مبذول فرما کر درگاہ مجیب الدعوات مین دعا فرمادیجئی تاکہ اس عذاب علیم سے ہملوگ نجات پاجائین پس حضرت قدس سرہ کو انکے حال زار پر رحم آیا اور صحن مسجد مین تشریف لیجاکر حضوع و خشوع کیساتھ جناب بارگاہ الہی مین

دست بدعا ہوئے آپکی دعا کی برکت سے بفوارہ عالم گیر ہو کر ہر چہار سو برسا اور خشک سالی رفع ہوئی واقعہ دیگر ایکہ
مرتبہ آپ سیر کرتے ہوئے مقام سدہن مین طلوہ گر ہوئے وہان ایک جوگی ہوا مین درمیان زمین و آسمان کے
معلق بیٹھا ہوا نظر آیا اور حضرت ممدوح کی جسوقت اسپر نظر پڑی پس اسکی کیفیت کو آپنے سلب کر لیا اور وہ زمین
پر گر پڑا اور آپسے زبان سنسکرت باتین کرنے لگا آپنے بھی اسی کی زبان مین جواب دیا اور حالانکہ آپ سنسکرت
نہین جانتے تھے وہ یہ کرامت دیکھکر مسلمان ہو گیا الغرض آپکے تصرفات بھی کثرت سے ہین جو کہ
احاطہ تحریر مین نہین آسکتے جو سلسلہ آپسے جاری ہوا وہ بھی خادمان کرکے مشہور ہے قطعہ تاریخ وفات یہ ہے

شہ ابوالحسن شاہ طیفور دلشان	زدنیا چو شد عزم فرمائے عقبےٰ
بگفتا بسال دصالش سروشے	شدہ زیب فرماے فردوس اعلےٰ

گروہ عاشقان حضرت سلطان الاولیا قاضی محمد مظہر رحمتہ اللہ علیہ جاری ہوا

ضیغم بیشۂ ولایت حضرت مولانا مولوی قاضی محمد مظہر قلہ شیر قدس سرہ العزیز خلفائے اجل حضرت
زندہ شاہمدار قدس سرہ سے ہین اور بہت بڑے عالم باعمل کامل واکمل تھے اور معہ کئی سو طلبہ کے
بغرض بحث سرتاج اولیا کبار حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب مدار قدس روحہ کیخدمت
عالیمین حاضر ہو کر مکہفتہ تک بحث کرتے رہے آخر الامر اتفاقا حضرت سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ کے
چہرہ منور سے نقاب اٹھا گیا پس وہ روے انور جو کہ مظہر اتم جمال محمدی کا بن چکا تھا اسکے مشاہدہ سے
قاضی موصوف معہ تلمیذان رشید کے سربسجود ہو کر تین شبانہ روز تک لذات دیدار من رانی فقد
رای الحق کے مزے اٹھاتے رہے اور بعد استغراق وغشی کے معہ شاگردان کے خاندان عالیہ طیفوریہ
مداریہ سے وابستہ ہو کر ممتاز بخلافت ہوئے اور تازیست قصبہ مادر النہر سے مکن پور دارالنور حاضر ہو کر
حضوری سے مستفیض ہوتے رہے اور مودبانہ پا پیادہ رخ مرشد کیجانب کر کے قصبہ مذکور کو واپس
ہوتے رہے اور یہ نعشقانہ اشعار پڑھتے تھے بقول شاعر

یا خواجہ بدیع الدین مستم بہ ہوے تو	سوزم چو پروانہ واللہ برائے تو
شد قابل رحم اکنون این حالت زار من	از عاشق دیوانہ تا چند حیاے تو
از دیدہ منی بینم در سینہ منی یابم	واللہ سواے تو با اللہ سواے تو

از ناز بری یا وز عشوه دلا دہ نے	چشم تو کند بجیوا ے بان تضاے تو
بر درگہ تو خواجہ افتادہ ٹل مخزون	باشد زودرت یا بہ انعام گدا ے تو

اور کبھی یون بھی کہتے تھے ؎

اے تو اے آرام جا ہم زندگانی مشکل است — بے تماشا ے جمالت کامرانی مشکل است

کبھی عشق و محبت کا تازیانہ کھاکر یون زبان حال سے کہتے تھے رباعی

تا مرد بہ تیغ عشق بے سر نشود	در مذہب عاشقان مطہر نہ شود
ہم عشق طلب کنی و ہم سر خواہی	آرے خواہی ولے میسر نشود

بس بدیوخہ حضرت قاضی ممدوح نے مرشد کے حضور سے خطاب عاشقان پایا اور تاہنوز معہ وابستگان خطاب عاشقان سے مشہور ہین کیونکہ منجملہ اور خلفا کے حضرت مولانا قاضی محمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قاضی حمید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا جانشین کیا اور انکے قایم مقام حضرت شاہ محمد راجی قدس سرہ ہوے اور حضرت شاہ محمد راجی نور اللہ مرقدہ کے جانشین حضرت شاہ عبد الغفور عرف باباکیو گوالیری ہوئے حضرت شاہ عبد الغفور عرف باکپور رحمۃ اللہ علیہ شہر کالپی کے باشندے تھے اور بفجواے السفر وسیلۃ الظفر مرشد کے ملاش مین مکان سے نکلے تھے درمیان مین شہرہ فیضان وکرامات اور افضال والتفات حضرت خواجہ شاہ محمد راجے قدس سرہ العزیز سنکر آپ کیخدمت شریف مین پہونچے اور اپنی بلند اختری خوش بختی سے وہ ضیاء چمک دمک جو کہ بسمع مداریت سے یکے بادیگرے منتقل ہوکر حضرت شاہ محمد راجی رح تک پہونچی تھی اس سے اپنے فانوس قلب کو منور کرکے خلافت سے بہرہ ور ہونیکے بعد بمنصب جانشینی سے سرفراز ہوئے اور حضرت شاہ عبد الغفور رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسی صاحب نسبت جلیل القدر گذرے کہ آپکے فیوض سے چند چشمہ جاری ہوکر بحمد اللہ تعالے تاہنوز تمام ممالک مین عالم کو سیراب فرما رہے ہین کہ خبکا ذکر مختصر ذیل مین قلمبند ہے مزار شریف آپکا شہر گوالیار مین زیارتگاہ فیض بخش عالم ہے قطعہ تاریخ وصال ہے ؎

رفت از دنیا چو در خلد برین	مست الفت عاشق صادق کپور
سال تاریخ وصال آنجناب	ہست صادق پاک بین عاشق کپور
شاہ عالم کپور مجذوب است	ماہ عالم کپور مجذوب است
سال نقلش کہ احسن وخوب است	گفت ہاتف کپور مجذوب است

حضرت شاہ عبدالغفور قدس سرہ العزیز کے نبیرہ اور خلفائے عظام کے نو خلیفہ جلیل القدر گذرے
کہ جن سے ایک ایک جداگانہ طریقہ نافذ ہو کر جداگانہ انہون سے مشہور ہو گیا تفصیل یہ ہے اول
گروہ عاشقان انام نوروزی دوم گروہ عاشقان سوختہ شاہی سوم گروہ عاشقان کمر بستہ چہارم گروہ عاشقان
لعل شہبازی پنجم گروہ عاشقان باباگوپالی ششم گروہ عاشقان مکھا ہفتم گروہ عاشقان کلامی ہشتم گروہ عاشقان
کمال قادری نہم گروہ عاشقان کریم شاہی پہلا گروہ وہ حضرت شاہ انام نوروز جانشین حضرت خواجہ عبدالغفور
رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوا جو کہ عاشقان انام نوروزی مشہور ہے دوسرا گروہ عاشقان سوختہ شاہی حضرت شاہ عابد قدس
العزیز خلیفہ اجل حضرت شاہ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہے تیسرا گروہ عاشقان کمر بستہ حضرت شاہ عبدالحی عرف عبدالوہاب
الملقب شاہ درگاہی خلیفہ حضرت شاہ عبدالغفور قدس روحہ سے نافذ ہوا جو تھا گروہ
عاشقان لعل شہبازی حضرت خواجہ شاہ امان اللہ ملقب بہ لعل شہبازی خلیفہ حضرت شاہ عبدالغفور
قدس روحہ سے جاری ہے پانچوان گروہ عاشقان باباگوپالی حضرت شاہ باباگوپال خلیفہ حضرت
شاہ عبدالغفور قدس سرہ سے جاری ہوا۔ چھٹا گروہ عاشقان مکھا شاہی حضرت شاہ مکھا ولی
ندیری ریاست حیدرآباد دکنی خلیفہ حضرت شاہ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہے ساتوان
گروہ عاشقان کلامی حضرت شاہ فتان درویش دشاہ معروف کلامی۔ یہ دونون بزرگ حضرت
امام نوروز رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے باوقار سے تھے اور یہ خلیفہ حضرت شاہ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ کے
گروہ عاشقان کلامی حضرت شاہ معروف کلام اور گروہ عاشقان انام نوروزی حضرت شاہ فتان
درویش کہ جنکا مزار مبارک موضع کراولی مین ہے انسے جاری ہوا آٹھوان گروہ عاشقان کمال قادری
حضرت مولانا شاہ محمد کمال الدین قریشی سے نافذ ہوا اول یہ بزرگ خاندان عالیہ قادریہ سے نسبت رکھتے
تھے بعد تمام اپنے تعلقات ترک کر کے حضرت شاہ عبدالغفور قدس روحہ سے بیعت ہوے تھے اور
تھوڑی سے ہی زمانہ مین بنظر توجہ مرشد منصب اکملیت پر ممتاز ہو کر صاحب کشف کرامات ہوے اور
گروہ کمال قادری مشتہر ہونے کا سبب بھی یہ ہے کہ یہ اول خاندان عالیہ قادریہ سے تعلق رکھتے
تھے از کتاب سیر الفقرا در باب ذکر گروہ عاشقان کریم شاہی یہ شعبہ مولانا کریم الدین
خلیفہ اجل حضرت مولانا شاہ کمال الدین قدس سرہ سے منشعب ہے المختصر اگر الخطرات موصوفہ

[1] آپ کا اسم گرامی عبدالحی عرف عبدالوہاب شاہ درگاہی مزار مبارک بکاشہر آگرہ محلہ عالم گنج علی داد سبلانی مین ہے

کے واقعات مشرح قلم بند کئی جائین تو ایک کتاب بگر تیار ہو جائے بنوجہ انھین مختصر واقعات پر اکتفا کیا گیا اور یہ تمام حضرات ممدوح الصاحب تجرید گذرے اور انکے واقعات احمد اختر گرگانی نے کتاب تذکرۃ الفقرا مین تحریر فرمائے ہین علاوہ انحضرات کے جو حضرات گروہ عاشقان سے وابستہ ہو کر صاحب نسبت گذرے ہین انکے بھی واقعات لغرض ملاحظہ شائقین تکملہ ذیل مین مندرج کئے گئے ہین

حضرت بادبہ نوش فخمانہ است میران حاجی لاغر مست رحمۃ اللہ علیہ | یہ مرید و خلیفہ وجانشین حضرت خواجہ سید شاہ محمد عارف عرف سلطان بھرنگ کے ہین اور شجرہ انکا پانچ واسطون سے حضرت مولانا مولوی قاضی محمد مظہر قلہ شبر سے ملتا ہے قطعہ تاریخ وفات یہ ہے ؎

از ین عالم سوے دار البقا رفت — چو حاجی لاغر مست ذی کرامت — زرنے ود در ہاتف گفت سالش — برنیا آشوا ین کرد رحلت

ذکر حاجی مداری شاہ کمریتہ | یہ مرید و خلیفہ سید عنایت کمریتہ کے تھے اور نو واسطون سے حضرت مولانا قاضی محمد مظہر قلہ شبر رحمۃ اللہ علیہ سے ملتی ہین مزار مبارک موضع اورنگ آباد مین ہے ۲۶ رجب المرجب ۱۱۷۲ھ مین وصال ہوا قطعہ تاریخ رحلت یہ ہے ؎

رفت چون ایجان مداری شاہ سوے ملک بقا بحکم الہ — سال نقلش شد از الہام عدن شد منزل مداری شاہ

حضرت قادر علی شاہ شطاری رح | آپ غوث زمانہ تھے مزار شریف پکا شرف آباد مین ہے قطعہ تاریخ وفات آپکی یہ ہے ؎

از ین عالم بحکم حق چو عازم — سوے خلد برین قادر علی شد — بگفتا مصرع تاریخ ہاتف — بجنت جاگزین قادر علی شد

حضرت شاہ چاند نور رحمۃ اللہ علیہ | یہ شاہ چیتن ابدال نور اللہ مرقدہ کے خلفاء باوقار سے ہین اور تکمیل انکی حضرت حاجی لاغر مست رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی مزار شریف انکا ملک پنجاب مقام ٹھٹھنڈ امین ہے۔

حضرت زبانعلی شاہ | خلیفہ فخر علی شاہ کمریتہ کے تھے انکے اور حضرت شاہ عبد الغفور رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان آٹھ واسطون کا فصل ہے مزار شریف انکا قصبہ مکنپور ذالنور مین ہے قطعہ تاریخ وفات یہ ہے ؎ قربان علیشاہ کمریتہ حق آگاہ — راہی سوے فردوس چون زین دار الم شد + سالش شد عیان از القاے الہام + قربان علی جان گزین محل ارم شد

حضرت نابت علیشاہ طبقاتی مداری رح | جنکا مزار شریف بسمبھر ملک میوات مین ہے، انکے مزار پر کثرت سے زوار انکا مجمع رہتا ہے۔

حضرت حیدر علیشاہ طبقاتی مداری رح | یہ بہت بڑے عابد پرہیزگار و صاحب کشف و کرامات گذرے باشندگان ملک پنجاب سے تھے مزار مبارک انکا زیر خامہ مسجد عالمگیری قصبہ مکنپور شریف مین ہے قطعہ تاریخ رحلت انکی یہ ہے

آشنائے قلزم فخر وفنا — حیدر علی شاہ رفت از دار البقا — چون جانب خلد برین

ہاتفِ غیبی بگفتا مصرعہ تاریخ او		شدۂ دنیا اہل باطن این بن رحلت گزین	

ذکر مشائخ جو کہ سلسلہ عالیہ مداریہ مین اپنے پیران عظام سے نعمائے زہد سے

شیخ محب اللہ شاہ الہ آبادی قدس سرہ نے سید محمد قنوجی کو اپنا خلیفہ کیا اور شجرات باقی خلافت دونون انکو عنایت فرمائے منجملہ اور طرائق طریقہ مداریہ عالیہ کا یون شجرہ عطا کیا شاہ محب اللہ الہ آبادی قدس سرہ شاہ موسیٰ خدا داد سے رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبد القادر بیلنی رحمۃ اللہ علیہ شاہ مقیم سرمست معرفت شاہ فتح اللہ حضرت شاہ محمد اسمٰعیل خاکسار رح حضرت شاہ ابو القاسم رح قدوۃ العارفین حضرت قاضی محمد مطہر قلندر رح حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب مدار رضی اللہ عنہ حضرت شیخ عبد اللہ مکی رح شیخ ابو الربیع مقدسی رح شیخ یمن الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ الخ۔

ذکر گروہ طالبان مداری۔ یہ گروہ حضرت شیخ الطریقت برہان الحقیقت خلاصہ درگاہ معبود مولانا مولوی شاہ قاضی سید محمود الملقب بگرگ دانشمند تیغ برہنہ سی نافذ ہوا آپ پیشتر بغرض حصول علم باطن ہمراہی پدر بزرگوار حضرت شیخ ابو الفتح شطار رح کیخدمت مین حاضر ہوے حضرت شیخ موصوف نے ارشاد فرمایا کہ یہ بخت بلند بذات گرامی برہان العاشقین محبوب اصفیا حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ سی مستفیض ہوگا اور اپنی عمر عزیز کو احسن الاذکار و عمدۃ الاشغال مین بسر کرکے منصب خلافت سی ممتاز ہوکر صاحب ارشاد و ہدایت ہوگا الغرض جب حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ قصبہ کنتور مین تشریف لیگئے قاضی موصوف فی حاضر خدمت ہوکر جب آپکا اسم گرامی دریافت کیا حضور نے ارشاد فرمایا کہ بدیع الدین معًا انکو مقولا اپنے پدر بزرگوار کے مرشد حضرت شیخ ابو الفتح شطار رحمۃ اللہ علیہ کا یاد آگیا منعم حقیقی کے انعام کا شکرانہ ادا کیا اور معہ اپنے تلمیذان پرتمیز کے حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ سی بیعت ہوے توجہ مرشد العلم احجاب الاکبر کے پردہ دور ہوکر قاضی صاحب پر عجائبات طبقات ارض و سموات منکشف ہونے لگی اور قاضی ممدوح کا سینہ فیض گنجینہ گاہی گاہی حدت حرارت طلب شوق الٰہی سی مشتعل ہوتا تھا اسوقت آپ کو کلاب یا شی کچھ فائدہ بخش و نافع نہوتا تھا اور اکثر ریاض و مجاہدات کے بعد تسکین ہوتی تھی اور قاضی صاحب بحر عرفان الٰہی مین غوطہ زن ہوکر اعلے اعلے مراتب سی فائز المرام ہوکر مرتبہ قرب الاقرب سی مستفیض ہوتے تھے اور جسقدر آپکو قربیت الٰہی کا شرف حاصل ہوتا تھا اسیقدر زیادہ زراعت قلب مین خواہش طلب قرب ادنی کی تخم ریزی کی پیدا ہوتی تھی لہذا بتوجہ حضرت شہنشاہ اولیاء کبار سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ کی حضور سی خطاب طالبان کا پایا اور اس عطیہ مرشد کا یہ اثر ہوکہ تا ہنوز

دابگان حضرت قاضی موصوف طالبان کے القب سے مشہور ہی فرار قاضی الہ آباد آیکا قصبہ کنتور ضلع بارہ بنکی مین ہے اور قطعہ تاریخ وفات شریف آیکا یہ ہے ؎ جناب قاضی محمود ایشان فرزند آن جناب ہے
چو عازم جانب ملک بقا شد ۔ ز دنیا آن مبارک دست کاہ ہے ۔ نوشتم آنکہ بگا سال ۔ دنیا آہ رفت دین پناہے

ذکر حضرت قاضی میٹھی مدار رح حضرت شاہ قاضی سید میٹھے مدار رحمتہ اللہ علیہ حضرت شاہ قاضی سید محمود صاحب قدس سرہ کے صاحبزادہ تھے اور یہ حضرت قطب الاقطاب قطب مدار رحمتہ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے تولد ہوئے تھے اور حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت ہوکر کمالے وقت سے کہلائے اور آپ سے ہزار ہا خرق وعادات ظہور مین آئے قطعہ تاریخ وصال آپکا یہ ہے ؎ شاہ میٹھے مدار قبلہ دین
عزم فردوس چون نخلد برین ۔ سال نقلش شد از سر الہام ۔ رفت ہادے دین بہ علیین ۔

ذکر حضرت شاہ سید عطاء اللہ مداری رح) مولانا شاہ سید عطاء اللہ مداری خلف جانشین حضرت مولانا شاہ سید ابوالحسن عرف میٹھے مدار رح کے تھے اور بہت بڑے عالم باعمل وفاضل وکامل گذرے ہین مزار شریف آپکا پائین مزار جد امجد حضرت قاضی محمود رحمتہ اللہ علیہ کی قصبہ کنتور مین ہے قطعہ تاریخ رحلت یہ ہے ؎
سالک راہ خدا آن شاہ سید عطا ۔ رفت از دار الفنا چون سوئے دار البقا ۔ ہاتفِ تاریخ او گفت بگو شہ خرد ۔
آہ زافاق رفت زبدۂ اہل صفا ۔ حضرت خواجہ غلام بدیع الدین مداری المعروف شاہ میان خلیفہ وجانشین پدر بزرگوار خود حضرت سید شاہ عطاء اللہ مداری یہ بھی عبادت وریاضت وکشف وکرامات مین عدیم المثال تھے مزار پر انوار آپکا بھی قصبہ کنتور شریف مین ہے قطعہ تاریخ وصال آپکا یہ ہے
اہل عرفان جناب شاہ میان ۔ کرد رحلت چو آن جنید زمان ۔ ہاتفِ گفت از سر افسوس ۔ از جہان رفت آہ شاہ میان

ذکر حضرت قاضی سید احمد علی مداری رح ۔ یہ خلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت شاہ سید علی اکبر اولاد امجاد مین حضرت سید شاہ میٹھے مدار رح سے ہین بہت بڑے صاحب کشف وکرامات واہل ریاض گذرے مزار پر انوار آپکا قصبہ اکھونا ملاک ودھ مین ہے قطعہ تاریخ رحلت آپکا یہ ہے ؎
احمد علی آن معین دین متین ۔ شد ز دنیا چون سوئے خلد برین ۔ گفت ہاتف بسال ترحیلش ۔ واصل حق بگشت اسوہ دین

ذکر محبوب بارگاہ ذوالمنن حضرت مولانا شیخ حسن رح حضرت موصوف مرید وجانشین شیخ محمد حمید مداری قدس سرہ کے وہ خلیفہ حضرت شیخ محمد مداری کے یہ خلیفہ حضرت شیخ عین الدین مداری کے یہ خلیفہ حضرت شیخ المشائخ سید قاضی محمود گرگ دانشمند تیغ برہنہ کے یہ خلیفہ اجل حضرت قطب الاقطاب قطب ارضی اللہ عنہ کے قطعہ تاریخ وفات ؎

بدر شیخ حسن قدوۂ مشایخ بود — سے جنت بشد از حکم حکم ذوالمنن — چون سال رحلت شیان عقلمند پرسید — بیا آمد گفت شیخ حسن

ذکر حضرت شیخ محمود رح

حضرت شیخ محمود رحمتہ اللہ علیہ جانشین شیخ حسن رحمتہ اللہ علیہ جانشین شیخ حمید الدین

قدس سرہ کے اخبار تاریخ وفات شریف یہ ہے سے ملاذی شیخ محمود آنکہ دایم — علوم فقہ و عرفان درس فرمود

چو شد دل تنگ از دنیا دنی — طریق عالم جاوید بنمود — بسوے اصل راجع گشت فرع — ندا از حق بحق چو بشنود

چو سال رحلت آمد ز دل من — قلم از دست چو افگند آنگہ — بیا رسی گفت آواز شیخ محمود

ذکر گروہ دیوانگان

گروہ حضرت سید محمد جمال الدین المعروف بہ میر جمن حسنی قدس سرہ العزیز صاحبزادی حضرت خواجہ سید محمود اور ہمشیرزادہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے جاری ہوا آپنے ہمیشہ بفحوای حدیث اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ بکمال مت مرشد میں رہکر اپنی مہبوبی دارین متصور کرکے عمر بے بہا کے حصہ کو تجردانہ بسر فرمایا اور کمالات ظاہری و باطنی میں بہرہ کافی و بخرہ وافی حاصل فرماکر بعواطف حضرت پیر و مرشد قطب الاقطاب قطب مدار رضی اللہ عنہ مرتبہ اکملیت یعنی سند خلافت سے ممتاز ہوے آپ کے واقعات مکتوب تحفۃ المداریہ و ثمرۃ القدوس و مرۃ الانساب وغیرہ میں مندرج ہیں آپ کی سواری میں شیر رہا کرتا تھا اور اکثر آپ ہاتھ میں سیاہ سانپ کا تازیانہ بجاے کوڑے کے رکھتے تھے چنانچہ تذکرۃ المتقین و خلاصۃ المدار میں یہ واقعات گذشتہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ کا نقل فرمایا ہے جو کہ بوستان میں قلمبند ہے سے

یکے دیدم از عرصہ رود بار	کہ پیش آمدم بر پلنگ سوار	چنانم بتن از ان حال بر من نشست	کہ ترسید تم پای رفتن ز دست
بسم کنان دست بر گب گرفت	کہ سعدی مرا آنچہ دیدی شگفت	تو ہم گردن از حکم داور مپیچ	کہ گردن نپیچد ز حکم تو ہیچ
چو حسرو بفرمان داور بود	خدایش نگہبان و یاور بود	محالست چون دوست دارد ترا	کہ در دست دشمن گذارد ترا
	راہ این ست راہ طریقت مناب	بہ کام و گامے کہ خواہی بیاب	

پس درین رہ رو از طریقت مناب سے مطلب یہ ہے کہ سید جمال الدین قدس روحہ وہ طریقہ جسدم یعنی حیات ابدی کا جو کہ مرشد سے پہونچا تھا حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کو مقام رود بار میں تعلیم فرمایا کہ جسکے کرنیسے حضرت شیخ موصوف کو اسقدر خط و مرہ حاصل ہوا کہ خاص کر انھون نے کتاب گلستان کا دیباچہ پاس انفاس حیات ابدی سے شروع کیا جسکے مطالب سے حضرات صوفیاء کرام خوب ہی واقف ہیں ان شاء اللہ کتاب کے خاتمہ میں ان رموز کو قلم بند کرونگا الغرض حضرت سید محمد رحمتہ اللہ علیہ جس جگہ رونق افروز ہوتے تھے یا جب کہیں تشریف لیجاتے تھے تو بکثرت پرند جانور آفتاب گیر کے طرح آپ پر سایہ فگن

ہو کر تمازت خورشید کو روکتے تھے اور کثرت سے حیوانات و درندے آپ کے مقبولیت بارگاہ و زہد و تقوی کی وجہ سے ہمیشہ ہمراہ رہکر بڑے بڑے غضبناک درندے و شیر مانند لومڑی خصال ہمراہ رہتے تھے اور یہ بنا سے آپ کے تقوی کا باعث تھا بفحوای اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؎

ہر کہ ترسد از حق و تقوے گزید		ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید	

اور جب آپ کا وقت لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ کا ہوتا تھا تو آپ مشغول شغل حیات ابدی ہو کر اسقدر محو در محو جمال ربی ہوتے تھے کہ موسم سرما میں دگرما و برشگال وغیرہ گذر جاتا تھا اور جہاڑ بان سر سے بلند ہو جاتی تھین مگر قطعی آپکو اسکا احساس نہین ہوتا تھا اور آپکا ہر رونگٹہ رونگٹہ محو لذات ذکر معبود حقیقی ہنکر سامع پر پرتو الصحبت موثر کا ڈالکر شربت فلوکر دنی سے سیراب فرماکر دیوانہ و مدہوش اور ستوالا بناتا تھا اور سامعین دیوانہ وار یہ شعر پڑھتے تھے ؎

یک زمانِ صحبت با اولیا		بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا	

الغرض جب سید ممدوح شغل موصوف سے فارغ ہوتے تھے تو چند روز تک نزول شمع انوار برکات معبود مطلق کے پروانہ و مست الست دیوانہ رہتے تھے بدیں وجہ مرشد کے حضور سے خطاب دیوانگان کا پایا حتی کہ آپ کے وابستگان تک لقب دیوانگان سے مشہور ہو گئے اور آپ اپنے اجل خلفاے حضرت شہنشاہ اولیاد قار سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ سے ہوے اگر آپ سے بہتر یا باون شعبہ اور نافذ ہوئے مثل دیوانگان حسینی و دیوانگان سلطانی و دیوانگان رشدی وغیرہ

گروہ دیوانگان رشدی حضرت خواجہ محمد رشید قدس سرہ سے جاری ہوا یہ خلیفہ و جانشین حضرت خواجہ شید محمد تقی کے ہوے اور یہ قایم مقام و جانشین حضرت خواجہ سید بدر الدین عرف محمد حسین بخاری کے اور یہ جانشین حضرت خواجہ حاجی الحرمین شریفین ابا یزید رحمۃ اللہ علیہ کے ہوے اور یہ جانشین حضرت خواجہ شاہ فخر الدین زندہ دل قدس روحہ کے ہوئے اور یہ خلیفہ حضرت شیخ المشایخ خواجہ سید محمد جمال الدین قدس سرہ کے تھے اور یہ خلیفہ اعظم حضرت سید بدیع الدین قدس سرہ کے ہوئے

گروہ دیوانگان آتشی حضرت سید شاہ اللہ داد آتشی رحمہ اللہ علیہ سے جاری ہوا الخ

گروہ دیوانگان سدہ شاہی حضرت سدہن سرمست رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوا الخ

گروہ دیوانگان جمشیدی حضرت خواجہ مولانا فخر الدین جمشید رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوا الخ

گروہ دیوان گان حسینی ۔حضرت شاہ حسین محب علیشاہ معروف داتا مہابلی قدس سرہ سے جاری ہوا
مزار شریف آپکا ملک گجرات موضع گوتر ریاست رادہن پورمین زیارت گاہ اور فیض بخش عالم ہے اور
آپ کے بکثرت خلیفہ گذرے منجملہ اور حضرات کے خلفائے ذیل جلیل القدر ہین حضرت شاہ محمد کرار
رحمۃ اللہ علیہ انکا مزار مبارک بمقام بسوہ ریاست جیپور مین ہے دوم خلیفہ حضرت مہر پور شاہ رحمۃ اللہ علیہ
مزار پر انوار آپکا قصبہ سیمی ریاست رادہن پور مین ہے سوم خلیفہ حضرت شاہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ
آپ کا مزار فیض بخش مقام وانکاثیر راج کوٹ کاٹھیاوار مین ہے وغیرہ وغیرہ الحاصل حضرت سید
محمد جمال الدین قدس سرہ العزیز کے اور بھی چند خلفاء و جانشین کا حال ذیل مین تحریر کیا جاے گا
آپ کا مزار شریف مقام ہلیسہ جو کہ آپکے سکونت کیوجہ حبیبی نگر کرکے مشہور ہے اور یہ مقام صوبہ بہار مین ہے
قطعہ تاریخ وصال یہ ہے ؎

اہل حق سید جمال الدین حسن	عازم عقبےٰ چو گشت ناگہان
سال اوازانتہاے رنج شد	اہل باطن حیف رفت از جہان

ذکر حضرت بابا مان دریائی رح۔حضرت بابا مان دریائی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ وجانشین حضرت سید ہن
سرمست جگرانی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور یہ جانشین حضرت شیخ الاسلام والمسلمین سید محمد جمال الدین رح
کے ہوئے حضرت بابا مان دریائی نور اللہ مرقدہ علاوہ اوراذکار و اشغال کے شغل نقل روح فرمایا
کرتے تھے آپکے واقعات تذکرۃ المتقین کے حصہ دوم مین بالتشریح مندرج ہین وفات آپکی ۱۰۱۲ھ
مین ہوئی مزار فایض الانوار آپکا مقام بڑودہ مین ہے قطعہ تاریخ وفات یہ ہے ؎

شاہ بابا مان مرد باخدا	شد چو از دار الفنا رحلت گزین
سال نقلش بے سر اتمان شد	مان باباشد بہ بفردوس برین

ذکر حضرت شیخ کرم اللہ رح۔حضرت شیخ محمد کرم اللہ خلیفہ حضرت سید جمال الدین قدس سرہ
کے تھے جائے مولد آپ کا مقام سوپر ہے انکی والدہ ماجدہ عقیمہ تھین بقاے نسل کی حضرت صوف سے
خواہان ہوئین آپنے درگاہ مجیب الدعوات مین انکے صاحب اولاد ہونے کے متعلق مناجات
فرمائی درگاہ مجیب الدعوات مین آپکے دعا مقبول ہوئی بی بی موصوفہ کو ہفت فرزند دلبند تولد ہوئے
خوشخبری سناکر ایک صاحبزادے کو اپنے ہمراہ رکھنے کی خواہش پیش کی بی بی ممدوح کا دل یہ مژدہ

نزہت افزا لنکر باغ ہوا اور عرض کیا کہ بلکہ ساتون آپ ہی کی غلامی کا ہمیشہ دم بھرتے رہینگے مگر
جب تھوڑی زمانہ کے بعد سید محمد صاحب دوبارہ قصبہ مذکور مین تشریف لے گئے تو ساتون فرزندکو
جمع وسالم پاکر الفائے وعدہ کو بی بی موصوف سے کہا پس ساتون نے بمطابق التکریر فی اذا
تعدد دفاء۔ ساتون کو آپ کی خدمت مین پیش کردیا آپ نے انکو خاندان عالیہ مداریہ
مین داخل فرمایا۔ اور صرف حضرت شیخ کرم اللہ رحمتہ اللہ علیہ کو آپنے ہمراہی مین لے آیا صاحب
تذکرہ الصالحین تحریر فرماتے ہین کہ شیخ مکرم اللہ حسب فارغ التحصیل علوم ظاہری و باطنی سے ہوچکے
تو آپ کے مرشد نے خرقہ خلافت مرحمت فرمایا اور آپ ہمیشہ خلوت پسند رہکر کنارہ خلائق سے
منفرد رہتے تھے اور ۱۰۹۴ھ مین آپ کی وفات ہوئی مزار فائض الانوار مقام منڈولین ہے۔

قطعہ تاریخ وفات بہ ہیت

عازم فردوس شد چون ز جہان		عمدۃ زہاد کرم اللہ شاہ۔	
گفت ہاتف مصرعہ تاریخ او		شاہ کرم اللہ جنان آرام گاہ	

مقالہ دوم کا تحفہ اولی

سوال مرید: واقعات مرقوم الصدر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رحمتہ اللہ علیہ کے بحر فیوض سے ہزار ہا چشمے جاری ہوکر تمام عالم کو سیراب فرما رہے ہین مگر عبدالواحد بلگرامی سبع سنابل مین سلسلہ عالیہ طیفوریہ مداریہ کو مفقود بنا کر تحریر کرتے ہین کہ سلسلہ مداریہ عاشاوگلاگم ہے اور بیعت اسمین ناروا اسکا کیا سبب ہے۔

جواب مرشد: کتاب ہذا کے مقالہ اولی تحفہ پنجم مین سراج الدین سوختہ کا واقعہ برق قہر القہار سے خاکستر ہوکر ہلاک ہونیکا تمہارے نظر دنسے گذر چکا ہے مجھکو جیسا کہ کتب متقدمین و متاخرین سے ثابت ہوا تھا قلمبند کردیا مگر صرف عبدالواحد بلگرامی نے بوجہ ہونے نسبت سراجیہ کے حسد و بغض کے وجہ سے اس قصہ مین بلا حوالہ کتب بہت سی روبہ سازیان کی ہین جو کہ تحریر سنابل سے ہر فہیم و عقیل پر ذرا سا خوض و فکر کرنیسے کالشمس فی نصف النہار الظاہر

ہو جاتی ہین اور اسکے جوابات بحمد اللہ تعالے حضرات حق پسند خاندان چشتیہ نقشبندیہ و قلندریہ دے چکے ہین اور وہ مکتوب ذیل مین موجود ہین الکلمات المؤلفہ مولانا محب اللہ صاحب الہ آبادی بزبان فارسی غیر مطبوعہ دائرہ شاہ اجمل صاحب الہ آبادی در دسنابل و رسالہ تحقیق الحق مؤلفہ مولوی محمد نقی بانگرموی و رسالہ نجم القطب و نجم الثاقب مولفہ حضرت مولانا شاہ سید نجم الدین و سبع طرایق مؤلفہ مولوی امیر حسن قنصوری مرحوم و ارشاد رحمانی فضل یزدانی و ہفت منازل مولفہ مولوی محمد محمود عالم صاحب بہاری و سلسلۃ الذہب مولفہ مولانا شریف اعلم خلیفہ مکرم حضرت مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری وغیرہ دیکھے ہین اور چند طریقہ سے سلسلہ عالیہ طیفوریہ مداریہ افاض اللہ فیوضہا کے جاری و ساری ہونیکا اظہار فرما چکے ہین پس جو حضرات محض لاعلمی کیوجہ سے نازیبا کلمہ سلسلہ گم اور غلغلہ جاری کہ بیٹھتے ہین وہ معذور رہین انکو گھری نظر سے مکاتیب مذکورہ بالا ملاحظہ فرمانے چاہیئے اور اگر باطنی حصہ مین کچھ دخل رکھتے ہون تو فیوضات بے پایان مداریہ کا احساس کرکے عدالت قلب جو کہ انوار و برکات الہی کا جائے نزول ہے اس سے خود ہی انصاف کا حصہ حاصل کرکے حق و باطل کو سمجھ سکتے ہین اور جو لوگ جہالت کیوجہ سے ایسا کلمۂ ناشایستہ زبان زد کرکے گنہگار ہوتے ہین انکے لئے حضرت سعدی کے مقولہ پر کاربند ہونا ضروری ہے مصرع

جواب جاہلان باشد خموشی

اور جو لوگ از راہ تعصب و بغض و عداوت کے پیرایہ مین ایسے جملے زبان سے نکالکر گنہگار بنتے ہین حدیث اِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْعَمَلَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ترجمہ حسد کھا جاتا ہے عمل کو جیسے آگ کھا جاتی ہے لکڑی کو عیاذاً باللہ مصنف سنابل معہ اپنی ذریات کے اسقدر لوث دنیا مین ملوث ہوکر فنا فی الدنیا و فنا فی الدرم ہوئے کہ انکو احساس و تمیز فیوض بے پایان خاندان عالیہ مداریہ کا جو کہ مثل باران رحمت کے ہمہ وقت مترشح ہے اور مانند آفتاب عالم تاب کے درخشان نہین ہوا ؎

راست خواہی ہزار چشم چنان
کور بہتر ز آفتاب سیاہ

شب پرہ گر وصل آفتاب نخواہد
رونق بازار آفتاب نکاہد

الحاصل مصنف سنابل نے حتی الامکان کتاب مذکور کے صفحہ اکتالیس و بیالیس ۴۲ مین واقعہ کالی کا

تمام مورخین کے خلاف بلا حوالہ کتب درج کرکے زخم سوختگی سراج کا جو کہ منتقل ہو کر ان تک پہونچا تھا
اسلئے سلسلہ عالیہ مداریہ کے مفقود بنانے مین قسم قسم کی مکاریان کرکے مرہم تیار کرنا چاہا مگر بحمد اللہ
برق کرامۃ الاولیاء حق نے چمک کر کے مصنف سنابل کے عقل و تمیز کے حصص کو بفور خاکستر کر دیا یعنی
برعکس انکی خواہش کے مضمون پیدا ہو گیا بقول شاعر ؎

مادرچہ خیالیم فلک درچہ خیال کارے کہ خدا کرد فلک راچہ مجال

کیونکہ فقیر نے بامداد مرشد ذیل مین سبع سنابل کی صفحات مذکورکی عبارت کا جواب مضمون ہی
سے اخذ کرکے علحدہ علحدہ فقرہ وجملہ کا قلمبند کرکے بلگرامی کے اذناب کو جچا حضرت سعد یٰ علیہ الرحمۃ
کے مقولہ کو حق کرکے دکھا دیا۔ عطائے تو بلقائے تو بخشیدم۔ سنابل کے صفحہ مذکورکی عبارت
یہ ہے میگویند کہ خانوادہ حضرت شاہمدار را سلسلہ درست نیست بسبب آنکہ ایشان سلسلۂ خود را
خود برہم زدہ اند انتہے پس ضمائر ارباب بصائر پر مخفی و مستتر نہ رہے کہ بلگرامی مصنف سنابل نے واقعہ
کالپی کو جو کہ حضرت گل گلزار مرسلین سرتاج اولیاء عارفین سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب
مدار قدس سرہٗ و سراج الدین بخطہ سے درپیش ہوا تھا اسکو میگویند یعنی صیغہ جمع غائب فعل حال سے شروع
کیا اور یون تحریر کیا کہ میگویند کہ خانوادہ شاہ مدار را سلسلہ درست نیست یعنی کہتے ہین کہ خانوادہ حضرت شاہ
مدار صاحب کا سلسلہ درست نہین ہے اور یہ اپنے مقام پر ثابت ہے کہ عربی مین قِیلَ یُقَالُ اور
فارسی مین میگویند اور اردو مین کہا گیا یا تو کسی کے قول نقل کرنے کے لئے مستعمل ہوتا ہے
یا کسی کے قول کی کمزوری ظاہر کرنے کے غرض سے۔ صورت اولیٰ صحیح نہین کیونکہ اس کا
کوئی ولی اللہ حضرت شاہمدار شہنشاہ ولایت کا ہمعصر یا بعد اسکے سوائے مصنف سنابل کے
قائل نہین ہوا نہ تقریراً نہ تحریراً اور یہ مصنف سبع سنابل ہمعصر نہین کیونکہ سنابل (۹۶۹) ہجری مین
تحریر کیگئی اب ہی دوسری صورت وہ بنا بر پہلی وجہ کے محض باطل و مخترع اگر کوئی شخص بھی
نقل کرتا تو وہ میگویند مین داخل ہو سکتا تھا لیکن یہان تو فضل خدا سے مطلع بالکل صاف ہے
کہ کوئی شخص اسکا قایل نہین پس معلوم ہوا کہ مصنف سنابل کی افترا پردازی ہے اور آج بھی جو اپنی
زبانون سے یہ نازیبا کلمہ نکالکر اپنا دین و ایمان خراب کرتے ہین وہ انھین کے متبعین ہین اور
اور ہندوستان مین آغاز اسلام کے زمانہ سے لیکر اسوقت تک کتنے سلسلہ صوفیاے کرام کے رائج

ہوے اور فنا ہوگئے اور موجود بھی ہین مگر کسیکو یہ رتبہ سازی نہ سو بھی مگر بگرامی یا انکے جگہ والونکو
خداوند تعالی مومنون کو تعلیم فرماتا ہے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا اور یہ متبعین بگرامی
مصداق نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ہ مسلک موحدین مومنین کو ترک کرکے کفار نصاریٰ
ہم خصال ہوتے جاتے ہین اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا۔ اور سلسلہ درست نیست کے متعلق یہ ہے کہ سلسلہ
لغت مین بکسر ہر دو سین زنجیر۔ آہنی وطلائی ونقرئی وغیرہ کو کہتے ہین اور مجازاً نسل واولاد وقرابت دار
اور اصطلاحات صوفیاے کرام مین جو حضرات کہ دست ارادت سے دامن ہادیان دین محمدی کا
مسلک احمدی وراہ شناسان معرفت الٰہی مرشد کامل واکمل کا پکڑکر ایک تعلق پیدا فرماتے ہین اور اپنے آپکو
زمرہ حلقہ بگوشان وارادت کیشان ومریدان عقیدت اندیش مین داخل کرکے بتوجہ شیخ بہ خلعت
خلافت ممتاز ہوتے ہین ان اسماے مبارک کے ذکر کو علی سبیل الترتیب اصطلاحاً سلسلہ کہتے ہین اس
مناسبت سے کہ جیسے لوہے زنجیر کی کڑیان یکے بعد دیگر ہوتی ہین ویسے ہی حصول فیضان اپنے شیوخ
سے علی التواتر ہوتا ہے پس سلسلہ درست نیست کا حملہ صرف حضرت زندہ شاہمدار قدس سرہ پر محدود
نہین بلکہ حضرت طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر حضرت موصوف کے جملہ پیران سلاسل تا حضور
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر لاف زنی کرنا ہے۔ پس جیسے حاسد آفتاب جہان تاب پر خاک
اندازی کرکے آنکھونکو کھوکر سیاہ رو ہوتا ہے۔ ویسی ہی مہر سپہر ولایت سے سوے ادبی کرکے
جوہر ایمان سے ہاتھ دھوکر جہنم کا کندا بنتا ہے۔ بگرامی نے علاوہ اور کتب سابقہ کے شاید رسالہ سیدی
طہیرالدین الیاس مداری جو کہ بزبان عربی سنہ ۸۰۰ ہجری مین لکھا گیا اسکو بھی بغین دیکھا کہ جسمین مرقوم ہے
مریدان وخلیفہ حضرت آقاے نامدار سید بدیع الدین قطب مدارؒ کے ایک لاکھ چوبیس ہزار تین سو ساٹھ
تھے اور وہ عبارت تعینہ یہ موجود ہے تَوَابِعُ الْخَلْقِ اَلْفُ اَلْفٍ وَاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا
وَثَلٰثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ تَوَابِعُهُمْ ہ اور چودہ سو بیالیس خلفا جو ہمیشہ سرکار والا تبار قدس سرہ
کے ہمراہ رہتے تھے ان کی تعداد کثرت سے مورخین نے تحریر کی ہے اور معروف ومشہور ہر صغار
کبار چودہ سو بیالیس خلفا حضرت قطب مدار رضی اللہ عنہ ہین۔ لہذا بحر فیضان مداریت سے

لہ اے ہمارے پروردگار جو لوگ کہ ایمان لاچکے ہین گے ان کی طرف سے ہمارے دلون کو میلا نہ کر۔ سہ ایمان لاتے
ہین بعض چیز پر اور بعض کا انکار کرتے ہین گے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

ہزارہا چشمے بفضلہ تعالے جاری ہوکر عالم کو سیراب فرما رہے ہین اور تا قیامت انشاء اللہ تعالے
یون ہی سیراب کرتے رہینگے. مگر ای بھائے حسد کے مارے مہ اپنے اوتاب کے سر دفتر اولیاء
سمار حضرت قطب الاقطاب قطب مدار رضی اللہ عنہ کے خلفائے عظام کی کثیر التعداد کی پرتش
حسد سے جلکر مثل سراج الدین کے سوختہ بنکر مغضوب بقہر خدا و معتوب بقہر النبی ہے کیونکہ انھون نے
نابل کے صفحہ (ربہ ۲۰) مین اپنے آپ کو تا زیست علوم باطنی سے بے بہرہ رہنے کے متعلق لکھا ہے وہ
وہ یہ ہے عبارت سنابل۔ فائدہ وقتے کہ مخدوم شیخ حسین قدس سرہ وردجہ فقیر را جامہ خلافت
دو شانیدند مدتے مدید در تحیر و تفکر بودم کہ لباس اکابر دین نالائق غافل را بچہ مصلحت عطا فرمودہ اند امامقدور
نداشتم کہ بپوشم در خلافت حکم درویشان بگوشم کہ محکوم حکم ایشان بودم مدتے مدید تفکر ماندم کہ آخر بخاطر رسید کہ
شاید ہمہ کار خرقہ اہل معرفت در من اثر پیدا خواہد شد تمام عمر گذشت ہیچ اثرے پیدا نگشت مصرع سبزہ
بزنگ نہ روید چہ گناہ باران را۔ انتہے۔ ترجمہ۔ عبدالواحد بلگرامی نے کتاب سبع سنابل کے صفحہ (۳۰)
تحریر کیا ہے کہ جب میرے مرشد مخدوم شیخ حسین قدس سرہ نے فقیر کو جامہ خلافت پہنایا تو ایک
مدت کثیر تک مین اس تفکر مین رہا کہ یہ لباس بزرگون کا اس غافل و نالائق کو کسلئے عطا ہوا ہے
اور میرے مقدور کے باہر تھا کہ مین اس جامہ کو نہ پہنتا اور درویشون کی حکم عدولی کرتا کیونکہ مین
ان کا محکوم تھا پس ایک مدت تک مین اسی فکر مین رہا آخر کار یہ دلمین آیا کہ شاید خرقہ اہل معرفت کے
اثرات مجھ مین نمودار ہونگے۔ مگر تمام عمر گذر گئی اور کسی قسم کا اثر پیدا نہین ہوا۔ اور مصرع مذکور مین سنگ سے
مراد عبدالواحد بلگرامی اور باران سے مراد انکے مرشد شیخ حسین ہین مطلب یہ ہے کہ باران رحمت مرشد
نازل ہوا مگر بلگرامی کے سنگ خاطر پر سبزہ راز معرفت کا نہ اوگا پس بلگرامی کا تمام عمر علم باطن سے کورا رہنا
قہر المدار کا باعث تھا۔ اور حضرت قدس روحہ کی کرامات کا ادنی ساکرشمہ اور کرد نی چونیش آمدنی بیش
کا نمونہ و نتیجہ عبارت سنابل قصہ مختصر چنان است مدتے حضرت شاہمدار را سکونت در مقام کالپی بود دران وقت
والئی آن ولایت نیک مردے قادر شاہ نام داشت خادم درویشان و مرہم دلریشان و محب الفقرا بود وے واکثر
اوقات بملاقات حضرت شاہمدار می آمد و ایشان بدو ملاقات نمیکردند و درون بمنی طلبیدن او ہر بار
بازگشتہ میرفت انتہے پس واضح ہو کہ قادر شاہ سے حضرت سید قطب مدار رضہ کا نہ ملنے کے اسباب کتاب ہذا کی مقالہ
اول کی تحفہ پنجم مین تحریر ہو چکے ہین یہان اعادہ کی حاجت نہین ا منہ مضمون مصنف سنابل نے عناداً تحریر کیا ہے کہ قادر شاہ

چندمرتبہ حضرت قدس سرہ کے خدمت مین بغرض ملاقات حاضر ہوا اور واپس گیا اسکو کسی نے تحریر نہین کیا
اور اس نقرہ سے اظہر من الشمس ہی کہ بلکہ اعلی علوم باطنی سے قطعی کورے تھے اور علم معرفت مین کسی قسم کا دخل نہین
رکھتے تھے کیونکہ علی العموم ظاہر ہی کہ حضرات اولیاء کرام مین علاوہ اوراد اوصاف کے ایک صفت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ
صاحب تقوی ہوتے ہین اور جو حضرات کہ صاحب تقوی نہین ہوتے ہین انکے نزدیک مٹی اور سونے کی یکسان ہوتی ہے
اور وہ ایک مفلس قلاش اور بادشاہ صاحب مال و متاع کو ایک نظر سے دیکھتے ہین کیونکہ دہان طمع اور حرص کا
داخل نہین ہوتا اور وہ طلب دنیا سے بوجہ حدیث طَالِبُ الدُّنْیَا مَرْدُوْدٌ کے بالکل مجتنب و طرف
ہوکر پائے قناعت سے پونجی دنیا کو روندکر بجز ذات الہی کے کسی سے غرض اور واسطہ نہین رکھتے حتے اگر
طالب العقبی اسعود کو بھی پس پشت فرماکر طالب لمولی محمودؐ کو اختیار فرماتے ہین پس سمجھ لینا چاہئے کہ جسکو مقام
اَلْمَدَارُ مَعَلٌ بَیْنَ النُّبُوَّۃِ وَالْوِلَایَۃِ کا حاصل ہو اسکو کسی دنیادار سے ایسے وقت ملنا کہ جسمین
ہمچشم نرگس ہو کر جمال باکمال انوار الہی نامتناہی کا مشاہدہ ہوتا ہو اور وہ خاص وقت لی مع اللہ فنا کا ہو کیا غرض
دوسرے جن لوگون کے قلوب اسرار الہی و انوار نامتناہی کے متحمل ہو سکتے ہین انپر اولیاء اللہ خاص
طور پر متوجہ دل فرماتے ہین اور ہر شخص کو اسرار الہی کا جاننا مشکل ہے ؎

ہر گدائے مرد میدان کے شود			پشۂ آخر سلیمان کے شود

خداوند نے عترت ایسے لوگونکو عام خلائق کی نظر دمین محفوظ و مستور رکھتی ہے اور ان حضرات کو جیسا
حکم باری ہوتا ہے ویسا ہی تعمیل فرماتے ہین اسکی تمثیل مین حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت خضر نبینا
وعلیہ السلام کے واقعہ مجمع البحرین کو تصور کر لینا چاہئے یعنی کشتی کو توڑنا اور طفل کا قتل کرنا اور دیوار
افتادہ کا ٹھہرا دینا بعید از قیاس تھا کہ جسکا ضبط حضرت موسی علیہ السلام سے نہ ہو سکا بدین وجہ صحبت حضرت
خضر علیہ السلام سے علیحدہ ہوے اور حالانکہ یہ ہر قسم کے امور جو کہ بظاہر خلاف حکم ربی تھے مگر باطن مین حضرت خضر
کے اظہار سے معلوم ہوا کہ جیسا حکم آپنے احکم الحاکمین کا پایا ویسا ہی عمل درآمد فرمایا کیونکہ کشتی کا تختہ آپنے اس مصلحت سے
شکست فرمایا کہ جس مقام پر کشتی جارہی تھی وہان کا حاکم درست کشتیان بیگار مین لے لیا کرتا تھا آپنے
اس سفینہ مین اسوجہ سے نقص پیدا فرمادیا تاکہ بادشاہ ظالم کے تغلب سے محفوظ رہکر غریب ملاح کے اہل و عیال
پرورش پاوین اور قتل صبی مین یہ سبب تھا کہ اکثر اولاد و مال مانع یاد رب العباد ہوا کرتے ہین بقولہ تعالی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَا اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ چونکہ ولد الدین مقتول مذکور کے صاحب عبادت و ریاض تھے اور وہ لڑکا مانع

یاد آتی ہوتا ہے اور اس کا نعم البدل الدین قبول کو اپنے نعمائے لاتعد سے عبود حقیقی عطا کرنیوالا
تھا بدیں وجہ حضرت خضر علیہ السلام نے حکم ربی پاکر قتل فرمایا اور اسے قصبہ من کہ جہان کی مخلوق سے
جہان نوازی آنحضرات موصوفہ بالا کی تھی یہاں دیوار کا قایم کرنا اس غرض سے تھا کہ اسکی بنیاد
من ایک بہت بڑا خزانہ مدفون تھا اور وہ خزانہ مقبولان بارگاہ صمدی کے کسب حلال سے تھا اور وہ دونو
یتیم بقا ہو چکے تھے اور انکے بچے نابالغ تھے اور ابر باران کی روشن سے اس خزانہ کے ظاہر ہو جانیکا
اندیشہ تھا پس خضر علیہ السلام نے دیوار کو اس مصلحت سے درست فرمادیا کہ وہ فیض تغلب تصرف حاکمہ سے
محفوظ رہکر بدری ترکہ ان نابالغان مذکور کو پہونچے پس فقیر کا اس واقعہ کو قلمبند کرنیسے یہ غرض ہے کہ
جسطرح شکست سفینہ و قتل صبی و درستگی جدار مین اسرارات مخفی تھے اسی واقعہ پر سرتاج اولیا کبار
حضرت قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہ کا قادر بادشاہ سے نہ ملنے کا باعث قیاس کر لیا جاے
کہ وہ بھی بمطابق امر ربی تھا کیونکہ حضرات اولیاے عظام کے امورات احکام الہی سے خلاف نہین ہوتے
وہ جیسا حکم باری تعالیٰ پاتے ہین ویسا ہی عمل فرماتے ہین پس جنمین باطنی انوار و برکات کی تجلیان ہین وہ
انکے بعض امور خلاف عقل و فہم دیکھکر اپنے سمجھ کا قصور تصور کرکے سکوت و خاموشی سے کام لیتے ہین سہ

کار پاکان را قیاس از خود مگیر	زانکہ باشد در نوشتن شیر و شیر

حالانکہ بصورت تحریر یہ ہر دو لفظ شیر و شیر یکسان ہین لیکن معنے مین تفاوت عظیم رکھتے ہین بقول شاعر سہ

شیر آن باشد کہ مردم مے درد	شیر آن باشد کہ مردم مے خورد

پس قادر بادشاہ سے حضرت ممدوح کا نہ ملنا بھی حکم ربی تھا اور اسکے سمجھنیکے لیے عقل سلیم درکار ہے اور
بے عقول سے بلگرامی بیچارے معہ اپنی ذریات کے قطعی کورے تھے سنا بل ذرے قادر بحضرت ملاقات
آمد بود درون حویلی شاہنواز و پاے گی میان یکہ نگر تکلم میکنند گفت عجب درویشی کہ من بجہت طلبگاری بن ہر بانا
می آیم با من ملاقات نمیکند و با بیدینے نشستہ در مکالمہ مشغول اند این گفت و باز گشت چنانچہ یہ مضمون یعنی
قادر کا اگر اسے گردن بلند کرکے حضرت قطب الاقطاب قطب مدار رضی اللہ عنہ کو ایک بگی سی ہمکلام
ہوتے پانا اور یہ کہکر واپس جانا کہ عجب درویش ہے مین چند مرتبہ بغرض طلبگاری بن آیا اور مجھے ملاقات نہین کی
اور ایک بیدین سے گفت و شنید مین مشغول ہین اسکو کسی مورخ نے قلمبند نہین کیا یہ محض بلگرامی
کی روبہ سادی ہے کیونکہ یہ علی العموم مثل ماہ چہاردہم کے ظاہر ہے کہ ناظر چہرہ منور حضرت

شہنشاہ ولایت قطب الاقطاب قطب مدار رح کو دیکھکر بے ہوش و حواس ہوکر سربسجود ہو جاتا تھا کیونکہ
آپکے جبین انور پر جلال و جمال الٰہی کے شعلہ تجلی تھے چنانچہ حضرت مولانا مولوی محمد حسن چشتی رامپوری آئینہ
تصوف مین لکھتے ہین کہ حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ سید عبد الغفار حسینی
رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مینے دیکھا باللہ ثم باللہ جب حضرت قطب مدار رضی اللہ عنہ کے چہرہ انور
سے دو ایک نقاب اٹھ جاتا تھا تو مخلوق خدا سجدہ مین گرنے لگتی تھی کیونکہ جسطرح حضرت آدم علیہ السلام
مسجود الملائک گذرے اسیطرح حضرت قطب مدار قدس سرہ مسجود الخلائق گذرے انتے علاوہ ازین دیگر
نبوی سے منجملہ اور نعمات کے ہیبت قاروتی بھی حضرت قدس روحہ کو عطا ہوئی تھی کہ جسکی وجہ سے آپ
دیکھنے والے تھراتے تھے پس آپ اُنکو شفقتانہ حملون مثل الانحزن سے نذر فرماتے تھے اور جب اُن
قرب کا شرف حاصل ہوتا تھا تو اسوقت یہ شعر پڑھتے تھے

اگر یک سر موئے برتر پرم ؎	فروغ تجلی بسوزد پرم

اور یہ عطیہ آپکی انتہائی تقوی کا باعث تھا

ہر کہ ترسد از حق و تقوے گزید	ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید

پس کس بشر کو اسقدر جرات تھی کہ بلا اجازت آپکے دیکھنے کی کوشش کرتا یا کس شیر کا یہ پتہ تھا کہ ایسی بارگاہ
جہانپر قہر و جلال کا تریح ہو کسی قسم کی گستاخی کرنیکو کمر بستہ ہوتا پس عبارت سنابل مرقومہ صدر سے بلگرامی کی صاف طور سے
افترا پردازی ظاہر ہو رہی ہے کہ قادر بادشاہ کا گردن اسپ سے بلند کرکے حضرت آقائے نامدار سید
بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ کو ایک جوگی سے ہمکلام ہوتے پانا اسکو کسی مورخ نے تحریر نہین کیا
سراسر کذب و بہتان ہے۔ اور اگر تھوڑے عرصہ کیواسطے حضرت ممدوح کا جوگی ہی سے گفت و شنید
فرمانا تسلیم کرلیا جائے تو اسمین کیا ہرج ہے کیونکہ حضرت قدس سرہ باجازت اپنے جد مکرم صلے اللہ علیہ وسلم
تمام اعزہ و اقارب کو شہر حلب مین بھروسہ پر حافظ حقیقی کے چھوڑکر لغرض اشاعت اسلام و تعلیم عرفان عظام
ہندوستان بحر کفرستان مین تشریف لائے اور علاوہ اور ممالک کے خصوصاً ہندوستان جنت نشان
مین لکھو کھا کی تعداد مین غریق ظلمت کفر کو ورطہ تلاطم سے نکالکر ساحل نجات اسلام پر پہونچایا اور کفر
کی گھنگھور گھٹاؤنکو انوار ضیائے اسلام سے تبدل فرمایا اور ہر مزرعہ قلوب مین اس پائداری و مضبوطی سے بیج
اسلام جما یا کہ جسکیوجہ سے آج اس ہندوستان مین ایک بیڈا اسلام سرسبز و شاداب نظر آرہا ہے الغرض یہ ممکن تھا

کہ جوگی ضلالت کفر مین مبتلا ہوا ور حضرت حاص توجہ مبذول فرماکر اسلام مین داخل کرنیکی کوشش
فرمائے ہون بقول شخصے کہ آفتاب را نظر یست کہ سنگ تیرہ را لال بے بہا میگرداند۔ وہمان را
نظر یست کہ گدا را دولت مند ساختہ مستغنی میکند وہمچنان بزرگان والاشان ما توجہ البیت کہ نظر افتا
ہدایت ترحم سنگے را بولایت وعکس راہمان کنند رسد

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند	باید کہ چشم گوشہ انیون باکنند
آنانکہ چشم مست بصد حیلہ وا کنند	سنگ را ولی کنند عکس راہمان کنند

پس مصنف سنبع کے دام معلم الملکوتی مین دانشمندان عالم کا پھنسنا غیر ممکن ہے کیونکہ یہ کرامت ہے
حضرت قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہ کی کہ انھین کی تحریر سے حق باطل کا ہر شخص کو تھوڑا سا خوض فکر
کرنے کے بعد امتیاز ہوجاتا ہے پس الحمد للہ خدا کے پیارون سے ذراسا بے ادب ہونیوالون کے
منھ توڑنے اور زدوکوب کرنے کی لئے قدرتاً کرامانی پوشش تیار ہوجاتا ہے چنانچہ میان کی جوتی اور
میان کا سر۔ عبارت سنابل آن جوگی کائے کروکہ دراندام قادرشاہ جابجا داغہاے سفید افتاد ترقادر شاہ
پیش پیر خود رفت کہ شیخ سراج نام داشتند وماجرا باز گفت دراغہاے سفید نمود شیخ سراج قدس روحہ لعاب
دہن خود بران داغہا مالیدند داغہا دور شدند واو صحت یافت انتہے۔ پس واضح ہو کہ کثرت سے مورخ
متفق الراے ہین کہ جب خداوند کریم کے ایک گزیدہ بندہ کہ خنکوالہ العالمین نے تصدق رحمۃ للعالمین کے
علاوہ اور مراتب علویہ کے شرف مرتبہ اعلی وانسب ارالعالمین ہونیکا عطا فرمایا تھا انکی درگاہ والاجاہ مین گستاخ
ہونے کی وجہ سے قادر کے تمام اندام مین کثیر التعداد آبلہ پڑگئے اور بڑے بڑے اطبا رتجربہ کار افلاطون زمانہ
ارسطو صفت جب معالجہ سے قاصر ہوگئے تو بادشاہ مذکور نے چار ناچار اپنے مرشد سراج الدین کیجا زجب
مخاطبت کیا مگر یہ بھی کچھ سود مند نہوا کیونکہ سراج جسقدر آبلون کے دفعیہ کی کوشش کرتے تھے اسیقدر
شدت وعدت وقہر الٰہی مین زیادتی ہوتی تھی سچ ہے ؎

قہر حق ہر کہ را کند تاراج	نہ عزیمت اثر کند نہ علاج

آخر الامر بوجہ زیادتی تکلیف قادرشاہ کیحالت دگرگون ہوئی اور جنگل مین نکل کر خوراک مور و مار
ہوا لیکن مصنف سنابل نے یہان یہ روبہ سازی کی کہ جوگی کے متعلق تحریر کیا کہ اس کے سحر کرنیکو جسے
درکے آبلہ پڑے اور سراج الدین کے لعاب دہن لگانے سے دور ہوے اسکو کسی مورخ نے نہین لکھا

محض غلط واخرا پردازی ہے عبارت سنابل چون شب در آمد شاہمدار تیغ کشیدہ پیدا شد بندہ خوا
کہ قادر شاہ را بکشند شیخ سراج الدین درمیان آمدند کہ این چہ بیادبی است گناہ بر آپ میکنید شاہمدار گفتند کہ احباب ما را کشتہ است
گفتند کہ اطلاب نیز بہرزنت ہیچ نخورد سایہ حمایت درمیان ہر دو بزرگوار خصومت افتاد کہ حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف آوردند شاہمدار را منع کردند کہ او را بے گناہ کشتن مخواہند این چہ درویشی ست آنگاہ شاہ
عرض کردند یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درویش چون تیغ از نیام برکشد البتہ بریاب چیز بزند حالانکہ من تیغ
از نیام برکشیدم بر چہ چیز فرود آرم اے لئیم فقیر کی جب تلوار میان سے باہر ہو جاتی ہے بغیر ضرب کسی
الاقطاب قطب مدار رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق تحریر کیا کہ جب شب ہوئی تو آپ بغرض قتل قادر تمشیر
لیکر تشریف لے گئے اور چاہا کہ قادر کو قتل کریں کہ سراج الدین آکر آپ سے ہم کلام ہوئے کہ یہ ہم
میرا ہے آپ اسکو قتل بے گناہ کیون فرماتے ہین حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ اس نے مجھکو بہت
پہونچایا ہے سراج الدین نے جواب دیا کہ وہ بغرض طلب دین گیا تھا اور کسی قسم کی اسنے آپ کو تکلیف
نہین دی پس اس گفتگو کے بعد ہر دو بزرگوار مین خصومت کا بازار گرم ہو گیا اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم تشریف لے آئے اور حضرت قطب المدار کو قتل قادر سے روکا مگر حضرت ممدوح قدس روحہ نہین
اور فرمانے لگے کہ یا نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم فقیر کی جب تلوار میان سے باہر ہو جاتی ہے بغیر ضرب کسی
کو باز نہین آتی لہذا اب مین کس چیز پر اپنے ذوالفقار تمشیر کو لگاؤن عیاذاً باللہ بلگرامی کی دانشمندی پر
سخت حیرت ہے کیونکہ جب بمطابق تحریر سنابل جوگی نے سحر کیا اور اسکے اثر سے قادر بادشاہ کے کل
جسم مین آبلہ پڑ گئے تو شہنشاہ ولایت حضرت مدار العالمین قدس سرہ کو کیا ضرورت تھی کہ آپ صمصام بر
لیکر قتل قادر کو آمادہ ہوتے کیونکہ اگر سراج کے ذریعہ سے قادر کے آپکو نکا دفعیہ ہوا تو وہ بمقابلہ جوگی تھا
کہ حضرت زندہ شاہمدار قدس سرہ اور اگر آپکا آنا بلگرامی کی عیاری کے لحاظ سے تسلیم بھی کر لیا جائے تو سراج الدین آپکے
مدار سج کے مقابلہ مین طفل مکتب بھی نہین تھے تو ان کی کیا مجال تھی کہ آپکے مقابلہ مین آتے اعاذنا اللہ برگزان
اور خصومت اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا تشریف لاکر حضرت قطب مدار رحمتہ اللہ علیہ کو قتل قادر
سے منع فرمانا اور آپکا نہ ماننا اسکو ہرگز صاحب عقل تسلیم نہین فرما سکتے بوجہ قولہ تعالیٰ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا
الرَّسُوْلَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے شاگرد اپنے استاد اور اولاد اپنے باپ اور مرید اپنے مرشد کی کسی عنوان سے
حکم عدولی نہین کر سکتے تو پھر یہ کیونکر ممکن ہو سکتا تھا کہ حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رحمتہ اللہ علیہ

کہ جنکی علاوہ اور مدارج علویہ کے مرتبہ مداریت کا وہ کہاں شرق سے تا مغرب بج رہا ہے اور تا قیامت شرق
سے تا غرب نثار اللہ تعالے یون ہی بجتا رہے گا تو آپکے جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر فضل قادر
منع فرماتے اور آپ نہ مانتے اسکو کسیدارج دانشمندان عالم باور نہین فرما سکتے عبارت سنابل شریف
سراج الدین گفتند این تیغ سمانرا من برخود گرفتم امامرید خود را مقربہ سمانیدن و اندام شاہد گفتند پیش شاہد
سراج گفتند ما چہ مرغان شما نرا گداوکردیم انتہے الغرض مصنف سنابل کی غداری سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب
حضرت قطب الاقطاب مدار قدس سرہ اپنے وار کرتے سے کسیطرح باز نہ آئے تو سراج الدین نے یہہ کہا
کہ مین اپنے مرید کو مضرت پہونچانا روا نہین رکھتا ہون آپ اپنی تلوار کا وار مجھ پر فرمائے پس حضرت
سید بدیع الدین رحمتہ اللہ علیہ نے وہ زبان مبارک جو کہ کثرت ذکر و فکر کیوجہ سے قول و مقول حق کا ترجمان
بطابق مضمون حدیث قدسی حدیث لا یزال یتقرب الی بعبدہ بالنوافل حتیٰ احببتہ فاذا احببتہ
کنت سمعہ وبصرہ ویدہ ولسانہ بی یسمع وبی یبصر وبی یمشی وبی یبطش وبی
یطلق ترجمہ یعنی خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے کہ ہمیشہ میرا بندہ مجھے بذریعہ نوافل کے نزدیکی حاصل کرتا ہے
یہان تک کہ مین اسکو دوست بنالیتا ہون تو مین ہی اسکا کان ہو جاتا ہون کہ جس سے وہ سنتا ہے
اور مین ہی اس کی آنکھ ہو جاتا ہون کہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور مین ہی اسکا ہاتھ ہو جاتا ہون کہ جس سے
وہ پکڑتا ہے پس میری ہی سماعت سے سنتا ہے اور میری ہی بصارت سے دیکھتا ہے اور میری ہی زبان سے
بولتا ہے۔ حاصل فرما چکی تھی اس سے ارشاد فرمایا کہ شما نرا سوختم یعنی مینے تمکو جلا دیا پس فوراً اس جملہ فرمانے
سے سراج الدین کے حالت دگرگون ہوئی اور برق قہر خدا نے سراج الدین کو جلا دیا اور ایسے
اندام سیخ مذکور مین سوختگی ہوئی کہ خاکستر ہو کر سوختہ کے لقب سے مشہور ہو گئے الحاصل جو مبتدی قہر و غضب
قہر القہار سے نڈر ہو کر کسی منتہی کے مقابلہ مین آتا ہے وہ اسیطرح سزا پاتا ہے کیونکہ وہ برگزیدہ مقبولان
بارگاہ الہی کا مقابلہ نہین کرتا بلکہ خاص معبود حقیقی کے ہمراہ جنگ جدال کرنیکو آمادہ ہوتا ہے اور
اس میرے دعوی کی دلیل اعلی درجہ کی وہ حدیث ہے کہ جسکو امام بخاری و نیز دیگر ائمہ حدیث نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور وہ یہ ہے۔ قال یقول اللہ عز وجل من عادی
لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ وفی روایۃ فقد اذنتہ بالحرب یعنے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جس نے میرے ولی کیساتھ دشمنی کی وہ گویا

میرے ساتھ لڑائی کو نکلا اور ایک روایت مین ہے کہ یون ارشاد ہوا کہ مین اسکو اجازت دیتا ہون
کہ وہ میرے ہمراہ لڑائی کو تیار ہو جاے پس حضرت سید بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کو رب العالمین نے
منصب علویہ قطب مدار سے سرفراز فرما دیا اور یہ مرتبہ منتہاے ولایت ہے کہ جسکے متعلق حضرت سید قاضی
محمود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مقام مداریہ کا منتہا عالم غیب اور اولیاء اتقیا کی جاے بازگشت قطب مدار
ہے جیسا کہ بزرگی پیغمبرونکو ایک دوسرے پر حاصل ہے ایسا ہی حضرات اولیاء کرام کے درمیان مین ہے مگر
مداریہ مقام درمیان نبوت اور ولایت کے ہے الغرض مرتبہ قطب مدار کی تشریح مولف کتاب ہذا مقالہ اولی
کے تحفہ دوم مین کر چکا ہے یہان اعادہ کی ضرورت نہین الحاصل ایسے ایک بحر ذخار معرفت الٰہی سے جناب
کا مقابلہ کرنا۔ گویا اسکی حماقت تصور کرنا چاہیئے کہ انجام کار اس کا عدم و نیستی ہے ذرہ جو کہ خوشہ چین ضیاے خورشید
ہے اسکا آفتاب سے مقابل ہونا گویا حماقت شعاری ہے علی ہذا القیاس سراج الدین کا بحیثیت حباب یا
ذرہ کے ہو کر انجام کار سے ٹکر لینا ایک ایسے برگزیدہ بندہ خدا کے کہ جسکے بحر فیوض سے ہزارہا چشمے جاری
اور جس آفتاب ہدایت کی جمالی و جلالی کرنون سے تمام عالم روشن و با آب و تاب ہو اسکے مدمقابل ہونا
گویا خود لقمہ شرارہ آتش قہر حق کا بننا تھا بمطابق مضمون حدیث قدسی مرقومہ صدر چنانچہ حضرت مولانا مولوی
محمد نجم الدین نور اللہ مرقدہ رسالہ نجم القطب مین اس واقعہ کو یون تحریر فرماتے ہین ؎

پس بگفت آن عالم لوح و قلم ؎ سوختہ گشتہ سراج الدین ہم
صبح عمر او مبدل شد بشام سوختہ گشتہ سراج الدین تمام
نے وجودش ماند نے حالات او نے صفاتش ماند نے درجات او
در چراغش روشنی اصلا نماند ہر کسے سوختہ او را بخوانند ؎ ؎ ؎
منطفی گشتہ چراغ حالتش مردہ گردید ہ چراغ ہمتش
روز او ہمچو شب دیجور شد شمع احوالش ہمہ بے نور شد
در زبانش ہیچ تاثیرے نماند نام او را سوختہ ہر یک بخواند
ہر کہ با شیران شود ہم بخت خویشتن را خود کند ہم ریختہ

الحاصل بلگرامی نے یہان اس رویہ سازی سے کام لیا ہے یعنی یہ تحریر کیا کہ بعد فرمانے حضرت بندہ شما
قدس سرہ کا سراج الدین سے اس جملہ کے یعنی شما نرا سوختم مین نے تمکو جلا دیا اسکے جواب مین سراج الدین نے

ہمارے باجملہ مریدان شما نرا گمراہ کردیم یعنے مینے تمہارے جملہ مریدون کو گمراہ کردیا پس یہ بکرامی کی عیاری و مکاری
کی جملے نہ تو کسی سلیم العقل کے نزدیک قابل صداقت اور نہ کسی عقیل و فہیم کے روبرو قابل جابت کیونکہ
جب بکر کا حملہ زید کو رد نہ سکا تو زید کا وار بکر پر کرنا خلاف عقل ہے بایون تصور کیا جائے کہ جب کسی نے زید کا
شمع روشن کو ٹھنڈا کردیا تو بغیر اعانت شمع دیگر اسکا روشن ہونا غیر ممکن علی ہذا القیاس جب بکر نے شمع
سراج الدین اپنے فرعونی خیال کی سزا پاکر غرق ہوگئے اور اپنے آپ ہی کو بچا سکے تو شہنشاہ
ولایت حضرت قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہ پر کیا حملہ کرتے یا جب شمع سراج کو غضب الہٰی
کی ہوا صرصر نے جھلکر بجھا دیا اور کسی عنوان سے سراج الدین کو رہائی کا موقع دستیاب نہین ہوا تو اس
شمع ہدایت جو کہ سراجا منیرا کی روشنی سے ضیا دمک کا اقتباس کرکے قلوب المومنین یعنی اپنے جملہ متوسلین
و مریدین کو انوار الہی سے منور فرماکر عین حق مین عطا فرما رہا تھا تو اس مشعل مظہر محمدی صلے اللہ علیہ
وسلم کے شمعان خلفاؤ مریدین و جانشین پر حملہ سراج یا حملہ مریدان شما نرا گمراہ کردیم کا کسی صورت سے قابل
اعتبار نہین اصل یہ ہے کہ ایک ولی اللہ کے ناراض کرنے سے اگرچہ وہ نہ چاہتے ہون کہ کسی کو ایذا ہو مگر خداوند جل و علی کے جلال کا ظہور ہوکر تکلیف دینے والون کو ضرور سزا مل جاتی ہے یہانتک جو اپنے
لوگون کی مدد کرین وہ بھی مبتلا ہوجاتے ہین بقول شخصے ؎

بروانہ از ان سوخت کہ با شمع در افتاد	با سوختگان ہر کہ در افتاد و بر افتاد

رُباعی

با بدان کم نشین کہ صحبت بد افتابے چنان درخشان را	گرچہ پاکی ترا پلید کند اندکے ابر ناپدید کند ؎

اگرچہ بکرامی کی عیاری کے لحاظ سے حضرت قطب الاقطاب قطب مدار رضی اللہ عنہ کے خلفاؤ
مریدین ہادی دین متین پروار سراج الدین یا جملہ مریدان شما نرا گمراہ کردیم کا تسلیم بھی کرلیا جائے تو
ہر دو بشر پر یہ راز عیان مثل نصف النہار ہے کہ گمراہ کرنا فعل کسکا ہے لہذا حضرت آدم علیہ السلام کو بوجہ نہ سجدہ
کرنیکے شیطان رجیم مردود ہوکر راندہ درگاہ ہوا اور اس نے اولاد آدم علیہ السلام کے لئے اغوا بازی و
گمراہ کرنے کا بیڑا اٹھایا جسپر بہ آیت پاک شاہد ہے۔ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ

؎ شیطان نے کہا کہ پروردگار جیسا تو نے مجھے رشتہ سے الگ کیا ہے میں بھی میں بھی لوگون کو بھکاؤنگا ۱۲ منہ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ اجمعین پس شیطان رجیم معہ اپنی ذریات کے ہمہ وقت نظر دنے
نمایب رہکر عبادت دریاض کی زراعت کو آلۂ عصیان سے کاٹ کر یا اغوائے اولاد حضرت
آدم علی نبینا علیہ السلام ہر وقت کمر بستہ رہتا ہے۔ بقول مولانا ؎

در دہنہان در نظر ہائے عوام ہم تندد لیجان من غافل مباش	امید دد در فکر زرعت قمح و شام تا نبرد خامر آن بد قماش

لیکن بحمد اللہ بہکانیوالے سے بچانیوالا بہت بڑا قادر ہے کیونکہ وہ شیطان ملعون کو آگاہ فرما
چکا ہے عوام الناس تیرے دام شیاطنی مین پھنسکر گمراہ ہونگے مگر جو میرے خاص بندے ہین وہ
تیرے فریب مین نہ آئینگے بقولہ تعالی اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ
اور شیطان سے یہ بھی ارشاد باری ہوا کہ جو بندے میرے تیرے فریب مکر مین آکر ملوث معصیات ہو جائینگے ان
میری حکم عدولی کرینگے انسے مین جہنم بھر دونگا اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدَهُمْ اَجْمَعِيْنَ الحاصل مدت کثیر کے بعد
نسل انسان سے بمطابق مرقومہ سنابل سراج نے معہ اپنی اذناب کے سارٹیفکیٹ عزازیل سے اِنَّ الشَّيْطَانَ
لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ حاصل کر کے واسطے اضلال خلفاء و مریدین بندگان مخلصین کے مستعد اور آمادہ ہوے مگر انکو
یہ علم نہین تھا کہ شیطان علیہ اللعن سے الہ العالمین اپنے خاص بندونکو مخصوص فرما چکا ہے کہ تو انپر قابو
نہو گا اور علاوہ ازین حضرت قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہٗ کے متوسلین و خلفاء و جانشین کو
ایک عجیب و غریب جا یک حضرت خلیفہ دوم عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منتقل ہو کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کا پہونچا کہ جسکی ضرب شدید سے گمراہ کنندگان خلفاء آقائے نامدار قدس سرہ
گوزکرتے ہوئے مفرور ہوتے ہین اور وہ مالک حقیقی تصدق رحمۃ للعالمین اپنے بندگان
صالحین خلفاء و جانشین حضرت سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ کو وارسراج ما جملہ مریدان
نمازاگراہ کردیم سے محفوظ رکھتا ہے عبارت سنابل شاہ مدار گفتند من چند کس را مرید
کردہ ام بعد ازین تا روز قیامت ہیچ کس را مرید نخواہم گرفت و خلافت بکسے نداوم ونہ خواہم داد
گویند در باطن سراج سوختگی افتاد و در تمام عمر باطن ایشان میسوخت چنانچہ ایشان را سراج
سوختہ گفتندے انتہے یہان لگرامے نے اس روبہ سازی سے کام لیا ہے

ہان ان مین جو میرے مخلص بندے ہین انپر قابو چلنا مشکل ہے) خدا نے فرمایا کہ مجھ تک (پہونچنے کا) یہ سیدھا رستہ ہے ۱۲ منہ مؤلف ۱۲

یعنی بعد حملہ سراج الدین مذکور حضرت قطب مدار قدس سرہ نے یہ فرمایا کہ مین نے ابھی تک صرف چند
شخصونکو مرید کیا ہے اور اب اسکے بعد مین کسیکو مرید نہ کرونگا اور نہ کرنے ابھی تک ممانعت دی ہے اور نہ
کرونگا پس بلگرامی کی دروغ گوئی پر سخت حیرت ہے کیونکہ جب حضرت سید بدیع الدین قطب مدار جیسی عظمت
کالبی مین رونق افروز تھے تو اسیوقت آپکے ہمراہ کثیر التعداد خلفا موجود تھے اور آپ ہی کے زمانہ مین سالہ
دور دور پہونچ گیا تھا اور لطف یہ کہ بلگرامی نے سنابل کے صفحہ ۱۱ مین تحریر کیا ہے کہ حضرت شاہ مدار
نے فرمایا کہ چند کس را مرید کردہ ام بعد ازین تا تاریخ ہیچ کس را مرید نخواہم گرفت یعنے مین نے چند شخصون کو
مرید کیا ہے بعد اسکے کسیکو مرید نہ کرونگا اور سنابل کے صفحہ ۴۲ مین یہ لکھا ہے کہ از مریدان شاہ مدار نزار
در ہزار از مریدی برگشتند یعنی حضرت شاہمدار رحمتہ اللہ علیہ کے مریدی سے ہزارون مرید برگشتہ ہوگئے نعوذ
باللہ جب آپنے صرف چند شخصونکو مرید فرمایا تو اب ہزار در ہزار یعنی لاکھون کی تعداد کہان سے آگئی
اور جب حضرت اس واقعہ کے بعد جونپور تشریف لے گئے تو سلطان ابراہیم شرقی نے آپ کا استقبال
نہایت شان و شوکت سے کیا اور بکمال ادب مع اراکین دولت شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور حضرت
مولوی شہاب الدین ملک العلماء جونپوری نے بھی بعد مخالفت کے صابون اشرفی سے اپنے قلب کو مصفا فرما
بزمرہ حلقہ بگوشان سرکار خود کو شامل کرکے ممتاز بخلافت ہوئے اور یہ جو بلگرامی نے لکھا ہے سراج کی تمام عمر
سوزش رہی اور باطن انکا جلتا رہا اسیوجہ سے سراج سوختہ کے لقب سے مشہور ہوئے یہ غلط ہے کیونکہ تمام
مورخین نے تحریر کیا کہ سراج الدین قطعی خاکستر ہوگئے تھے اور انھون نے اپنے عزیزون وغیرہ کو یہ وصیت کی
کہ مجھکو بغیر غسل کے دفن کردینا چنانچہ ویسا ہی ہوا کیونکہ مولانا شاہ جرأت علی نور اللہ مرقدہ نے کتاب
مونس الارواح مین قلمبند کیا ہے ؎

کیون سراج الدین بفور جلتا نہین	جو ہین بجلی شاہ کے منھ سے دہین
جلکے خاکستر ہوا آخر سراج	شرح کی کچھ بھی نہین ہے احتیاج
شمع مین جس وقت جلتی ہے پتنگ	بولنے کا کب سے رہتا ہے ڈہنگ
کب کسی کی خاک بھی ہے بولتی	کیا وہ بوکے جسمین باقی ہو نہ جی
اور یہ جو بعضے مخالف نے لکھا	یعنے ان کا جل گیا ہے سلسلہ
سو جواب اسکا ہے سن لے اے لعین	سلسلہ ایسے کا چلتا ہے کہین

سلسلہ انکا جو جل جاتا کہین اگر
تو ولی ہوتے نہ ایسے اسقدر
نام انکا اب تو لکھنا ہے ضرور

جنکو فرزندی مین لاے ہین حضور
صاحب سجادہ ذوالاقتدار
حضرت ارغون شاہ نامدار

حضرت فضور وطیغور کبار
واسطے ان سب کے لکھتا ہی یکبار
شیر حق سید محمد با حسب

جانمن ہے جنتی جنکا لقب
قاضی مطہر جو کہ مادر مین ہی شاہ
وہ تو ہے بے مثل اور مانند ماہ

قاضی محمود اور میٹھے مسدار
یہ خلیفہ مین ہین حضرت کے شمار

عبارت سنابل وآن چند مرید شاہمدار کہ بودند ہمہ بے رخصت وبے اجازت وبے خلافت شاہمدار
مردمان را مرید می کردند وسلسلہ پیدا آوردند وخلیفہا گرفتند گمراہی ایشان این ست
واین ہمہ از بعد فوت شاہمدار پیدا آوردند ودر حالت حیات ایشان نبود وانتہے
پس واضح ہو کہ مصنف سنابل نے یہہ افترپردازی کی ہے یعنی یہہ تحریر کیا کہ حضرت
شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کے وصال ہونیکے بعد آپکے چند مریدین نے بلا اجازت وخلافت حضرت ممدوح
کے مرید کرنا شروع کر دیا۔ اور لوگون کو خلافت بھی عطا کی یہی انکی گمراہی کا باعث تھا الحاصل بلگرامی کی
روبہ بازی بیحد سخت حیرت ہے کیونکہ جب حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ ملک ہندوستان کے علاوہ
اور دیگر ممالک کی بھی سیر فرما چکے اور تمام جوانب واطراف اور شہر وبلاد کی حضرت قدس سرہ سیر فرما کر
گلزار عرفان واسلام کی خوشبو سے عالم کے مشام عاقبت کو معطر فرما چکے بعدہ وہ مقام جو کہ آپکے
قیام گاہ کے متعلق جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے تجویز فرمایا تھا یعنی مکنپور دارالنور مین شرف
صدور فرمایا اور تمام اپنے خلفاء ومریدین پر خاص توجہ مبذول فرما کر انوار وتجلیات سے ان کے
قلوب کو منور کر کے بغرض ہدایت واشاعت اسلام وتعلیم عرفان وترقی سلسلہ کے ہر شہر ودیار وقصبات
ودیہات ہندوستان ونیز دیگر ممالک مین روانہ کیا لہذا حضرت قدس روحہ کے خلفاے مکرم کی رونگی کی
کیفیت کتاب ہذا کے مقالہ اولی کے تحفہ پنجم مین مندرج ہو چکی یہان تکرار کی ضرورت نہین۔ سنابل
چون حضرت شاہ مدار را وقت رحلت قریب رسید بفراست باطن دانستند کہ مریدان من گمراہ کردہ عارفی
ہستند از ایشان البتہ بے دیانتی صادر خواہد شد رقعات فراوان بخط خود نوشتہ در اطراف وجوانب فرستادند
کہ باکسے را خلافت نہ دادہ ایم۔ چنانکہ کاغذے از دست بخط حضرت شاہمدار بدست مخدوم شیخ سعد افتادہ بود
شاہ مدار نوشتہ بودند کہ من کسے را خلافت نہ دادہ ام انتہے پس واضح ہو کہ مصنف سنابل نے

یہان اس عیاری سے کام لیا ہے حضرت قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہ کے تعلق سے لکھا
کہ جب آپ کے وصال کی وقت قریب آیا تو حضرت نے فراست باطن سے معلوم فرمایا کہ میرے مریدین
عارفین کے برگشتہ کئے ہوے ہین البتہ انسے بے دیانتی صادر ہوگی پس کثرت سے رقعہ مرقوم فرماکر تمام اطراف
وجوانب مین روانہ فرمادیئے کہ مین نے کسیکو خلافت عطا نہین کی چنانچہ ایک رقعہ اسی مضمون کا معہ آپکے
متعلقون کے حضرت شیخ سعد رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پڑا نعوذ باللہ من ذالک ملگرامی کی چشمون کو حسد
کے کانٹون نے چھید کرالیسا نابینا بنا دیا تھا کہ انکو یہ تک تمیز نہ رہا کہ مخلصان بارگاہ ایزدی ومقبولان
بارگاہ صمدی کے لئے معلم الملکوت سے تمغہ اغوابازی کا حاصل کرکے انکی گمراہی کو کمر بستہ ہونا یہ
عارفونکا شیوہ ہے کیا خواب گمراہ کرنیکو خاصان ربی کے آمادہ ہونا اور ایسے لوگون کو عارفان ایزدی
کے زمرہ مین شامل کرنا یہ ملگرامی ہی کا فعل ہے اور جب بدیع الحق والدین حضرت سید بدیع الدین
قدس روحہ نے کثرت سے رقعہ مرقوم فرماکر تمام اطراف وجوانب مین روانہ فرمائے کہ مینے کسی کو تمغہ خلافت
سے سرفراز نہین کیا پس جو حضرات کہ ہمعصر تھے حضرت موصوف کے اور علاوہ دیگر خاندانون کے
حضرت قدس سرہ سے بھی مستفید ہوکر خلافت سے بہرہ ور ہوچکے تھے بلکہ حضرت شہنشاہ اولیا رکبار
حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رحمتہ اللہ علیہ کے بہر فیوض سے جو چشمے جاری ہوچکے تھے ان سے
بھی کثرت سے مخلوق خدا نے جام بیعت وخلافت کو بھر بھر کر سیرابی حاصل کی تھی کہ جن حضرات کے اسمائے
گرامی ذیل مین مندرج کئے جائینگے عبارت سابق تو انکو وہ ہوائی رقعات نہ دستیاب ہوے کہ
اپنی اپنی تصنیفات مین انکا حوالہ دیکر بحر فیوضات مداریہ سے بہرہ ور ہونے سے باز رکھکر دوسرون کو
بھی متنبہ کرتے اور وہ رقعات جو کہ لاتعداد کثیر التعداد تھے تو ان مین سے صرف ایک رقعہ عبدالواحد
کے پدر بزرگوار حضرت شیخ سعد کے ہاتھ لگا تو وہ بھی زبانی خرچ کہ جس کا سر نہ پیر اور وہ رقعہ آج بھی ملگرامی
سگ بارگاہ سراجیہ کے پلون کے پاس نسلاً ونسلاً منتقل ہوتا چلا آیا ہوگا تو انکی اذناب کو لازم ہے
کہ فقیر مولف کو بھی اسکی زیارت کرادین تاکہ مین خود بخود معہ اپنے متعلقین ومریدین کے زمرہ
سبع کا سر تاج بننے کو تیار ہوجاؤن اور پھر اُن کو دام تزویر کے پھیلانے کی ضرورت ہی نہ ہو سنا بل بدان
سبب مخدوم شیخ سعد مریدان شاہ مدار را باز گرانید ہ از رہے دیانت نہ از روے آبانت وخلفاے
حضرت مخدوم شیخ سعد نیز مردم را ازین بیعت می فرمودند چنانچہ مخدوم شیخ صفی را قدس سرہٗ فقیر

بخشم خود دیده است و مخدوم شیخ محمد منگن که در مقام ملانوه اسوده اند و بندگی مخدوم شیخ نظام الدین سلمہ اللہ تعالیٰ
انیطی اسوده اند نیز مردم را ازین بعیت و انابت باز گردانیدند و اللہ اعلم بالصواب و این فقیر را بر حسب
باخبار صحیح تحقیق شده بود نوشته است اتنے پس مصنف سنابل کے روباہ سازی پر سخت تعجب ہے
کہ انھون نے یہ تحریر کیا کہ بہت سے مرید حضرت شاہمدار رحمۃ اللہ علیہ سے برگشتہ ہوکر کوئی شیخ سعد اور
کوئی شیخ صفی اور کوئی شیخ محمد منگن وغیرہ کے ہوگئے اور حالانکہ حضرت قطب الاقطاب قطب مدار رضی اللہ عنہ
ان مریدون کی برگشتگی سے راضی نہ تھے لیکن ان لوگون نے حضرت ممدوح قدس روحہ کی مریدی
سے واپس کرلیا کیون نہ ہو یہ بلگرامی کی نہایت سعادت مندی و شیخت پناہی کا باعث تھا وہ جسقدر ای
جہاد و دغ گوئی کے نہ اڑاتے وہ کم تھے لیکن بلگرامی کو کچھ پس و پیش کا خیال نہ رہا اور ایسے مرتبۂ فنافی الدنیا
و فنانی الدینار سے فایز المرام ہوئے کہ قہر خدا سے نڈر ہنکر اس قسم کے حملہ تحریرین لے آے جس کا
جواب دنی سے ادنا کلمہ گو حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیسکتا ہے اور یہ رمز ہر فرد
بشر پر اظہر من الشمس ہے کہ ہفت اقلیم مین آفتاب اقتدار مداریت بلند و ماہتاب قطبیت شعلع
ارجمند تابان و درخشان ہے ایسے آفتاب پر خاک اندازی کرنا انہین بلگرامی کا شیوہ ہے اور صبح
تو یہ ہے تا وقتیکہ ایسے فقرے مصنف سبع و سوانح الخناس تحریرین نہ لاتے تو دنیا کا عقیدہ دیگر خان ذون
کے مشائخین سے برگشتہ ہوکر انکی یا انکی ذریات کیجانب کسطرح رجوع ہوتا اور یہ تو صاف ظاہر ہے کہ اگر
بلگرامی کچھ بھی نظر باطن رکھتے ہوتے تو ایسے حملے مکاری کے قلمبند نہ کرتے کیونکہ پیری و مریدی گھر کی جاگیر
نہین بلکہ جو حضرات رنگ العلما و رشتہ الانبیا مین رنگ عادات و اطوار صالحین اختیار فرماکر اپنے پیران
طریقت کے قدم بہ قدم چلکر اپنی نسبت کو حضرت سرور کائنات جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیمات سے
قوی فرماتے ہین انکے جانب خود بخود اہل اللہ کی طبیعت راجع و مخاطب ہوتی ہے نہ یہ کہ وسواس
شیطانی کار صالحین ہو بلگرامی نے شاید تحریرات متقدمین و متوسطین کا مطالعہ کرکے اسکے سرمہ سے
حسد کی پہلی کو آنکھونسے دفع نہین کیا خیر اب انکے احباب کو چاہیئے کہ اس کحل بیش قیمت
کو استعمال مین لاکر مارے چشم کو مٹاکر عقیدت سرکار والا تبار کی روشنی پیدا کرین اور ان مکتوب
کو مکرر سکر رکھنے کی ضرورت نہین کتاب ہذا مین مندرج ہو چکی ہین علاوہ ازین خود بلگرامی کے پیران
سلاسل حضرت شیخ محمد صفی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شیخ محمد سعد نور اللہ تربتہ و حضرت شیخ محمد متینا

لکھنوی قدس سرہ ونیز دیگر حضرات ابستگان خاندان عالیہ قادریہ وچشتیہ ونقشبندیہ وقلندریہ وغیرہ
وغیرہ کے خورشید مداریت سے اپنے قلوب سیر شعاع کا اقتباس فرماکر منصب ابدال اوتاد اور
نجباء ونقبا اور غوث وقطب سے سرفراز ہوکر افلاک لامیت پر منور ہین اور اپنی اپنی روشنیونسے
ذرات عالم کو منور کر رہے ہین اور بلگرامی کی عیاری ودروغ گوئی کا تحریراً وتقریراً اوظاہر باالشان اظہار
فرما رہے ہین کہ جنکے اسماے گرامی مندرج کئے جاتے ہین اور یہ ہین یعنی حضرت مولانا شاہ محمد اجمل
بہرائچی چشتی قادری مداری انکے مرید ملقب عارفان اجملی مداری مشہور ہین اور حضرت مولانا مولوی
نظام الدین چشتی سلامتی چشتی مانکپوری انکے مرید ملقب بلقب سالکان حسامی المداری مشہور عالمین
اور حضرت شیخ محمد عاقل ولایتی انکے خلفاؤ مریدین ملقب بعاقلان مداری ہین اور حضرت سید احمد آپکے مریدین
کاسان مداری مشہور ہین اور اگر حضرت کے خلفا ومریدین جو کہ دیگر خاندانون کے آپ سے تعلق رکھتے
ہین انکی مفصل کیفیات کتاب ہذا مین مندرج کئے جائین تو بہت طول ہوتا ہے بدیں وجہ صرف
اسماے گرامی بغرض مطالعہ شائقین ذیل مین مندرج کرکے بعدہ ان حضرات کے شجرات بحوالہ کتب
مخرجہ لکھے جائین گے۔ حضرت شاہ محمد قاضن رحمۃ اللہ علیہ وحضرت مولانا شہاب الدین مالک العلما رح
وحضرت مخدوم جہانیا جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ وحضرت شیخ بدہن بہرائچی وحضرت شیخ حسین مغربی
بلخی رح وحضرت شاہ محمد مجلی قلندر رح وحضرت قطب الدین بینا دل قلندر رح وحضرت مولانا عبد القدوس
گنگوہی رح وحضرت مولانا مجدد الف ثانی رح وحضرت مولانا شاہ حاجی محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رح
وحضرت مولانا مولوی شاہ محمد فضل الرحمن مرادآبادی وحضرت مولانا شاہ تراب علی قلندری کاکوری
وحضرت مولانا شاہ مسعود علی قلندری رح وسید شاہ فضل اللہ گشائین بہاری رح۔ وحضرت شاہ سید
محمد بن فضل اللہ گشائین رح وسید نصیر الدین بہاری رح وحضرت شیخ ابراہیم چندن گشائین رح وحضرت
شاہ مغر الدین گجردی رح وشاہ مجیب اللہ قادری رح وحضرت شاہ محمد نعمت اللہ قادری رح پہلواروی
وحضرت شاہ مولانا مولوی محمد سلیمان قادری چشتی پھلواروی وحضرت شاہ مولانا مولوی محمد حسن قادری و
حضرت شاہ محمد علی حبیب نظر قادری پہلواروی۔ وحضرت نظام الدین بلخی رح وحضرت مولانا شاہ
احمد حسن پنجابی کانپوری رح وحضرت مولانا مولوی شاہ محمد عاقل ولایتی کانپوری وحضرت مولانا
شاہ محمد حسین الہ آبادی وحضرت مولانا ولی اللہ محدث دہلوی رح وحضرت درویش محمد قاسم اودہی

وحضرت شاہ امین الدین بہاری وحضرت مولانا مولوی محمد نعیم عطا سجادہ نشین حضرت مخدوم الملک
یحیی منیر رحمۃ اللہ علیہ وحضرت مولانا مولوی شاہ محمد فضل رسول صاحب وحضرت مولانا مولوی شاہ محمد
عبدالقادر صاحب وحضرت مولانا صوفی شاہ محمد عبدالقدیر صاحب بدایونی وحضرت سید شاہ فضل اللہ
کالپوی وحضرت شاہ محمد اسمعیل وغیرہم سلسلہ عالیہ مداریہ سے مستفیض ومستمند ہین اور ان حضرات
صالحین راست باز حق پسند صداقت گو نے اپنے اپنے شجرات خاندان عالیہ مداریہ طیفوریہ
سے بہرہ ور ہونے کے متعلق مکتوب سلف وحال مین ارقام فرماتے ہین انشاء اللہ تعالی کتاب
ہذا مین بعد درج کرنے جو کہ حضرات علماے کرام نے عبدالواحد بلگرامی سے سبع سنابل کے بعض عبارت خلاف
عقائد حنفیہ وشرع شریف محمدیہ پر فتاوی کفر وفسق وفجور وکذب وغیرہ کے دیئے ہین تحریر مین لاوینگے
اور یہ واقعہ حضرت بدیع الحق والدین سید بدیع الدین قدس سرہ کا جو بلگرامی نے تحریر کیا بلا حوالہ کتب
ابتدا میگویند ایک مجہول صیغہ سے شروع کی اور آخر مین مجھ کو جو کچھ اخبار صحیحہ سے پہونچا لکھا الغرض صاف
طور سے بلگرامی کی تحریر سے حسد وبغض وعداوت کا اظہار ہو رہا ہے کہ جس کا احساس ہر فہیم وعقیل
پر تھوڑا سا غور وفکر کرنے کے بعد بخوبی ہوتا ہے اور مصنف سنابل کے پیشوہ مین داخل تھا کہ جس کا
چاہا اس کا سلسلہ سوخت بنا دیا اور کسیکو حاسد ٹھہرا دیا اور کہین مرتبہ مرید کو مرشد سے بڑھا دیا
حتی کہ اپنے پیر بھائیون اور پیران سلاسل کو بھی نہین چھوڑا چنانچہ سنابل کے صفحہ ۸۱-۸۲ کی یہ عبارت ہے
چون حضرت مخدوم شیخ سعد مخدوم صفی را در اربعین نشاندند سومے روز فتحیاب شد وعلوبات وسفلیات
ہمہ کشوف گشت وبمقامات عالیات مردان ترقی حاصل شد وچون ایشانرا جامہ خلافت عنایت فرمودند
برجملہ خلفاے مخدوم سبقت گرفتند وبمقام وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ رسیدند
ودر خانقاہ مخدوم شیخ سعد می نشستند ومردمانرا ایشان بیعت می کردند ومرید می شدند بعضے خلفاے
مخدوم برین ماجرا حسد بردند وخبر مخدوم شیخ سعد رسانیدند کہ شیخ صفی آداب خانقاہ مخدوم را نگاہ نمی دارد
وہم در خانقاہ نشستہ مردم را مرید می کند مخدوم شیخ سعد فرمودند اے یاران شما شیخ صفی را نمی شناسید
شیخ صفی از مقامات من ترقی کردہ بمقامات پیر من رسیدہ است واین حسد حاسدان بدرازی کشید
چون مخدوم شیخ سعد فوت شدند برادر زادہ خود را کہ شیخ محمود نام داشت صاحب مقام ساختند و
حاسدان شکایت مخدوم شیخ صفی پیش شیخ محمود می رسانیدند وغماز یہا می کردند تا انکہ شیخ محمود صاحب

مقام ہم قوت شدند وحسد حاسدان ہمچنان برجائے خود بود انتہے ترجمہ جب مخدوم شیخ سعد نے
شیخ صفی کو چلہ مین بیٹھایا تین ہی روز مین کامیابی ہوکر علویات وسفلیات کا انپر انکشاف ہوگیا
اور مقام اعلیٰ مردان خدا سے بہرہ ور ہوے اور جب جامہ خلافت درگاہ مرشد سے عطا ہوا تو جمیع
خلفاے مخدوم پر سبقت لیگئے اور مقام وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اولٰئِکَ هُمُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۃ
ممتاز ہوکر خانقاہ مرشدھی مین تشریف لیکر لوگون کو حلقہ بیعت مین داخل کرنے لگے اور لوگ انسے مرید
ہونے لگے بعضے خلفاے مخدوم نے یہ کیفیت دیکھکر حسد کیا اور حضرت مخدوم موصوف کو اطلاع
دی کہ شیخ صفی آداب بارگاہ حضور کو بالاے طاق کرکے حضرت کے بارگاہ ہی مین بیٹھکر لوگون کو حلقہ ارادت
کیون مین داخل کرتے ہین حضرت مخدوم نے یہ ارشاد فرمایا کہ اے یارو تم شیخ صفی کو نہین جانتے
ہو وہ میرے مقام سے بڑھکر میرے مرشد کے مقام پر پہونچ گئے ہین یہ جواب سنکر حاسدون کا حسد اور
زیادہ بڑھ گیا اور جب مخدوم ممدوح کا وصال ہوگیا اور انھون نے اپنا قایم مقام برادرزادہ شیخ
محمود کو کیا۔ پھر حاسدون نے شیخ صفی کی چغلخوری اور شکایت انسے بھی کی اور جب شیخ محمود کا بھی انتقال
ہوگیا تو حسد حاسدان کا ویسا ہی قایم رہا انتہے بلکہ امی کے عقل کل پر سخت حیرت ہے کیونکہ جب شیخ
صفی پر بتصدق حضرت مخدوم شیخ سعد تمام عالم علوی وسفلی کا انکشاف ہوکر کامیابی حاصل ہوگئی
اور تمغہ خلافت سے بھی بہرہ اندوز ہوگئے اور مرشد ہی کے حضور مین سلسلہ جنبش کی حرکی کرنے لگے تو
اس اعزاز پر انکے جمیع پیر بھائیون کا غنچہ خاطر شگفتہ ہوکر جسقدر مسرت سے پھولے نہ سماتا وہ کم تھا اور نہ
یہ کہ اسکے برعکس انھون نے مزرعہ قلب مین تخم حسد کو بوکر اپنے تمام نیک کاریون سے ہاتھ دھو کر بمصداق حدیث
اِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْعَمَلَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ[1] کے مصداق ہوگئے اور صرف یہی نہین بلکہ بیقرار
ہوکر بجاے مرشد سے شکایت کی اور جب اسکے جواب مین حضرت مخدوم سے شیخ سعد نے شیخ صفی کے
مرتبہ کو اپنے مرتبہ سے تفاوت دیکر مرشد کے درجہ پر پہونچنے کی اطلاع دی تو حاسدونکو شکایت کرنیپر
خجل ہوکر شیخ صفی کا اپنے مرشد حضرت شیخ سعد سے بھی زیادہ خیال کرنا چاہیئے تھا اور نہ یہ کہ اور بھی
زیادہ حسد کے دلدل مین پھنسکر حکم عدولی مرشد کے گرفتار ہوکر مردود طریقت بننا پسند تھا اور اس پر بھی
اکتفا نہین کی بلکہ اپنے مرشد کے انتقال کے بعد شیخ محمود سے شکایت وچغلخوری کرکے مصداق

[1] یعنی حسد کھا جاتا ہے عمل کو جیسے آگ کھا جاتی ہے لکڑی کو۔

حدیث لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاۃٌ کا نکر جہنم کے کندے بنگئے اور وصال شیخ محمود کے بعد بھی
ان حضرات نے اپنے دلسے حسد کو دور نہین فرمایا اور مخالفت حضرت سرور کائنات مفخر موجودات
جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو کچھ دھیان مین نہ لاے اور مفت مین اپنے تمام اعمال کو ملیا میٹ
کر بیٹھے بمطابق حدیث اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ
عیاذاً باللہ ذریات ملگرامی کے حصص عقول کو صواعق محرقہ نے ایسا خاکستر کردیا کہ انکو آجتک
قطعی مصنف سنابل کے مشرب کا پتہ نہ چلا وہ دراصل منافقین سے تھا کیونکہ ظاہر! اہل سنت
والجماعت کے زمرہ مین شامل رہا مگر باطناً گروہ رفض کے عقائد کی اشاعت کا بازار گرم کرگیا
کیونکہ اسی گروہ کے لوگ حضرات اولیاء کرام وخصوصاً حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارگاہ
عالی مین بے ادب ہونا اپنا دین وایمان سمجھتے ہین بدیں وجہ صرف حضرت شہنشاہ اولیاء کشور ولایت
والدین سید بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ کے متعلق کیا بلکہ اپنے سلاسل کے
حضرات کو بھی نعوذ باللہ منہا حاسد وچغلخور[1] بناکر اُنکے جہنمی ہونیکے ثبوت مین کتاب سبع سنابل
کے صفحہ ۱۸۵ مین ایک حکایت درج کردی جوکہ مرقوم ذیل ہے۔ روزے مہتر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام
نشستہ بود فرمودند درین ساعت یکے از اہل بہشت خواہد آمد جوانے انصاری بیامد باز دیگر روز
درمسجد نشستہ بود فرمود درین ساعت یکے از اہل بہشت خواہد آمد ہمان جوان انصاری بیامد عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ در تفحص افتاد دید کہ او ہیچ وقت نماز میگذارد و کسب حلال میکند نہ قیام شب دارد
نہ صیام روز پرسید دو روز متواتر بزبان رسول اللہ علیہ السلام رفت کہ این ساعت یکے از اہل بہشت
خواہد آمد ہر دو روز تو آمدی انصاری گفت من عبادت زیادہ نمیکنم اما در دل من اصلا حسدے نیست
عبداللہ بگریست وگفت کہ این جز ترا میسر نشود مولف راست قطعہ

حسد نار جحیم آمد بہ تحقیق	ولا از آتش دوزخ بہ پرہیز
زوال نعمت مردم چہ خواہی	جہنم برتن مسکین مکن تیز

حکایت مرقومہ حسد کا ترجمہ یہ ہے

ایک مرتبہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت ایک بہشتی

[1] یعنی چغلخور جنت مین نہ جاوے گا ۱۲ منہ

پہرا ۱
سے
پہرا ۲ تک

نھل آرہا ہے بفور ایک جوان انصاری حاضر خدمت ہوا دوسرے روز مسجد شریف مین طلوع گشتے اور پھر
ارشاد کیا کہ ایک اہل بہشت آرہا ہے اسروز بھی وہی جوان انصاری داخل مسجد ہوا حضرت عبداللہ
جویان ہوئے کہ انصاری جوان کونسا عمل نیک کرتا ہے کہ جسکیوجہ سے حضرت شفیع المذنبین
صلے اللہ علیہ وسلم نے دو روز علی التواتر اسکے جنتی ہونے کی خوشخبری سنائی دیکھا کہ نماز پنجگانہ
ادا کرتا ہے اور کسب حلال سے اپنا گذراوقات کرتا ہے نہ قائم اللیل ہے اور نہ صائم الدہر حضرت
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جوان انصاری کو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی
بابت اطلاع دی کہ دو یوم متواتر حضور نے یہ ارشاد فرمایا کہ اہل بہشت آرہا ہے اور دونون روز تم ہی نے
جوان انصاری نے کہا کہ مین زیادہ عبادت نہین کرتا ہون مگر میرے دلمین حسد نہین ہے
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ سنکر آبدیدہ ہوے اور فرمانے لگے کہ بجز تمہارے دوسرے کو
یہ نہین ملے اور قطعہ مرقومہ ملگرامی کا مطلب یہ ہے کہ حسد دوزخ کی آگ ہے تحقیق ثابت ہے
اے دل آگ جہنم سے اجتناب کر اور کسی کے زوال نعمت کا خواستگار نہ بن اپنے تن مسکین
کو خاطر نار دوزخ کو مت تیز کر انتہے الحاصل مصنف سبع سنابل نے بشیر اپنے دادا پیر کے پیر بھائیونکو لعوذ
باللہ من ذالک حاسد و جغلخور قرار دیا اور پھر انحضرات کے جہنمی ہونے کے ثبوت مین حکایت مرقومہ بالا
جناب مذکور مین قلمبند کر کے مصداق مضمون شعر کے بن بیٹھے ؎

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد	میلش اندر طعنۂ پاکان برد

اور مرتبہ مرشد کا مریدین مین مثل نبی کے ہوتا ہے بفحواے حدیث اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ
بنابریں اس بنا پر شیخ صفی و نیز انکے تمامی گروہ متبعین مین حضرت شیخ سعد رحمۃ اللہ علیہ کی شان مانند
نبی کے ٹھہری ملگرامی کو شاید علم تصوف مین قطعی دخل نہ تھا ورنہ کبھی افترا پردازی شیخ صفی کے مرتبہ
مین بڑھانے کی مخدوم مصنف پر بہتان باندھ کر نہ کرتے اور حفظ مراتب سے روگردانی کر کے مرتد
نہ بنتے اور فرمان نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہ کرتے ۔

پس ان تحریرات ملگرامی سے معلوم ہوتا ہے کہ انپر صحائف بارگاہ علم الملکوت سے نازل ہوتے
تھے کہ جس سے انھون نے حسد و بغض اور کذب و جغل خوری وغیرہ کو جائز سمجھ رکھا تھا بنیوجہ اپنے
ان سلاسل کو بھی حاشا و کلا ان کا مرتکب بنا دیا ورنہ حسد کسی قسم کا جائز نہین ہے حدیث لَا حَسَدَ

اِلَّا فِی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی اَھْلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا۔ یعنی حسد نہین کرنا چاہیئے اگر وہ جائز ہوتا تو سخی کو دیکھکر اسکی سخاوت کے مانند کرنے مین اور عالم کو دیکھکر اسکے بموجب عمل حاصل کرنے مین ہوتا پس واقعی مصنف سنابل کی اعوانہ پردازی سے معلم الملکوت تک پناہ مانگتا ہوگا کیونکہ جب انھون نے اپنے پیران سلاسل کے دست تفقت دراز کیا اور بہتان باندہا تو دیگر سلاسل کی بچارے کیا خیال مین لاتے اور سچ تو یہ ہے کہ اسی قسم کے وہ لوگ ہونگے کہ جنہون نے جناب باری اعزاسمہ وحضور صلے اللہ علیہ وسلم تک کے زبان کھولی اور بیٹھے بٹھاے مفت مین دوزخ کی آگ دکتی مول لی بقول بزرگ ؎

قِیْلَ اِنَّ الْاِلٰہَ ذُوْ وَلَدٍ	قِیْلَ اِنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ کَھَنَا
سَا بِحَیِّ اللّٰہُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا	مِنْ لِّسَانِ الْوَرٰی فَکَیْفَ اَنَا
خلق کے سخ سے ہے کس طور سے بچنا منعم	باندھتے لوگ خدا ہی پہ ہین بہتان ہے

الحاصل یہ خاندان عالیہ طیفوریہ مداریہ وہ خاندان عالی ہے کہ جسکی تمثیل آفتاب کی شعاع ہفت اقلیم مین پرتوزن ہے اور تا قیام ارض وسموات آفتاب مداریت کی شعاعین اپنے فیوض انوار وبرکات سے عالم کو منور فرماتے رہینگے بلگرامی بیچارے ورثہ حسد خاندانی جو کہ منتقل ہوکر انکے دادا پیر دلنے پہونچا تھا اس حسد کے مارے طمع دنیا مین پھنسکر اگر ایسے فقرہ زشت اوراق سنابل مین قلمبند کرکے سیاہ روئی نفرماتے تو کسطرح مرتبہ علویہ معلم الملکوتی سے فائز المرام ہوتے۔

سوال مرید یہ جو کچھ بھی آپ نے واقعات واضح طور سے بحوالہ کتب حضرت قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہ اور آپ کے خلفاے عظام ونیز خلفاے کرام کے خلفا کے سند درج کتاب ہذا کیے ہین۔ اور یہ سب کہ سب بمضمون العاقل تکفیہ الاشارۃ۔ صاحبان عقل کے نزدیک کیسے سنا کے جواب ہین اور یہ اور بھی زیادہ مناسب ونہایت بہتر ہوگیا کہ جوابات عبارت سنابل ہی سے خلاف مافی الضمیر بلگرامی کے پیدا کرکے دندان شکن دیگئے سونے پر سہاگہ کا کام کرگئے ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا	جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

بلگرامہ اور بھی زیادہ مناسب ہوجاے کہ جنکا تعلق خاندان والاشان چشتیہ قادریہ ونقشبندیہ قلندریہ وغیرہ سے ہو اور ان حضرات نے حضرت سید بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ

مداریہ کا جاری وساری اور آپ کے خلفا کے تعلق صاحب نسبت ہونے کا ثبوت دیکر بگرامی کی سند
کا اظہار فرمایا ہو ایسی عبارت بھی درج کردیجئے تو عوام الناس تک برحق وباطل کی تصدیق
ہوکر صاف آئینہ کا کام کرجائے۔

جواب مرشد عزیزم مین تمہارے خواہش کے مطابق مشتے نمونہ از خروارے ایسی عبارت بھی تحریر کئے دیتا
ہون چنانچہ مولانا شاہ شریف اعظم خلیفہ خباب مولانا مولوی صوفی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قلندری
پہلواروی سلسلۃ الذہب کے صفحہ (۱۶) مین اپنے مرشد موصوف بالا کے مقولہ کو یون قلم بند فرماتے ہین کہ
حضرت قبلہ نے فرمایا مداریہ طریقہ چھ طور سے شایع وذایع ہے مگر نامونکی ترتیب اسکی بہت دشوار ہے شیخ
عبدالحق محدث دہلوی ومولانا شاہ عبدالعزیز رحمہا تعالے فرماتے ہین کہ درحقیقت حضرت بدیع الدین
مدار قدس سرہٗ کو اویسیت تھی اور بعضے ملافیظ مین لکھا ہے کہ خود حضرت مدار صاحب کبھی فرماتے اکتبوا
اسمی بعد اسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد میرا نام لکھلو یہی سلسلہ وشجرہ ہی حضرت قبلہ کے رسالہ شجرۃ السعادت مین یہ بحث قابل دید ہے
۱۲ سبع سنابل مین میر عبدالواحد بلگرامی چشتی قدس سرہ کی تحقیق اس سلسلہ مداریہ کے متعلق ایک اور
بھی عجیب وغریب ہی وہ اس سلسلہ کو بالکل منقطع مفقود بتاتے ہین۔ اس کا اثبات بہت مشکل ہی بڑے
بڑے علماء وفضلا وصاحبان نسبت اس طریقہ مین گذرے ہین اور ہنوز بھی کچھ نہ کچھ اسکے آثار موجود
ہین حضرت قبلہ جب مکن پور شریف مین حضرت شاہ مدار صاحب کے مزار مبارک پر گئے تو اس سلسلہ کے
ایک معمر عارف باللہ سے ملاقات ہوئی حضرت نے ان سے اجازت لی وہ بزرگ صاحب نسبت تھے
انھین کے جناب سے میرے حضرت قبلہ کو تغل فنا در حقیقت محمدیہ حاصل ہوا ہے مگر یہ بھی فرمایا کہ دوسرے
کو القا کرنے کی اجازت نہین ہے مولانا حسن میان رحمتہ اللہ علیہ اس سفر مین ہمرکاب تھے اور اجازت
مین شریک تھے محمد شریف اعظم۔ اور مولانا صاحب نے جو شجرہ مداریہ
کتاب مذکور الصدر مین تحریر فرمایا ہے۔ وہ مقالہ دوم کے تحفہ سوم مین مندرج کیا جائے گا نقل عبارت
از ارشاد رحمانی وفضل یزدانی صفحہ ۵۸ ارشاد ہوا کہ دہلی مین ایک روز اہل اللہ کا مجمع تھا اور امین
حضرت ایشان بھی تھے اتفاقا وسطرف سے مداریون کا غول نکلا بعض کہنے لگے بھلا دیکھو تو ان مین
کوئی صاحب نسبت بھی ہین حضرت ایشان نے فرمایا کہ ٹھہرو مین دیکھتا ہون۔ تامل کے بعد

فرمایا کہ فلان شخص ایمن صاحب نسبت ہین اسکے بعد ارشاد ہوا کہ ہمارا تمہین بتلاؤ کہ دہلی سے لیکر
بریلی مرادآباد لکھنو تک نقشبندیہ قادریہ چشتیہ مین کون شخص صاحب نسبت ہین پس اس ارشاد سے
معلوم ہوا کہ سلسلہ مداریہ سوخت نہین ہوا البتہ ان مین صاحب نسبت و کامل فی زمانہ کم
ہوتے ہین ۔ سوا اوسے سلاسل مین بھی اہل کمال کی بہت کمی ہے انتہے جناب مولانا صوفی شاہ
فضل الرحمن صاحب کا بھی شجرہ مداریہ جو مولف کتاب ہذا کو دستیاب ہوا ہے وہ بحوالہ کتب مقالہ دوم
کے تحفہ سوم مین لکھا جائے گا اور حضرت مولانا حکیم فرید احمد صاحب عباسی نقشبندی مجددی
طبیب ریاست بھیکم پور نے مدار اعظم کے صفحہ ۲۷ مین جواب سنابل یون قلم بند فرمایا ہے کہ حضرت
سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کی تعداد ۳۶۴ بھی اور حضرت
موصوف ہی کے زمانہ مین سلسلہ دور دور پہونچگیا تھا ۔ یہ قطعی ناممکن ہے کہ آپ کا سلسلہ سوخت
ہو جاے چنانچہ نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ مین جہان اور سلاسل کی اجازت و بقاے نسبت ہوتی ہے
مداریہ سلسلہ کی بھی اجازت دیجاتی ہے اور بوسیلہ روحانیت پاک حضرت شاہمدار رحمۃ اللہ علیہ کی
نسبت سے بھی قلوب کو منور کیا جاتا ہے جس کا ادراک بخوبی ہوتا ہے اور تمام نسبتون سے ماری
نسبت علیحدہ محسوس ہوتی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہمدار رحمۃ اللہ علیہ کا
فیض برابر جاری و ساری ہے اگر کوئی صاحب یہ کہین کہ اور سلاسل کیساتھ تو آپ کا سلسلہ جاری
ہے مگر علیحدہ نہین ہے ۔ یہ بھی سخت حیرت انگیز بات ہے کہ جن بزرگ کی نسبت اہل باطن
صاف محسوس کر رہے ہون اور اس سلسلہ مین اجازت و خلافت دے رہے ہون
اسکو یہ کس طرح تسلیم کرلین کہ یہ سلسلہ سوخت ہوگیا علاوہ ازین بہت سے بزرگ ہین جو
خاص نسبت مداری رکھتے ہین جیسے خواجہ محمد رشید جنکا سلسلہ یہ ہے خواجہ محمد رشید مصطفےٰ ۔
انھون نے فیض مداری اپنے بھائی محمد یقی سے حاصل فرمایا اور انھون نے سید شمس الدین محمد حسینی
بخاری سے اور انھون نے حاجی حرمین شریفین ابو یزید سے اور انھون نے شاہ فخر الدین
زندہ دلسے اور انھون نے سید جمال الدین چشتی سے اور انھون نے حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ
سے اسیطرح بہت بزرگ ہین مداریہ سلسلہ مین اور یہ سلسلہ قیامت تک چلا جاے گا انتہے
اور جو جناب مولانا حکیم صاحب نے اپنا شجرہ مداریہ صفحہ ۳۷ مین تحریر کیا ہے وہ مولف تحفہ مرقومہ
بالا ذیل مندرج کرے گا

باب ثبوت سلسلہ عالیہ طیفوریہ

در رد بدعت سیئہ

ترجمہ رسالہ تحقیق حق

وبہ اللہ التوفیق من الرحیم

الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین بنور المعرفۃ والصلوۃ والسلام
علی رسولہ واصحابہ اولی الشوکۃ والاحسان۔ اما بعد کہتا ہے فقیر اللہ الغنی
علی نفتی یسینی ولد اسرار خفی وجلی حضرت سید محمد مہدی علی شاہ نجیر موی القادری الچشتی قدس اللہ سرہ
چونکہ اس زمانہ کے اکثر جہلا بسبب لاعلمی ونادانی کے طعن انکار سلسلہ مداریہ پر کرتے ہین
اور کہتے ہین کہ سلسلہ مداریہ سوختہ ہوگیا ہے اور حضرت شاہ مدار قدس سرہ
نے کسیکو خلیفہ نہین بنایا یہ بسبب عدم واقفیت اور کہنے والونکا افترا ہے اسواسطے کہ اکثر تاوین
ذکر خلفاے قطب مدار قدس سرہ العزیز کہانکا کھلا موجود ہے ایسے کھلے امر کے انکار سے لاعلمی اور
جہالت لازم آتی ہے اس فقیر نے خالصاً للہ بلے خیرخواہی برادران دینی وواسطے دور کرنے
غفلت کے تحریر کیا ہے کہ متنبہ ہون اور ایسے خیالات فاسدہ سے باز آوین کہ کمال بے ادبی
اور گستاخی اور اولیاء اللہ کی جناب مین ایسا بدگمان ہونا موجب کفر وضلالت ہے چونکہ مرتبہ
اکابر دیگ اللہ در رسول کے بہت بلند ہے بفحوائے آیات طیبات۔ ان اکرمکم عند
اللہ اتقکم ہ وکذا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون ہ الذین امنوا
وکانوا یتقون ہ لہم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ ہ وغیرہ وغیرہ
اور حدیث مین آیا ہے اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری۔ ہ ماسوائے بہت سے
آیات واحادیث فضیلت اولیاء اللہ مین وارد ہین ایسے حضرات کی بدگمانی وبداعتقادی وبے
ادبی سے حق تعالے جملہ مسلمانون کو محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔

اکثر کتب معتبرہ وآیات اکابر سے ثابت ہے کہ حضرت شاہ مدار قدس سرہ نے سیر وسیاحت بسیار
کے بعد موضع مکنپور شریف مین انتالیس برس تک قیام فرمایا اور باب دریائے معرفت کا جاری
رہا اور خلفا کو ہر جگہ مامور وممتاز فرمایا کہ طریقہ مرشد ہدایت کا جاری رہے چنانچہ خلفا سے طریقہ ارشاد
کا جاری ہوا حضرت شاہ حبیب اللہ قنوجی خود بھی اکابر مشایخ سے ہین کتاب مناقب الاولیا مین ارقام
فرماتے ہین کہ حضرت شاہ کونین سید بدیع قدس سرہ بعد سفر بسیار کے ۳۹ سال مکنپور شریف

مین تشریف فرما ہے اور خلفا جابجا مقرر فرمائے ان مین سے چند خلفا معروف و مشہور کے اسماے
گرامی تہیہ ہین حضرت قاضی مطہر قلہ شیر رحمتہ اللہ علیہ مزار آپ کا قصبہ ماورمین ہے اور حضرت
سید قاضی محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ معہ اپنے صاحبزادے حضرت سید متے مدار قدس سرہ کے مزار
فایض الانوار ان حضرات کا قصبہ کنتور شریف مین ہے اور حضرت عاشق شاہ لال دیوانے و برق دیوانے
وحضرت سید احمد بادیہ پاجاے مدفن کلوابن و حضرت شاہ سدہن گجرانی و حضرت شیخ بھیکا قدس
سرہ مزار پر انوار زیر قلعہ قنوج و حضرت شاہ ہیبت اللہ قدس سرہ و حضرت شاہ قاضی شہاب الدین
پرکالہ آتش المشہور با باشہاب قدس سرہ جاے مدفن آپ کا بڑا گاؤن و حضرت سید جمال الدین
جنیتی قدس سرہ مزار فایض انوار آپکا مقام ہیلسہ صوبہ بہار مین ہے اور حضرت کے سجادہ نشینان
حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون و حضرت خواجہ ابو تراب منصور و حضرت خواجہ سید ابو الحسن طیفور
قدس اسرارہم مزارات ان حضرات خواجگان کے قصبہ مکنپور مین ہین و حضرت میر شمس الدین عرب
و حضرت میر رکن الدین حسن عرب قدس اسرارہما ان دونون حضرات کے مزار موضع گوجیہ پور متصل دہرا
بفاصلہ تین میل قصبہ مکن پور شریف سے ہے اور حضرت شاہ حبیب اللہ قنوجی رحمتہ اللہ علیہ اپنے نسب کو
مدار یہ بھی لکھتے ہین اتنے نام حضرت سید قطب الاقطاب قطب مدار رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء کی کتاب مناقب الاولیا سے فقیر
نے تحریر کیے علاوہ ازین اور کتابون مین بھی ذکر حضرت قطب مدار کے خلفاے راشدین و طالبین
مریدین کا بکثرت ہے اور فقیر کی نظر سے گذر چکا ہے اور حضرت شاہ علی اکبر مودودی چشتی دہلوی
نے جو کچھ حالات حضرت سید بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ کے ارقام فرماے ہین وہ
بہ نسبت قاضی محمود کنتوری کے لکھے ہین اور یہ اجل خلفاے حضرت موصوف سے ہین اور حضرت
سید قطب مدار رضی اللہ عنہ جب واقعہ کالپی کے بعد جونپور تشریف لے گئے تو سنہ ۷۹۰ھ مین سلطان ابراہیم
شرقی معہ ارکان دولت و رؤسائے شہر کے حلقہ ارادت و غلامی مین آیا اور علما و فضلا آپ کے فیض
صحبت سے مالا مال ہوے حضرت شیخ قاضی شہاب الدین ملک العلما کے چند سوالی اسی درمیان
مین وقوع مین آئے بعد ازان طے منازل کرتے ہوے اور شہر و دیار کے لوگونکو فیوض باطنی سے
مالا مال فرماتے ہوے مکنپور شریف تشریف لاے اور اٹھایس مدت تک مخلوق خدا حاضر خدمت ہو
ہوکے فیضیاب ہوکر سرفراز ہوتے رہے آخر ش ۸۳۸ھ ہجری بتاریخ ۱۷ جمادی الاول روز پنجشنبہ

قبل نماز عصر کے حضرت قدس سرہ واصل بحق ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔
جائے مدفن آپ کا مرجع خلایق مکنپور شریف ہے اور آپ کے بعد بھی بکثرت خلفا ہوئے ایسے بڑی ہی
امر کا کون منکر ہو سکتا ہے اور حضرت شیخ عبدالرحمن چشتی صابری نے مرات مدادی مین و بکثرت
خلفاے آنحضرت قدس سرہ معہ مقام وسکونت وجاے مدفن مرقوم فرماے ہین اور صاحب
مخبر الواصلین تحریر فرماتے ہین کہ ؎

خادمانش زِ گفتگوست برون	طالبانش زِ حد عدد فزون
ذکر کشف و کرامتش همه جاست	همچو خورشید آسمان پیداست

پس جاننا چاہیے کہ حضرت اپنے وقت کے قطب مدار تھے اور یہ مرتبہ تمام مراتب ولایت سے
افضل ہے اور قطب مدار سے تمام جن وانس ومخلوق علوی وسفلی فیضیاب ہے مگر سلسلہ تو
کسی کتاب سے ثابت نہین ہوتا یا آپ کے ہمعصر کسی راوی سے ثابت نہین ہوتا بلکہ اکثر خاندان معتبر جو
ہندوستان مین مشہور ہین چنانچہ انمین سے بڑا خاندان حضرت سید محمد کالپوی قدس سرہ کا
اجازت خلافت سلسلہ مداریہ کی رکھتا ہے اور جو کچھ قصہ قادر شاہ کا مشہور ہے وہ کالپی مین گذرا ہے
اگر وہ قصہ قطع سلسلہ ہوتا تو کوئی بھی اس خاندان سے اجازت خلافت نہ لیتا اور نہ کوئی انمین
داخل ہوتا یہ بات صاحب باطن پر ظاہر ہے بجز افترا پردازی عوام کے اور کیا کہا جا سکتا ہے اور
اجازت سلسلہ مداریہ کی حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ کہ اکمل اولیا اہل چشت سے
ہین اور قطب عالم ہین حضرت شیخ درویش قاسم اودہی سے رکھتے ہین اور حضرات الہ آبادی رونق
بخش والے دائرہ حضرت شاہ محب اللہ وحضرت شاہ عبدالجلیل الہ آبادی دائرہ شیخ فضل اللہ
الہ آبادی رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین یہ سب لوگ انپر پیران عظام سے سلسلہ مداریہ کی اجازت
وخلافت رکھتے ہین اور حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی امام ربانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کہ نہایت
متبع شریعت ظاہری کے ہین وہ بھی اجازت وخلافت سلسلہ مداریہ سے پاے ہوے ہین جیسا کہ
معمولات مظہریہ مین لکھا ہے اور حضرات صفی پور واقف رموز عروج ونزول حضرت شاہ عبدالرسول
قدس سرہ کہ جید بزرگوار تمام پیرزادگان صفی پور محلہ سرائے پیر میانصاحب کے اجازت وخلافت سلسلہ مداریہ کی رکھتے
ہین اور عبدالرحمن ڈھیٹوی چشتی وصابری اور حضرات پیرزادگان قصبہ سانڈی ضلع ہردوی بھی اجازت وخلافت

سلسلہ مداریہ کی رکھتی ہین بلکہ فقیر راقم نے مریدان حضرت شاہ غلام پیر قدس سرہ ساکن ساندی کو
سلسلہ مداریہ مین دیکھا ہے اور اب تک خاندان صفی پور مین تعلیم سلسلہ مداریہ کے اشغال واوراد ا
کی جاری ہے چنانچہ دعائے نسخ بطریقہ حضرت شاہ مدار قدس سرہ پڑھتے ہین اور بطریق قدیم
پڑھی اور منجملہ اوراد اشغال کے شغل آفتابی اُنکے نزدیک نہایت معتبر اور عزیز ہے سوائے خلفاکے
اور کسی کو نہین بتاتے ہین اور نہ ظاہر کرتے ہین اور ابتک جاری ہے اور موجد اس شغل کے۔
بالاتفاق حضرت شاہمدار قدس سرہ ہین بعض جہلا جو انکار سلسلہ حضرت سے کہتے ہین کوئی اعتبار نہین
اس سبب سے کہ انکے بزرگوار کوئی بھی انکار نہین کرتے کیونکہ انکے کتب خانہ مین اکثر کتب سیر موجود
ہین مثل مرات مداری ومناقب لاولیا وغیرہ بلکہ فقیر نے کتب خانہ مین عرصہ تخمیناً پندرہ برس کا ہوا
کہ متفرق اوراق کی کتاب حضرت شاہ امیر اللہ سجادہ نشین درگاہ شاہ افہام اللہ قدس سرہ کی دیکھی
لکھی ایمن یہ لکھا تھا کہ سلسلہ مداریہ جو لوگ سوختہ کہتے ہین یہ محض لغو وبے اعتبار ہے یہ گفتگو
جہلا وعوام کی ہے اور صاحب اسرار صوفیہ مقالہ چہارم اور صاحب مرات مداری لکھتے ہین کہ
جب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ دوبارہ شہر لکھنؤ رونق بخش ہوے تو مخدوم
شیخ مینا رحمۃ اللہ علیہ نے چند کوس سے استقبال کیا اور کمال اخلاص سے ان حضرت کو شہر
مین لے گئے اور اسقدر خدمت ونیازمندی سے پیش آئے کہ احاطہ امکان سے باہر آنحضرت
نہایت راضی ہوے اور فرمایا کہ شاہ مینا اس جگہ کی ولایت کے مستحق ہین اسیروز سے شیخ مینا
صاحب شاہ ولایت مشہور ہوگئے اور فقیر کو بھی اجازت سلسلہ مداریہ کی دو طریق سے پہونچی ہے
ایک جناب الہامی پیر ومرشد برحق قبلہ وکعبہ واقف اسرار خفی وجلی سید مہدی علیشاہ قادری بانکرموی
ثم الدہلوی قدس سرہ یعنے اپنے خاندان سے اور دیگر طریقہ جناب پیر ومرشد برحق شیخ العصر شیخ التقلین
حضرت سید محمد حسین عرف حافظ باگی چشتی صابری المداری سے اگر یہ سلسلہ منقطع ہوتا تو کوئی مشائخ بزرگ
اس خاندان سے اجازت خلافت نہ لیتا بلکہ ننگ عار سمجھتا فقیر نے اکثر سیر وسیاحت مزارات
وابستگان خاندان مداریہ کی کی ہے چنانچہ حضرت شاہ داؤد مداری قدس سرہ بمقام نہورآباد
جو کہ قریب قصبہ سیونڈھا ملک بندیلکھنڈ مین واقع ہے مریدان وخلفاے حضرت قاضی محمد
مظہر قدس سرہ سے ہین انکی مزار پر فقیر خاص مراقب ہوا اللہ اکبر اسدرجہ کے نسبت بڑھے ہوئی

دیکھی کہ اولیا زمانہ مین کمتر دیکھے گئے جس کسیکو حق تعالے نے لیاقت دید مرحمت فرمائی ہو
وہ جاکر دیکھتے دوسرا مزار قصبہ ڈیڑھانپور مین واقع ہے جو کہ مزار حضرت سعدی میان قدس
سرہٗ کا ہے یہ بھی خلیفہ و مرید حضرت قاضی مطہر قلہ شیر کے ہین اور حضرت قاضی موصوف خلیفہ حضرت
شیخ بدیع الدین قطب مدار کے ہین دیگر حضرت سید عبدالغفور عرف باباکپور قدس سرہٗ کا پورہ
مزار آپکا شہر گوالیر مین ہے یہ خلیفہ حضرت سید راجے مارہی قدس سرہ دلموی کے ہین اور یہ
خلیفہ قاضی حمید کے مزار پاک آپکا شہر مادر ہے اور یہ خلیفہ حضرت قاضی ممدوح کے ہین اور یہ
خلیفہ حضرت خواجہ مخدوم صوفی شاہ محمد حضرت بابامان مداری کندار آپکا قصبہ بڑودہ ہے خلیفہ
حضرت سید جمال الدین جنتی عرف سید حسن قدس سرہ کے ہین اور حضرت فخر الدین اکبر آبادی
بھی جل خلیفہ حضرت سید حسن کے ہین اور حضرت سید جمال الدین جنتی ہلسوی خلیفہ حضرت قطب مدار
رضی اللہ عنہ تھے قبر حضرت شیخ فخر الدین قدس سرہ کی اکبر آباد مین ہے فقیر آپکے عرس مین شریک
ہوا ہے نہایت کیفیت و ذوق پایا اور حضرت شاہ کامل کرار جو کہ بچندو بسطہ حضرت قطب ارض سے
ملتے ہین بمقام لسوہ ریاست جیپور جنگل مین پہاڑ پر آپکا مقبرہ بنا ہوا ہے وہان بھی فقیر نے تین
شبانہ روز قیام کیا اور مراقبہ مین عجیب حلاوت و مزہ پایا اور اس قسم کا ذوق تھا کہ وہان سے
آنے پر بھی چند روز تک حلاوت باقی رہی اور اکثر اس سلسلہ کے مشایخ مکی مین نے زیارت
کی مثل حضرت شیخ سیف اللہ مداری قدس سرہ و شیخ دوست محمد مداری ہلوری جو کہ مشایخ باوضع
تھے اور وظائف و اوراد و شغل و اشغال مین عدیم المثال تھے اور اکبر آباد مین ان بزرگ کے اولاد امجاد سے
حضرت شاہ فخر الدین مداری شیخ اجل کو دیکھا اور کنپور شریف مین حیدر علیشاہ صاحب کو صاحب
تجرید و تقرید شب بیدار تہجد گذار باذوق پایا اور اکثر صاحبان پیرزادگان کنپور کو اہل علم و مشایخ
زمانہ و کاسب پایا مثل حضرت مولانا حافظ محمد مراد صاحب و حضرت مولوی محمد نجم الدین صاحب و
حضرت شاہ آل حسن عرف شاہ اچھے میان صاحب و حضرت مولانا شاہ محمد عبدالسبحان محدث
قدوسی صاحب وغیرہ نہایت بزرگ اور بڑے مقامات کے حضرات ہین اور بدوضعی عوام کے
ہر خاندان مین ظاہر ہے مثل مداریہ قادریہ چشتیہ و سہروردیہ وغیرہ کے فقیر بانواہر گروہ کے بالکل
خلاف شریعت و طریقت ہوتے ہین انکی بدوضعی ہونے سے کوئی دھبہ صاحب خاندان نہین آسکتا اور

کم دبیش با وضع اور بے وضع کے سبب قطعہ سلسلہ نہین ہو سکتا چنانچہ خاندان سروردیہ مدت العمر
مین صرف دو تین مشایخ با وضع ابتک نظر پڑے ہین اور سب کے سب بے وضع مثل مرتضی شاہی و حبیب شاہی امام شاہی مولانا
وغیرہ یہ الزام الخضرات کے ذمہ عائد نہین کیا جا سکتا اور حضرات ہر سلسلہ کے مثل آپ صاف پاک دیندار
اور بے ادبی و بے اعتقادی اولیاء اللہ کی شان مین موجب کفر و ضلالت کا ہے جیسا کہ منکر انبیاء کا ہے
شریعت مین ہے ویسا ہی اولیا کا منکر ہونا طریقت مین حکم رکھتا ہے اور عبدالخالق نجدوانی قدس سرہ
فرماتے ہین کہ منکر اولیا کا کبھی چھٹکارہ نہین پاتا اور کشف المحجوب مین سزائے منکر اولیا لکھا ہے کہ حق تعالی
ایسے شخص کو اپنے دوستون کے زمرہ مین نہ داخل کریگا نعوذ باللہ منہا اللہ تعالی ہم سبکو محبت و اطاعت
مین اہل اللہ کے رکھے اور حشر بھی ان کے خادمون کے ہمراہ کرے اور انکی پیروی ہر مسلمان صاحب ایمان
کو نصیب کرے اور یہ ہی طریق مسنون بھی ہے کیونکہ حضرات اولیاء اللہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پیرو ہین اور انکا دل حسد و بغض و کینہ سے پاک و صاف ہے خداوند کریم پیری ان حضرات کی جملہ مسلمانونکو نصیب کرے آمین

سوال مرید | یہ جو کچھ کہ آپنے تحریر فرما کر حق و باطل کو صاف آئینہ کر دیا اور صدہا بد عقیدونکے لئے عقیدتمندی کا ذریعہ
پیدا فرما دیا اور گمراہی کے صید زبون سے مخلوق کو محفوظ کر کے گناہ عظیم سے بچا لیا یہ بہت ہی مناسب ہو گیا
مگر آپنے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ مین نے چند فتاوے بعض عبارت سنابل کے خلاف عقائد حنفیہ و شرع
شریف محمدیہ کے علمائے کرام سے طلب فرمائے ہین اور اسکے جواب حضرات علمائے کرام حق پسند
نے کفر و فسق و فجور اور کذب کے دی ہین اگر وہ بھی ذیل مین قلمبند ہو جائین تو پورے طور سے یہ مثال
بھی صادق آجاے کہ ایک تو تھے گنجا دیر سے پڑے اولے

جواب مرشد | یہ فتوی جو کہ ذیل مین تحریر ہے اسکو مینے بھی طلب کیا اور علاوہ میرے جناب مولانا محمد امیر حسن صاحب
نے بھی حضرات علمائے زمانہ سے طلب فرما کر معہ مواہیر و دستخط کے مطبع بیت الشرف چوڑی بازار
دہلی مین چھپوایا تھا جو کہ بکثرت تقسیم ہوئے اور ہنوز بھی موجود ہین اور اس فتوے کی عبارت
سبعہ سنابل کے صفحہ ۱۶ مین تحریر ہے اور وہ یہ ہے "

حکایت مردے بود از سلطان المشایخ منکر و از راہ درویش ایشان متنفر و اعتقاد بد و پیشے دیگر داشت روزی ازان
درویش پرسید کہ مرا آرزوے دیدار ملاقات خضر پیغمبر علیہ السلام بسیار است اگر بعنایت شما ملاقات میسر شود غایت بندہ نوازی
و سرفرازی باشد آن درویش گفت روزے کہ در خانقاہ سلطان المشایخ سرود و سماع در میدہند آنروز خضر خود

آنجا حاضر میشود و نگهبانی نعلین و کفشهای مردم میکند آن مرد از کار خود پشیمان گشت و روز دیگر خانقاه
آنان آمد و با خضر علیه السلام ملاقات کرد و از وی فائده ها گرفت۔

نقل کفر کفر نباشد

بسم الله الرحمن الرحیم

کیا فرماتے علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ بیان کرنیوالا اور سچ جانیوالا اور
عقاد رکھنے والا اس بات کا کہ حضرت خضر علی نبینا علیہ السلام مجلس سماع و سرود مین حاضر ہو کر جوتیونکی
نگہبانی کرتے ہین عند الشرع وہ شخص کیسا ہے اور اسکے اس عقیدہ سے اہانت حضرت خضر علیہ السلام
پائی جاتی ہے یا نہین اور اہانت کرنیوالا کسی نبی یا ولی کا کیسا ہے اور مسلمان دیندار کو اوس شخص
کی بات ماننا اور اسپر عمل کرنا چاہیئے یا نہین بینوا توجروا۔

الجواب ہو الصواب

ایسا شخص یا تو جاہل یا ملحد ہے اور ایسے اعتقاد سے اہانت انبیا کی ہوتی ہے کہ جس سے کفر لازم
آتا ہے واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ
عن ذنبہ الخفی والجلی [محمد عبد الحی ابو الحسنات] الجواب صحیح والمجیب نجیح عاجز محمد رمضان علی عفی عنہ
مفتی و واعظ جامع مسجد آگرہ الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد ضیاء الحق عفی عنہ دہلی ھذا ھو الحق
والحق احق ان یتبع کتبہ العبد المسکین محمد سلیم الحنفی عفا اللہ عنہ بلطفہ
السلامی [بقلب سلیم وجہ ربہ] الجواب صحیح لاشک فیہ والمجیب نجیح واللہ اعلم بالصواب
عندہ ام الکتاب وحسن الصواب ایسا اعتقاد جہلا فساق کے سوا مسلمان تو کیا جسکی طبع سلیم
ہے ہرگز نہین رکھتا حضرت خضر اور ربانی مجلس سماع محض لغو بات ہی [محمد عبد السبحان عفر عنہ] ایسا شخص اگر اس کا
قول مبنی اہانت پر ہے تو اسپر خوف کفر ہے کیونکہ اسمین اہانت دین ہے اور ایک اولی یا عالم
کی اہانت کرنا کفر ہے اگرچہ حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت مین اختلاف ہے لیکن تاہم انکی
نسبت اہانت امیز لفظ کہنا ایک ولی یا عالم کی اہانت ہے اور اور ارتداد کی ہونا الفاظ
قرآنی سے ثابت ہے۔ اور الفاظ مذکورہ یقیناً کلمات استخفاف و اہانت ہین ومن

ابغض عالمامین غیر سبب ظاہر خیفت علیہ الکفر ولو مغرا الفقیہ او
العلوی فاھتد ان الاستخفاف باالدین کفر وفی موضع اخر بعد الاقرار
ببعض الانبیاء علیھم السلام او حبیر تینا بشئ الوجہ رایق محمد کفایت اللہ عفی عنہ
مدرس مدرسہ امینہ دہلی محمد کفایت اللہ حررہ ملی کریم بہاری الجواب صحیح - بندہ محمد قاسم عفی عنہ مدرس
امینہ دہلی الجواب صحیح والمجیب بندہ محمد یعقوب عفی عنہ محمد یعقوب عاشق الرسول الجواب صحیح اشیاء الحق عفی عنہ
مدرس مدرسہ امینیہ دہلی کرد روشن ضیا اللطیف ایسا شخص جسکا یہ اعتقاد ہو فاسق اور سخت بددین ہے فقط حررہ محمد ابراہیم
الجواب الصحیح بندہ محمد امین عفی عنہ مدرس مدرسہ امینہ دہلی لعمدۃ المتاخرین فی تیسیر الطاہرین فقیر محمد حسین
الجواب صحیح حبیب محمد مدرس مدرسہ فتحپوری عبدہ محمد القائل اجھل ولاشک فی کفرہ والمجیب مصیب
محمد سبحان خان ابو احمد دھلوی عفی عنہ ولوالدیہ بھادر خان حافظ شرع محمد درحقیقت ایسا
شخص علم دین سے ناواقف ہی اسکی بات کا اعتبار بالکل نہین مسلمانون کو ایسے شخص کے کلام وسلام
سے پرہیز کرنا واجب ہی فقط محمد عبد لعینی عفا اللہ عنہ نعوذ باللہ ایسے شخص سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیئے خضر علیہ السلام
تو بڑے رتبہ کے ہین ادنے درجہ کے مسلمان کو فعل شنیع کی خدمت کیواسطے نامزد کرنا سخت توہین
ہے محمد یعقوب علی عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ عربیہ فتحپوری دہلی محمد شفعت علی الجواب صحیح محمد شفیع عفی عنہ
مدرس عبد الرب دہلی الجواب صحیح عبد الرحمن عفی عنہ مدرس مولوی عبد الرب مرحوم دہلی -

اما بعد واضح ہو کہ جب مولف کتاب ہذا خوذ اس فتوے مرقومہ صدر کو حضرات علماء کرام
کی خدمت مین روانہ کرکے جواب باصواب کا طلبگار ہوا تو تمام حضرات نے جواب حق دیکر فتوی کو اپنے دستخط
سے مزین کرکے فقیر کے پاس روانہ فرمائیے مگر واللہ اعلم بالصواب کونسا باعث مانع ہوا کہ جسکی وجہ
سے جوابات فتاوای صرف مولانا مولوی صوفی احمد رضا خانصاحب نے نہین عطا فرمائے لہذا جن
حضرات سے جواب پائے انحضرات کے اسمائے گرامی معہ جوابات فتاوای مرقومہ ذیل ہین اس
عقیدہ مین سخت توہین حضرت خضر علیہ السلام کی ہی جو کہ بروایتے نبی ہین اور توہین نبی کفر ہے
ایسے اعتقاد رکھنے والے پر توبہ واجب ہے حررہ ابو القاسم محمد صدر الدین عفی عنہ مدرس ومفتی
مدرسہ جامع العلوم کانپور بندہ خانزمان مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور المجیب محمد سلام عفی عنہ
مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور معہ مہر مدرسہ جامع العلوم واقع جامع مسجد کانپور الجواب ھو المراد

حامدا ومصلیا ومسلما امّا بعد صورت مسؤلہ مین اس عقیدہ کا کہین کتب اسلامیہ مین پتہ نہین چلتا
محض گمراہ کن عقیدہ سکو خدا ایسے عقائد سے بچاے اسمین توہین حضرت خضر علیہ السلام کی
متصور ہے جو کہ حبط اعمال کے لئے کم از کم کافی ہے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز
پر آواز بلند کرنے یا آپ کے اوپر زور سے بولنے پر سب نیکیان بیکار ہو جاتی ہین چہ جائیکہ نبی
کی صاف طور لفظون مین توہین کیجاے خدا ہم سب کو ان اعتقادے بچاے آمین اگر مقصود قائل کا
بھی اس سے توہین ہے تو لاریب وہ مرتد ہوا جو ایسے ہفوات کا قائل ہوا اس سے مثل اہل اسلام
کے برتاؤ کرنا درست نہین فتاوے بزازیہ مین ہے من استخف نبینا او اھانہ کفر الخ جس
شخص نے چھوٹا سمجھا کسی نبی کو یا اہانت کی گئی نبی کی اسنے کفر کیا حررہ المفتقر الی اللہ
ذی الایادی ابو الھادی محمد عبد الکافی مدرس مدرسہ امداد العلوم کانپور ۲۳ ربیع الاخر سنہ ۱۳۴۱ھ

ھذا ھو الحق والحق احق بالاتباع صدر محمد عبد الرزاق عفی عنہ المدارس
مدرسہ امداد العلوم کانپور محمد عبد الرزاق مہر مدرسہ امداد العلوم کانپور واقع باغبان پورہ محکمہ شرعیہ دار القضا باغبان پورہ کانپور

یہ عقیدہ اور خیال غلط اور باطل ہے اور ایسا کہنے والا یا عقیدہ رکھنے والا فاسق ہے تکفیر سے احتیاط کیجاوے فقط
واللہ اعلم کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ مدرسہ دیوبند ۲۲ ربیع الثانی الجواب یہ کلام سخت حماقت کا ہے
اور اسمین حضرت خضر علیہ السلام کی توہین ہے جو موجب کفر ہے محمد کفایت اللہ حضرت خضر علیہ السلام
کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا بالکل افترا اور کذب ہے اور اس اعتقاد سے انکی توہین لازم آتی ہے
جس سے اندیشہ سلب ایمان کا ہے محمد شفیع عفی عنہ مدرس سوم مولوی عبد الرب صاحب مرحوم دہلی۔

سوال دوم سبع سنابل کے صفحہ ۲۰۱ کی یہ عبارت ہے حضرت مخدوم راجون عمر بآخر رسید
در آخر ایام گاہ گاہ میفرمودند کہ آرزوے من آنست کہ بوقت موت من خوش الحانے این آیت
در پردہ گوری چیت بخواند آیت اینست رب قد اٰتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل
الاحادیث فاطر السمٰوٰت والارض انت ولی فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی مسلما والحقنی
بالصٰلحین ۱۲ تا در کلمہ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین جان دہم سوال قرآن شریف
کی کسی عبارت مقدسہ کے متعلق جو شخص یہ تحریر کرے یا عقیدہ رکھے کہ اسکا پڑھنا راگ گوری چیت
یا کہ کسی دوسرے راگ مین جائز ہے ایسا عقیدہ ناقص رکھنے والے یا یہ تحریر کرنے والے

پر شرع شریف کیا حکم دیتی ہے۔

جواب سوال دوم قرآن شریف کو تغنی یعنی صوت تحسین صوت و تطیب و تزئین و ترقیق و تحزین کیساتھ طرح کہ اسکے سننے والے کے دلپر اثر ہو اور کارگر و موجب خشیت ایزدی ہو نیز زیادت حضور و ذوق و شوق جدا کرے اور دلکو رقیق کردے افضل ہے لیکن رعایت قوانین تجوید و مراعات نظم قرآنی کو کلمات و حروف مین لحاظ رکھے حدیث مین ہے۔ زینتوا القرآن[1] باصواتکم اور لیس[2] منا من لم یتغن ہ با لقرآن۔ اور دوسری روایت سے بھی جو اسکے متعلق بکثرت مروی ہین تغنی کے ساتھ قران شریف کا پڑہنا اولیٰ اور افضل ظاہر ہوتا ہے۔ اسیطرح طبعی طور پر جیساکہ عرب کے رہنے والے اعانت طبع سے تزئین قران مین کوشش کرتے ہین جسکو لحن کہتے ہین یہ بھی اولیٰ و احسن ہے جیساکہ شیخ محقق رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے واللہ اعلم لیکن اگر تکلف الحان موسیقی سے پڑھے تو مکروہ ہے اور اگر اس سے تغیر معنے الفاظ قرآنی ہووے تو حرام ہے حدیث پاک مین صاف طور سے اسکو بیان کیا گیا ہے۔ قال قال رسول اللہ صلعم اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتھا و ایاکم و لحون اھل العشق و لحون اھل الکتاب و سیجیئ بعدی قوم یرجعون القرآن ترجیع الغناء و النوح یعنی قرآن کو عرب کے لحن (خوش آوازی) پر پڑھو اور بچو عشاق کے لحنون سے جو کہ معازلہ نسار و محادثہ نسائین رعایات موسیقی و تکلفات موسیقی سے ہوتا ہے) اور اہل کتاب کے لحنون سے جو کہ توراہ انجیل کو موسیقی کی تکلفات کے ساتھ پڑھتے ہین عنقریب میرے بعد ایک قوم ہوگی جو قرآن کو سرود ہاے موسیقی و نوحہ گری سے پڑھینگے انکی قرأت مقبول نہ ہوگی انکے دل مبتلاے فتنہ ہونگے یعنی خودستائی اور دنیاوی محبت مین) انکی قرأت سے خوش ہونیوالوں کے دل بھی مبتلاے فتنہ ہونگے پس یہ راگ جنکا ذکر ہے راگ ہاے موسیقی ہین جنکی وعید اوپر بیان ہوئی انمین قرات قرآن ممنوع و حرام ہے اگر اس عقیدہ کا رکھنے والا اس سے استخفاف قرآن رکھتا ہے تو وہ بھی مرتد ہے ابن حریر رحمتہ اللہ علیہ اعلام لقواطع الاسلام مین لکھتے ہین اسیطرح دُرمختار مین ہے

واللہ اعلم حررہ الفقیر الی اللہ ذی الایادی ابوالھادی محمد عبدالکافی عفرلہ

مدارس مدرسہ امداد العلوم کانپور ۲۳ ربیع الاخر سنہ ۱۳۴۱ھ

[1] یعنی زینت دو تم قرآن کو اپنی آواز دینے سے [2] جو شخص قرآن مین ترمی نہ کرے وہ ہم سے نہین۔

هذا هو الحق والحق بالاتباع صدر محمد عبد الرزاق عفی عنہ مدرس مدرسہ امداد العلوم کانپور

مفتی محمد دسی ملی ملیح آبادی مدرس مدرسہ الہیات کانپور حرام ہے آمین قرآن شریف کی بے ادبی ہے۔ حررہ ابو القاسم محمد صدر الدین عفی عنہ مدرس و مفتی جامع العلوم کانپور بندہ خانزمانش رس مدرسہ جامع العلوم کانپور المجیب محمد سلام عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور واقع ۱۳۳۴ھ جامع مسجد نعمانی بدا پور مہتمم صاحب العلوم

الجواب یہ شخص بھی فاسق ہے قرآن شریف کو راگ پر پڑھنا حرام ہے۔ محمد نہایت اللہ

(۲) یہ غلط ہے ایسا جائز نہین ہے فقط واللہ اعلم عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند ۲۳ ربیع الثانی قرآن شریف کو راگ مین داخل کرنا حرام ہے اور قرآن شریف کی بے تعظیمی ہے محمد شفیع عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم دھلی۔

عبارت سبوہ سنابل صفحہ ۲۳۹۔ قاضی حمید الدین مبتلا سماع شد خضر آگفت کہ تو الان را آجا بیا کہ تا سماع قبول نمائی

سوال سوم زید تحریر کرتا ہے کہ حضرت حمید الدین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے کہا کہ قوال جہان دستیاب ہون وہانسے لاؤ تاکہ مین قوالی سنون ایسے ایک ولی اللہ کی تعلق نہمت لگانا اور حضرت خضر علیہ السلام کی تنقیص شان کرنا کیا شرع سے جائز ہے بینوا توجروا

جواب یہ بھی غلط ہے یعنی عقیدتاً کہ اصل نہین اگر یہ واقعہ تذکرات صحیحہ سے ثابت ہو تو کسی قسم کی توہین متصور نہین کیونکہ اولیاء کرام کے معاملات حضرت خضر علیہ السلام سے اس قسم کے ہونا ممکن ہے خواص کا حال جداگانہ ہے لنکے نزدیک فی الحقیقت سماع عبادت ہے لیکن بانہمہ اسکے صحت مین کلام ہے واللہ اعلم بالصواب

حررہ المفتقر الی اللہ ذی الایادی ابو الہادی محمد عبد الکافی

ابو الہادی محمد عبد الکافی ۱۳۴۱ھ

غفرلہ مدرس مدرسہ امداد العلوم کانپوری ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۴۱ھ

ھذا ھو الحق والحق حق بالاتباع محمد۔

عبد الرزاق عفی عنہ مدرس مدرسہ امداد العلوم کانپور

جو جوابات فقہ و حدیث سے دی گئی ہین بالکل ٹھیک ہین اور جنکا تعلق تصوف وغیرہ سے ہے

مہر مدرسہ امداد العلوم کانپور با تسمندرج

مہر محکمہ دار القضا با تسمندرج کانپور

انکا مجھے علم نہین واللہ اعلم مفتی محمد وصی علی ملیح آبادی مدرس مدرسہ الہیات کانپور۔ یہ سب لغو خرافات باتین ہین اسمین بھی حضرت خضر علیہ السلام کی جو کہ بروایتے نبی ہین تنقیص ہوتی ہی اور تنقیص کسی نبی کی کفر ہے حررہ ابوالقاسم محمد صدرالدین عفی عنہ مدرس ومفتی مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ بندہ خان زمان مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور المجیب محمد سلام عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور مدرسہ جامع العلوم واقع الجواب یہ قول بھی جہالت اور کذب پر مشتمل ہی اور موجب فسق ہی محمد کفایت اللہ عفی عنہ جامع مسجد کانپور۔ یہ بھی غلط اور افترا ہی اور وہ شخص فاسق ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند ۲۲ ربیع الثانی۔ حضرت خضر علیہ السلام و دیگر بزرگان دین کیجانب ایسے اتہامات لگانا سراسر کذب ہے اور تنقیص شان خضر علیہ السلام ہی جس سے اندیشہ کفر ہے انتہے

پس واضح ہو کہ ملگرامی کے تحریرات وعقایدکی جب یہ کیفیت ہے کہ انھون نے حضرات انبیا علیہم السلام وحضرات اولیاء کرام کی تنقیص شان کرنے کی وجہ سے دلدل ضلالت وکفر مین سرتاپا پھنس کر جیسی کرنی ویسی بھرنی کا نتیجہ وثمرہ پاکر معتوب بقہر الٰہی ہوگئے تو تمام حضرات برادران دینی وخصوصاً اذناب ملگرامی کو الہ العالمین ایسے وسواس ناقص وعقائد کفاریہ سے مجتنب ومحفوظ رکھے اور عقائد سنن محمدیہ کا تتبع بنادے آمین

تحفۂ ثانیہ

سوال مرید خداوند کریم کے فضل وکرم سے آپ کی تحریر سے بخوبی عوام الناس پر حق وباطل کا اظہار ہوگیا اور اب انشاء اللہ تعالیٰ ملگرامی کے فریب مین کوئی بھی سلیم العقل کسی عنوان سے نہ آئینگے اور آپ کے ان جوابات دندان شکن نے تمثیل ہر فرعونے را موسیٰ بس ہے کرکے دکھادیا اور حق تو یہ ہے کہ سچ کے روبرو کذب ٹھہر نہین سکتا۔ بقولہ تعالیٰ۔ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝

راستی موجب رضائے خدائے است	کس نہ دیدم کہ گم شد از راہ راست

پس باوجود ان دلائل قویہ کے جو لوگ دام ملگرامی مین پھنسکر اپنا دین وایمان خراب کرین تو انکی سخت بدنصیبی کا باعث ہے اور آپکا جو کام تھا وہ کرکے دکھادیا فحواے وما علینا الا البلاغ لیکن یہ اور بھی زیادہ مناسب ہو جاے کہ آپ فیصل مین حسب عہدہ الکریم اذا وعد وفی جو حضرات کہ خاندان قادریہ چشتیہ و

قادریہ و نقشبندیہ وغیرہ کے خاندان اعلیٰ و اعلیٰ طیفوریہ مداریہ بھی مستفیض ہیں اسکی شجرات کو الگ کتب صفحی مندرج فرمادیں تو یہ مثال بھی صادق آجاے کہ بھوتے کو وہاں تک مارے کہ پیپل پر چڑھے

جواب مرشد مجھکو تمہاری دلجوئی و دلجمعی بخوشی خاطر منظور ہے بحسب جمع آوری آن عزیز ذیل میں شجرات مندرج ہیں من نقل از کتاب سلسلۃ الذہب صفحہ (۱۳) مولفہ کتاب ہذا مولوی محمد شریف سلمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ مداریہ عمادیہ مجیبیہ طیفوریہ عمادیہ مجیبیہ

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہ واھلبیتہ واصحابہ وبارک وسلم علیہ وعلیھم اجمعین۔ الٰہی بحرمت ترا زد و نیاز

حضرت خواجہ عالم نبی مکرم سیدنا و شفیعنا رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین حبیب اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شاخ مداریہ

شاخ طیفوریہ

(۱) حضرت خلیفہ رسول اللہ امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت الطیفور الشامی ابا یزید بسطامی رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت السید جمال مجرد السادجی رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت عبد العزیز عبد اللہ علمبردار صحابی مکی رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت بدیع الدین مدار مکنپوری رضی اللہ عنہ

(۶) حضرت حسام الدین بنارسی رضی اللہ عنہ

(۷) حضرت شیخ محمد علاء الحق شاہ قاضن شطاری رض

(۸) حضرت شاہ ہدایت اللہ ابو الفتح الشطاری رض

(۹) حضرت حاجی الحرمین شیخ بڈہن رضی اللہ عنہ

(۱۰) حضرت السید خضر رومی شعلہ قلندر رض

(۱۱) حضرت السید نجم الدین غوث الدہر رضی اللہ عنہ

(۱۲) حضرت شیخ قطب الدین بینا دل قلندر رضی اللہ عنہ

(۱۳) حضرت الشیخ محمد قطب جون پوری رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت خلیفہ رسول اللہ سید امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الشریف۔

(۳) حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

(۶) حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

(۷) حضرت الطیفور شامی ابا یزید بسطامی رض

(۸) حضرت السید جمال مجرد السادجی رضی اللہ عنہ

(۹) حضرت الشیخ عبد العزیز عبد اللہ علمبردار صحابی مکی رض

(۱۱) حضرت شیخ عبدالسلام عرف شاہ علن قلندری جونپوری رضی اللہ عنہ ۱۴
(۱۲) حضرت عبدالقدوس قلندر جونپوری رضی اللہ عنہ ۱۵
(۱۳) حضرت شاہ مجتبیٰ عرف شاہ محمی قلندر لاہرپوری رضی اللہ عنہ ۱۶
(۱۴) حضرت شیخ عبدالرسول قلندر الکچھوندوی الراجگیری رضی اللہ عنہ ۱۷
(۱۵) حضرت السید شاہ محمد فاضل ساڈھوری قلندری رضی اللہ عنہ ۱۹
(۱۶) حضرت خواجہ عمادالدین بادشاہ قلندر پھلواروی رضی اللہ عنہ ۱۹
(۱۷) حضرت تاج العارفین شاہ مجیب اللہ قادری پھلواروی رضی اللہ عنہ ۳۰
(۱۸) حضرت شیخ العالمین شاہ محمد نعمت اللہ قادری پھلواروی رضی اللہ عنہ ۲۱
(۱۹) حضرت فردالاولیا شاہ محمد ابوالحسن فرد قادری پھلواروی رضی اللہ عنہ ۲۲
(۲۰) حضرت مصباح الطالبین شاہ محمد علی حبیب نظر قادری پھلواروی رضی اللہ عنہ ۲۳

حضرت مظہر صفات سبحانی شیخ العرفا حجت اللہ فی الزمان شیخی ومرشدی قبلہ عالم مولانا شاہ محمد سلیمان قادری چشتی پھلواروی متع اللہ المسلمین لطول بقائہ مجھے دین ودنیا مین بھلائی عطا فرما اور دلکو نور ایمان سے روشن کرے اور حسن خاتمہ نصیب کر ربنا اٰتنا فی الدنیا وفی الاخرہ حسنۃ وقنا عذاب النار

نقل از کتاب سلسلۃ الذہب صفحہ ۱۶ شجرہ مداریہ مغربیہ مجیبیہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ واھلبیتہ واصحابہ وبارک وسلم وصل وسلم علیہ وعلیھم اجمعین

(۱) الٰہی بحرمت حضرت سیدنا وشفیعنا ومولانا رحمۃ اللعالمین حبیب اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
(۲) الٰہی بحرمت حضرت خلیفہ رسول اللہ صلعم امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔
(۳) الٰہی بحرمت حضرت طیفور شامی ابایزید بسطامی رض
(۴) الٰہی بحرمت جمال مجرد الساجی رضی اللہ عنہ
(۵) الٰہی بحرمت حضرت عبدالعزیز عبداللہ علمبردار صحابی مکی رضی اللہ عنہ
(۶) الٰہی بحرمت حضرت بدیع الدین مدار مکنپوری رضی اللہ عنہ

۷ الٰہی بحرمت حضرت سید جمال الدین معروف بہ بن چینی ہاسوی عظیم آبادی رضی اللہ عنہ
۸ الٰہی بحرمت قطب الدین بینا دل قلندر جونپوری رضی اللہ عنہ
۹ الٰہی بحرمت سید فضل اللہ گشائین بہاری رضی اللہ عنہ
۱۰ الٰہی بحرمت حضرت سید محمود بن فضل اللہ گشائین بہاری رضی اللہ عنہ
۱۱ الٰہی بحرمت حضرت سید نصیر الدین بہاری رضی اللہ عنہ
۱۲ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابراہیم بن چندن گشائین رضی اللہ عنہ
۱۳ الٰہی بحرمت حضرت شاہ معز الدین نگرجوی رض
۱۴ الٰہی بحرمت حضرت تاج العارفین شاہ محمد محبیب اللہ قادری پہلواروی رضی اللہ عنہ
۱۵ الٰہی بحرمت شیخ العالمین شاہ محمد نعمت اللہ قادری پہلواروی رضی اللہ عنہ
۱۶ الٰہی بحرمت حضرت فرد الاولیا شاہ محمد ابو الحسن فرد قادری پہلواروی رضی اللہ عنہ
۱۷ الٰہی بحرمت حضرت مصباح الطالبین شاہ محمد علی حبیب نظر قادری پہلواروی رض
۱۸ الٰہی بحرمت حضرت فخر الواعظین شیخ العلامتہ العارف الحاج القاری مولانا شاہ محمد سلیمان قادری چشتی پہلواروی متع اللہ المسلمین لطول بقایہ مجھے دین و دنیا مین بھلائی عطا فرما اور میرے دلکو نور ایمان سے روشن کرے اور حسن خاتمہ نصیب فرما رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ نوٹ بظاہر یہ شجرہ بالکل غیر مربوط ہے اور اسمائے بزرگان مین تقدیم و تاخیر کا لحاظ بالکل نہین ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

شجرہ عالیہ نقل از کتاب تذکرۃ المتقین حصہ دوم صفحہ ۸۰ شجرہ عالیہ طبقاتیہ مداریہ

مولوی شاہ محمد فضل الرحمن صاحب آدآبادی حضرت صوفی مولانا مولوی شاہ محمد فضل الرحمن حضرت محمد آفاق نار اللہ مرقدہ حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین نور اللہ تربتہ حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر نور اللہ مزارہ حضرت خواجہ حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم قدس روحہ حضرت خواجہ امام امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی الخ

نقل از کتاب مدار اعظم صفحہ (۷۳)

حضرت حاجی الحرمین شریفین شاہ سید محمد بہاء الدین صاحب علوی نقشبندی کو فیض مداری

حاصل ہوا حضرت مولانا شاہ عبدالرحمن شاہجہانپوری سے اور انکو حضرت شاہ سید غلام علی سے
اور انکو حضرت میرزا جان جانان شہید سے اور انکو حضرت سید نور محمد بدایونی سے اور ان کو
حضرت شیخ حافظ محمد یحیٰش رح سے اور انکو حضرت سیف الدین رح سے اور انکو حضرت خواجہ محمد معصوم رح
سے اور انکو حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رح سے اور انکو حضرت شیخ عبدالاحد رح اپنے والد
ماجد سے اور انکو حضرت شیخ رکن الدین سے اور انکو حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح سے
اور انکو حضرت شیخ درویش محمد رح سے اور ان کو حضرت شاہ بڈھن بہرائچی سے اور انکو حضرت شاہ
اجمل بہرائچ سے اور انکو حضرت شاہ سید بدیع الدین قطب مدار رحمتہ اللہ علیہ سے

سلسلہ عالیہ مداریہ حضرت حاجی احمد علیشاہ رحمتہ اللہ علیہ نقل از کتاب مدار اعظم صفحہ ۱۵۵

حضرت حاجی سید احمد علیشاہ عباسی رح حضرت حافظ محمد موسیٰ رح حضرت سید محمد اعظم رح حضرت
محمد سالم حضرت میران سید شاہ بھیک رح حضرت شاہ ابو المعانی رح حضرت شیخ داؤد گنگوہی حضرت شیخ
محمد صادق رح گنگوہی حضرت شیخ محمد ابو سعید گنگوہی حضرت شیخ نظام الدین بلخی حضرت شیخ جلال الدین
تھانیسری رح حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی حضرت شیخ درویش محمد اودھی۔ حضرت
سید بڈھن بہرائچی شاہ سید اجمل بہرائچی۔ حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رح حضرت طیفور شامی رح
حضرت عین الدین شامی رح حضر یمین الدین شامی رح حضرت عبداللہ علمبردار رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رض حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نقل از کتاب مدار اعظم صفحہ (۱۵۷) سلسلہ مداریہ

حضرت مولانا سید بہاؤ الدین علوی حضرت مولانا مولوی محمد عبدالرحمن شاہجہان پوری رح
حضرت مولانا سید غلام علی شاہ رح حضرت مولانا سید شمس الدین حبیب اللہ مظہر جان جانان علوی رح
حضرت سید نور محمد بدایونی رح حضرت حافظ محمد محسن رح حضرت سلطان الاولیاء شیخ سیف الدین
حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم فاروقی سرہندی رح حضرت مولانا شیخ عبدالاحد فاروقی رح
حضرت مولانا شیخ رکن الدین رح حضرت مولانا قطب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح حضرت مولانا
شیخ درویش محمد رح حضرت مولانا شاہ بڈھن بہرائچی رح حضرت مولانا شاہ محمد اجمل رحمتہ اللہ علیہ حضرت
قطب الاقطاب سید بدیع الدین قطب مدار رح۔

شجرۂ طیفوری مداری نقل از کتاب مطالع الطالبین طریق السالکین واضحہ جامع شیخ محمد قادری

مثنوی در اوشان است

اول آن شیخ کامل مرتاض	آنکہ او کرد از جہان اعراض	در شرافت چو ہست مرد تمام	شیخ مجموعہ اوصاف و انعام
داد اجازت بوے لطف و کرم	مرشد او چون کرم اللہ بود	کرد عطا خرقہ با دو بے سخن	بندگی حضرت سید ممن
خرقہ با و کرد عطا شاہ وار	بندگی حضرت شاہ مدار	داد با و خرقہ چو طیفور شام	کامدے از فضل خدا شاہ نام
داد با و خرقہ او بی ربیع	زد شدہ در اسمہ عالم مطیع	داد با و شیخ یمین پیر شام	یافت چو کار شن تمامی نظام
داد علمدار کہ عبداللہ است	خرقہ از لطف کہ پیر رہت	داده ابا بکر کہ صدیق بود	خرقہ بوی چون بہ تحقیق بود
	داد با ن خرقہ رسالت پناہ	شد کمالش ہمہ عالم گواہ	

شجرہ مبارکہ عالیہ مداریہ فضل محمد شاہ سجادہ نشین درگاہ انور علی شاہ دیوان گان المداری سہرامی

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار سید جمال الدین جانمن جنتی حضرت سید شاہ الہ داد آلتشی حضرت شاہ شہباز حضرت شاہ پیر محمد مائی پوشت[1] شاہ مدح ملنگ شاہ قاسم منیری۔ شاہ سید مداری تجری۔ شاہ نور محمد۔ شاہ مینار۔ سید شاہ انور علی سید قائم علی شاہ فتح علی۔ شاہ منگلی۔ شاہ ہشیار محمد فقیر فضل محمد دیوانگان المداری۔ یہ شجرہ مرقومہ صدر کتاب تذکرۃ المتقین حصہ دوم کے صفحہ (۳۹) سے قلمبند کیا گیا ہے۔

شجرۂ مداریہ شمسیہ نقل از کتاب گنج ارشدی جلد دوم صفحہ (۲۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ ولا شریک لہ واشہد ان محمد عبدہ ورسولہ الہی بعجز و نیاز افتقار و انکسار فقیر حقیر الی الکشف بدر الحق حضرت شیخ ارشد محمد رشید مصطفے اعنہم الہی بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین حاج بیت اللہ حضرت شیخ ابو یزید قدس سرہ الہی بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شاہ فخر الدین زندہ دل قدس سرہ الہی بحرمت سید السادات منبع البرکات حضرت میر سید حسن ہرمزی قدس سرہ الہی بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین قطب الاوتار حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار

[1] اس لقب سے مشہور ہونیکا یہ سبب ہے کہ حضرت شاہ پیر محمد اپنی والدہ ماجدہ کے حضرت شہباز سے بیعت تھے۔

الٰہی بحرمت سید الکونین نبی الثقلین خاتم المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت مظہر وصفات مقدسہ خود من بیچارہ را باین بزرگان بخشی و بروے این بزرگان شرمندہ نہ کنی وحاجات من بے چارہ بے منت مخلوق برآری آمین ثم آمین

شجرہ ہائے سعید

الٰہی بجز و نیاز و افتقار و انکسار فقیر حقیر الی الکاشف بدر الحق حضرت شیخ ارشد محمد رشید مصطفیٰ اعفی عنہم الٰہی بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین قطب العالم ابو البرکات شمس الحق حضرت شیخ محمد رشید مصطفیٰ اعفی عنا الٰہی بحرمت حضرت قدوۃ المسترشدین وزبدۃ المحققین بندگی شیخ عبد القدوس قدس سرہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین حضرت قاضی حاجی بڈھن قدس سرہ الٰہی بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت قاضی حسام الدین قدس سرہ العزیز الٰہی بحرمت قدوۃ العارفین حضرت شیخ ابو الفتح قدس سرہ العزیز الٰہی بحرمت حضرت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شیخ فاضن قدس سرہ العزیز الٰہی بحرمت قدوۃ العارفین ابو الواصلین حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ العزیز الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد اللہ مکی قدس سرہ العزیز الٰہی بحرمت خواجہ عبد الاول قدس سرہ العزیز الٰہی بحرمت حضرت حبیب عجمی قدس سرہ العزیز الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری قدس سرہ العزیز الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید الکونین والثقلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت ذات مظہر صفات مقدسہ خود حاجات من بیچارہ بے منت مخلوق برآری و مرا باین بزرگان سپاری۔

شجرہ شاہ ذکی الدین جانشین شاہ کرم احمد حسامی الکریمی مانک پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت ذات پاک و صفات عالیات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلعم الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قاسم بن ابو بکر صدیق رض الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امیر المومنین امام جعفر صادق رض الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان العارفین ابا یزید طامی رح الٰہی بحرمت راز و نیاز

حضرت عبداللہ مکی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید بدیع الدین شاہدار بن سید علی حلبی
قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قاضی محمود قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ
طہٰ مدار قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ طہٰ مداری قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ
مداری قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سلطان محمد قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز
حضرت قطب الاقطاب شاہ عبدالکریم مانکپوری قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ دانیال
قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ محمد احمد قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ
سالم قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ کرم علی قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت
غلام چشتی قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ محمد محسن قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت
شاہ کرم احمد حسامی الکریمی مانکپوری قدس اللہ سرہ خاکپائے صغیر و کبیر فقیر ذکی الدین سجادہ نشین مانکپوری
فقیر محمد رضا حسامی الکریمی المانکپوری شجرہ مرقومہ بالا نقل از کتاب تذکرۃ المتقین حصہ دوم صفحہ (۱۵۱) و (۱۵۲)

عاطفیہ سے کریمیہ اشرفیہ محمدیہ شاہ امیر محمد عطا سجادہ نشین خانقاہ سلونی ضلع رائے بریلی

(از کتاب تذکرۃ المتقین حصہ دوم صفحہ ۱۵۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد اشرف المرسلین خاتم النبیین و
علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین الٰہی بحرمت راز و نیاز احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلعم الٰہی بحرمت راز و نیاز
امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضؓ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت محمد بن ابی بکرؓ الٰہی بحرمت حضرت
امیر المومنین امام جعفر صادق رضؓ الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ الٰہی بحرمت
حضرت شاہ عبداللہ مکی قدس سرہ الٰہی بحرمت حضرت بدیع الدین سید شاہدار بن سید علی حلبی
قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قاضی محمود قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت
قاضی مٹھے مدار قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ طہٰ مداری الٰہی بحرمت حضرت شیخ
لاڈ مداری قدس سرہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سلطان محمد قدس سرہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین
الشریفین شاہ عبدالکریم مانکپوری قدس سرہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ پیر محمد اشرف سلونی قدس سرہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ پیر محمد پناہ قدس سرہٗ الٰہی بحرمت حضرت پیر کریم عطا قدس سرہٗ الٰہی بحرمت حضرت شاہ پیر محمد عطا
الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد حسین عطا قدس سرہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ پیر محمد مہدی عطا قدس سرہٗ
الٰہی بعجز و نیاز غریبی محمد نعیم عطا کریمی اشرفی جلی و خفی گناہم ببخش و جمیع حاجات و مہمات دینی و دنیوی من آب
بجاہ النبی و آلہ الابرار ۵۔

ذکر حضرت عمدۃ المتقین مولانا حسام الدین سلامتی قدس سرہٗ

(صاحب تحفۃ الابرار فی مناقب قطب المدار) تحریر فرماتے ہین کہ حضرت مولانا حسام الدین سلامتی قدس روحہ کو جب عشق و محبت حضرت قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہٗ کا دامن گیر ہوا تو غلبہ شوق سے دیوانہ وار و بیقرار و بے اختیار ہوکر خاص خلوت خانہ حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ مین حاضر ہوے حضرت قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے حسام الدین ہیچ بے ادبی بخدا نہ رسید مولانا نے عرض کیا کہ من ادب کردنے از جمال اللہ محروم بودمے اکنون کہ ترک ادب کردم بخدا رسیدم پس حضرت سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ نے خوش ہوکر فرمایا سلامتی سلامتی اور اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ اسی لقب سے مولانا مشہور ہوگئے مصرع

سلامتی نہ شوی تا ملامتی نہ شوی

الحاصل آفتاب مداریت کی کرنون نے حضرت مولانا پر چمک کر لالہ ولایت پیدا فرماکر منصب خلافت سے سرفراز فرمایا اور آپ کے بھی چند خلفاے باوقار ہوئے کہ جن سے ہنوز بھی چشمہ فیوض جاری ہین چنانچہ مولانا کے خلیفہ حضرت شیخ محمد علاء المنیری المعروف شیخ قاضن شطاری ہوئے اور انسے فیضیاب ہوکر ممتاز بخلافت حضرت حاجی حمید بن شمس ہوئے اور انہون نے حضرت نعمت اللہ چشتی کو خلافت سے بہرہ ور فرمایا اور انہون نے شیخ قاسم صدیقی کو خلافت عطا فرمائی شجرہ اویسیہ حضرت مولانا مولوی حسام الدین سلامتی حضرت سید بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ حضرت خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلعم

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولانا حسام الدین سلامتی قدس سرہٗ

قطب فلک جہان جبروت	لاہوت معارف منیفہ	پیرش قطب المدار عالم	دادش ز سلامتی ذریعہ
آن شاہ حسام دین و دنیا	کش ہست مناقب رفیعہ	پدرش حسین ابست حسینی الاصل	او بودہ در اصفہان صیغہ
القصہ نہم ربیع الاول	چون رفت بجنت وسیعہ	تاریخش را چنین خرد گفتہ	او بودہ خلیفۂ بدیعہ

ت مولانا وجیہ الدین گجراتی رحمۃ اللہ علیہ چہارواسطون سے حضرت عمدۃ المحققین شیخ الاسلام والمسلمین مولانا
لم الدین روح اللہ روحہ خلیفہ اکرم حضرت سید الواحدین عمدۃ الابرار سید بہاء الدین قطب ارضی اللہ عنہ سے
ت رکھتے ہین **قطعہ وفات**

ن سوے خلد برین رفت ازین جہان خراب	وجیہ عصر جہنید زمان وجہ الدین
ب سال وصالش دلم سروش وز غیب	بگفت رفت بہ محفل جہان وجہ الدین

شجرۂ حافظ علی انور قلندر خلف علی اکبر قلندر خلیفہ و جانشین حضرت مولانا شرف علی

قلندر کاکوروی ابن شاہ محمد کاظم قلندر از اصول المقصود مولانا موصوف

حمد خالق ارض و سما	ہم پس از نعت محمد مصطفیٰ	می کشم در نظم سلک پند پذیر
ن اندران جملہ لطف کارساز	از دو شاہنشاہ گردیدم مجاز	اولاً از والد خود بالیقین
ر طفلی کردمارا تربیت	در شریعت ہم طریقت معرفت	بعد ازان از شاہ مسعود ولی
و مرا از لطف خود بگرفت دست	بیعتش کردم کہ او پیر من است	فیضیاب از ہر دو شاہ انبا سط اند آن ہر دو شاہ
بتدا از نام باسط این سبب	گویم اندر جملہ شجرہ بے تعب	حاجت تکرار نام پاک شان

نام ہر یک را بترتیب از تراب	یاد گیر و درج کن اندر کتاب

شجرۂ مداریہ

شاہ باسط شیخ الہدیہ امام	شیخ فتح و مجتبیٰ پیر ہمام	عبد قدوس است ہم حاجی ہمن
شیخ قاضن ہم حسام الدین امام	ہم بدیع و بویزید و نیک نام	شیخ امین الدین باشد بعد ازان
بعد ازان صدیق اکبر راہبر	ہم امام دوسر اخیر البشر	این اصول سلسلہ را کردم بیان
جملہ ہا را والد و پیر مجاز	گشتہ ام من ہم بہر یک سرفراز	دیگر از اولاد شاہ مجتبیٰ

نیز ہر یک را اجازت یافتم	از بحر مخلقین خلافت یافتم
از عم خویش رحمن نامور	از الہدیہ شدہ و مشتہر

جملاً نام ہمہ پیران پیر	آن شہ کاظم رئیس العارفین	ہم ابو الفتح است مسکین در سخن
جانشین سید باسط علی	او خلیفہ یک خلف بر اشتباہ	ہم علمبردار سلطان زمان
ہست در ہر سلسلہ من بعد آن	شعبہ در عہد دیگر غیر ازان	نام عبد اللہ نامی پیشوا

نقل از اوراد غوثیہ ۔ شجرہ مداریہ ۔

شجرۂ خلافت پیران طیفور قدس سرہم المعروف مداری

نسبت فقیر حقیر حاجی حمیدی عفی عنہ شیخ محمد غوث بہ حضرت سلطان الموحدین شیخ طیفور حاجی حضور قدس سرہٗ نسبت ایشان بحضرت شیخ ہدایت اللہ سرمست قدس اللہ سرہ نسبت ایشان قاضن مداری قدس سرہ نسبت ایشان بحضرت شیخ حسام الدین سلامتی مداری قدس اللہ سرہ نسبت ایشان بحضرت شیخ بدیع الدین شاہ مدار قدس اللہ سرہ نسبت ایشان بحضرت طیفور شامی قدس سرہ نسبت ایشان بحضرت شیخ نمین الدین شانی قدس سرہٗ نسبت ایشان بحضرت شیخ عبداللہ علمبردار قدس سرہٗ نسبت ایشان بحضرت امیر المومنین ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نسبت ایشان بہ حضرت رسالت پناہ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

نقل از کتاب تذکرۃ المتقین حصہ دوم صفحہ ۱۵۹

شجرۂ شیخ عیسیٰ فقیہ محدث صوفی مفتی گوپاموی کا اسطرح ہے

شیخ عیسیٰ فقیہ محدث گوپاموی علامہ وجیہ الدین گجراتی۔ شیخ محمد غوث گوالیاری حضرت حاجی ظہور حضور حضرت ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست۔ حضرت قاضی قاضن حضرت مولانا حسام الدین سلامتی حضرت قطب الاقطاب قطب سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہٗ حضرت طیفور شامی حضرت امین الدین شامی حضرت بہاء الدین شامی حضرت عبدالعزیز مکی حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلعم

شجرۂ مداریہ شاہ امین الدین احمد ساکن بھار سجادہ نشین خانقاہ حضرت مخدوم الملک یحییٰ منیری

از کتاب سلسلۃ اللآلی مطبوعہ مطبع انوار محمدی واقع لکھنو مولفہ شاہ صاحب یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۲ھ

باآن فرمانروای تاب و تمکین	محمد دوستدار قرۃ العین	بہ ممدوح خدا صدیق اکبر	بزرگ از جملہ یاران پیمبر
بہ بوالخیر آنکہ شاہ واصلین است	علمبردار ختم المرسلین است	بہ قطب دو جہان طیفور شامی	البشر سایۂ یحییٰ العظامی
جمالی بارگاہِ ذات اقدس	ربیع آن ساکن بیت المقدس	بعبدالله تکی کاندر آئین	گدایانش چو شاہان و سلاطین
بر سجدہ گاہ اہل عرفان	بدیع الدین مدار اہل ایمان	آن شاہ حسام الدین پر از نور	کہ در عالم فتاد از رحمتش شور

بیان از لوث دنیا پاک دامن	شه فردوس مسکین شاه غمخن	بیعنی بادهٔ توحید در دست	مسیح وقت فتح دوران سرمست
بیان حاجی حمید آن صاحب دل	بپهر معرفت را بدر کامل	بپهر انداز خوش سالک راه	جناب اسلام آن شاه دلخواه
بیان سید نصیر الدین کہ عالم	از و جوید نصرت جملہ عالم	آن سید تقی از اتقایش	نمالایق جایہ کشور نمایش
بیان وفات پاک صاحب حالت و قال	نظام الدین بزرگ کامل الحال	آبان ہادی کش اہل ہدایت	نیاکش خلق جان اہل ولایت
بیان شیخ وقت سلطان حقیقت	محمد جعفر آن پیر طریقت	بہ خوش خلقے کہ در لفظ مسمی	خلیل الدین خلیل الحق	صف
بیان منعم کور فضل منعم پاک	نعمہاے فراوان کرد ادراک	بہ محبوبے کہ چشم جان دلیش	حسن شد باعث نام حسینش
بیان شیخ دین کہ در عالم ولی شد	معرفت حضرت یحیی علی شد	آبان شرف علی فردوس مسکن	کہ اشفاق و کرم را بود مخزن

بہ پیر من جمال آن نور سیما کہ آمد در کمال فقر یکتا

ذر نصب نامہ کلان مولفہ شاہ ضیاء اللہ مطبوعہ مطبع انوار محمدی واقع لاہور شجرات خاندان عالیہ مدار یہ بدنیط یق شاہ صاحب نے ارقام کیا ہے

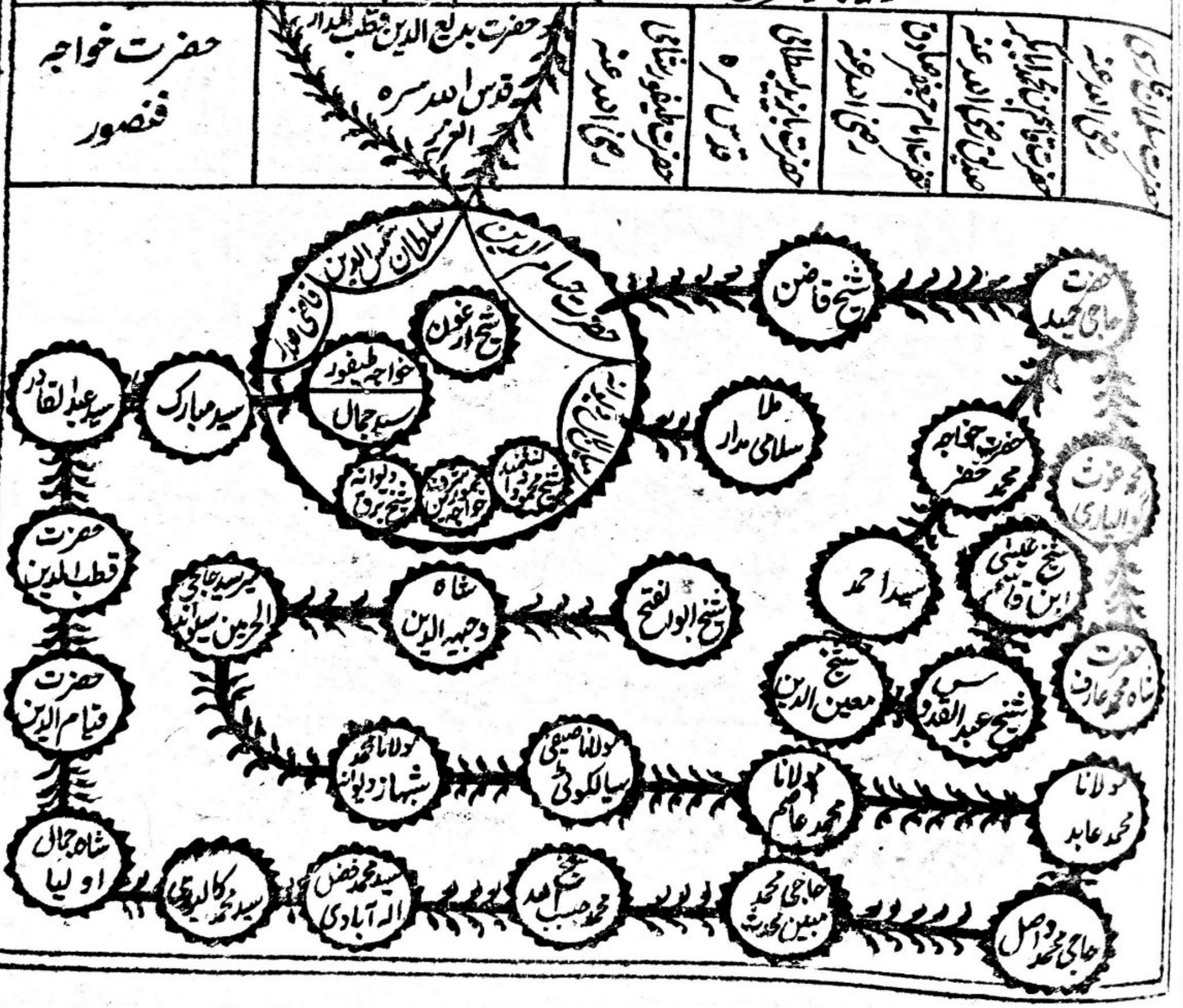

شجرہ حکیم سید قربان حسین شاہ ابن حکیم اولاد حسین

ابن حکیم سید شبیر علی بن سید السادات منبع الحسنات حکیم نور الدین قادری چشتی اسمعروسی المدعو اکبر آ
محلہ گڈھیا۔

شجرہ مداریہ

چو احمد فیض خود صدیق را داد	بعبد اللہ رسید آن علم ارشاد	مربیا و یمین الدین شامی ہمز
از و طیفور ہم با نیک نامی است	بدیع الدین از و بس فیضہا یافت	حسام الدین از و نور یا یاقن
مریدش شیخ قاضن پیر سرمست	وز و حاجی ظہور آمد ز بر دست	مریدا و محمد غوث باشان
از و عارف از و عیسیٰ و برہان	از و شاہ رضا و ہم عنایت	ضیاء الدین از و ہم یافت دولت
از ان فیض رسید امجد علی را	محب ہر نبی و ہر ولی را	بلطف بیکران شاہ امجد
شدہ مشمول نور الدین احمد	ز نور الدین احمد فیض کامل	بہ سید مہر علی گردیدہ حاصل

خداوندا طفیل این بزرگان بکن رحمے بحال زار قربان

ذکر شایخان احمدی

شجرہ شاہ ابو الحسن احمدی الملقب بہ ملا نصیر برکاتی مارہروی

نقل از کتاب النور والبہا اسانید الحدیث و سلاسلۃ الاولیا مولفہ حضرت شاہ صاحب موصوف مطبوعہ مطبع وکٹوریہ پریس بدایون صفحہ (۷۲) شجرہ عالیہ مداریہ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ والہ وصحبہ اجمعین اما بعد فیقول الفقیر ابو الحسن عفی عنہ اجازہ بالسلسلۃ البدیعیۃ المداریۃ جدی ومرشدی السید آل رسول الاحمدی قدس عن الحضرات اچھے میان صاحب عن ابیہ السید حمزۃ عن جدہ سید آل محمد صاحب عن صاحب البرکات مارہروی عن السید فضل اللہ الکانفوری عن ابیہ السید احمد عن جدہ السید محمد صاحب عن جمال الاولیاء عن الشیخ قیام الدین عن الشیخ قطب الدین عن السید جلال عبد القادر عن السید مبارک عن السید اجمل

عن العارف الاجل الکامل الاکمل مولانا ابو سعید الحق والدین المدار المکنفو
ساحمتہ اللہ علیہ عن الشیخ عبداللہ شامی عن الشیخ عبدالاول عن الشیخ
بن الدین عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مولوی سلامت اللہ مرید خلیفہ شاہ اچھے میاں صاحب الخ مولوی عبدالقادر بدایونی مرید خلیفہ مولوی فضل رسول
و ایشان مرید خلیفہ مولوی شاہ عبدالمجید ایشان مرید خلیفہ شاہ اچھے میاں صاحب مارہروی الخ

نقل از کتاب انتخاب البرکات العلیہ مولفہ مولانا علی احمد و سید شاہ ابو بکر صدیقی مورخ بدایونی صفحہ ۷ شجرہ مدار یہ

خادم الفقرا علی احمد محمود اللہ شاہ ابو بکر صدیقی مورخ بدایونی مخدوم الفقرا امام الصدیقین سیدنا مولانا شاہ
محمد دلدار علی بدایونی سید شاہ فضل غوث بریلوی سید آل احمد اچھے میاں مارہروی سید شاہ حمزہ سیدہ آل محمد
سید شاہ برکت اللہ سید شاہ فضل اللہ سید احمد سید محمد شیخ جمال ولیا شیخ قیام الدین۔ شیخ قطب الدین
سید جلال عبدالقادر سید مبارک عبدالاول شاہ بدیع الدین مدار شیخ عبدالشامی شیخ عبدالاول
شیخ امین الدین امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ جناب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

شجرہ صوفی محمد حسین مرادآبادی

ایشان خلیفہ حافظ علی حسین وے خلیفہ محمد محمود شاہ وے خلیفہ شاہ غلام حسین خلفت شیخ عبدالکریم معروف بصاحب جے
وے خلیفہ سید شاہ آل حسن عرف شاہ اچھے میاں صاحب مارہروی الخ

شجرہ مولوی محمد عادل کانپوری ناروی

مرید و خلیفہ حافظ محمد عبدالعزیز دہلوی الملقب بہ شاہ مقبول احمد وے از شاہ محمد غوث
شہیدی از سید شاہ آل محمد المعروف بشاہ اچھے میاں صاحب مارہروی قدس سرہ الخ

شجرہ صاحبان چوسہ

نقل از کتاب سید امیر احمد اعظمی پوری خلیفہ سید شاہ خیرات علی کالپوی منہا الطریقۃ النبی

لہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابا بکر صدیق حضرت سلمان فارسی حضرت محمد قاسم حضرت محمد بن ابا بکر صدیق حضرت
امام جعفر صادق حضرت بایزید بسطامی حضرت امام محمد غزالی۔ عبداللہ مکی حضرت شاہ بدیع الدین مدار حسام الدین بنارسی عمیدان
حضرات کو بھی اجازت خاندان عالیہ مداریہ کی حاصل ہے یوسالط مستورہ

اجازت حافظ سلطان احمد شاہ خیرات علی عن ابیہ سید حسین علی ومعہ عن ابیہ حضرت شاہ احمد سعید ہو عن ابیہ حضرت شاہ سلطان ابوسعید وہو عن ابیہ حضرت شاہ فضل اللہ وہو عن ابیہ حضرت شاہ سید احمد وہو عن ابیہ قطب الاقطاب حضرت شاہ سید محمد رضوان وہو عن مجاز حضرت شاہ جمال اولیا وہو عن سید قیام الدین وہو مجاز عن شیخ قطب الدین وہو مجاز عن سید السادات سید جلال الدین عبدالقادر وہو مجاز عن سید المبارک وہو مجاز عن سید السادات سید اجمل وہو مجاز عن شیخ المشائخ حضرت سید شاہ بدیع الدین الملقب بہ قطب مدار حضرت شاہ مدار وہو مجاز عن عبداللہ شامی ہو مجاز عن شیخ عبدالاول وہو مجاز عن شیخ امین الدین وہو مجاز عن شیخ امین الدین وہو مجاز عن شمس المشارق والمغارب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وہو مجاز ختم الانبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

شجرۂ شاہ محمد اسمٰعیل کالپوی الحال سکونت اتر ولی ضلع علیگڈھ

نقل از کتاب تذکرۃ المتقین حصہ دوم صفحہ (۱۶۴ و ۱۶۵)

سید شاہ محمد اسمٰعیل نشان خلف وخلیفہ حضرت حبیب اللہ شاہ النشان حضرت شاہ نام دار النشان بابا جی نور محمد النشان را از والد ماجد محمد فیض اللہ النشان حضرت شاہ محمد عیسیٰ النشان را از حضرت شاہ جمال اللہ رامپوری بن سید شاہ محمد روشن الخ

شجرۂ سید محمد بشیر فرزند وجانشین سید علی کبیر عرف شاہ میر نجان

پیر ومدرس سید علی جعفر وپیر ش شاہ محمد اجمل عباسی وپیر ومدرس شاہ محمد ناصر وپیر ومدرس شیخ محمد یحییٰ المعروف بہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی الخ دیگر محمد علی حسین نوری ومرشدی سید باقر علی ومدرس پیر ش سید نور احمد وپیر ومدرس سید ابو سعید وپیر ومدرس سید فضل اللہ وپیر ومدرس سید احمد کاشفی وپدر وپیر ش سید محمد کالپوی وپیر ش سید جمال اولیا کرے وپیر فن شیخ قطب الدین وپیر ش سید جلال عبدالقادر وپیر ش سید مبارک ابن محمد وپیر ش شیخ سید اجمل محمد بن امجد وپیر ش شاہ بدیع الدین مدار وپیر ش شیخ عبداللہ شامی وپیر ش شیخ عبدالاول وپیر ش شیخ امین الدین وامام علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وپیر ش سید المرسلین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور یہ طریقہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی ملتا ہے۔

نقل خلافت نامہ و تولیت نامہ مہدعلیشاہ ولد شاہ اسین شاہ بنام پسر خود علی نقی شاہ

بنجر موی نقل از کتاب تذکرۃ المتقین حصہ دوم صفحہ ۱۶۵ / ۱۶۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نور قلوب الاولیاء بنور المعرفات والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد ن المصطفی صاحب قوی الحجۃ وجلی البرھان وعلی آلہ واصحابہ وآل بیتہ وذی الجد والاحسان اما بعد فقیر سید محمد مہدی علی بمرات ضمیر قدسی تحمیر مشائخ عظام وصوفیای عالیمقام وغیرہ خاص و عام کافہ انام مشہود و مطلع میگرداند کہ ہرگاہ فرزند جگر بند سید محمد علی نقی را متوجہ الی اللہ و مستکرہ مما سوا اللہ یافتم خرقہ خلافت و دستار امامت باو ارزانی داشتم و سجادہ نشینی خانقاہ عالم پناہ مخدوم سید محمد سلیم۔ عرف سید شاہ ہدیٰ قدس سرہٗ عزاعتبار بخشیدہ بہ بیعت گرفتن ارباب ارادات بسلسلہ جلیلہ قادریہ وچشتیہ وشہروردیہ ونقشبندیہ وشطاریہ ومداریہ اجازت بہ تعلیم وتلقین اصحاب طریقت از اذکار واشغال ومجاہدات ومراقبات چہ از حقایق معارف ہر طریقہ کہ از پیران خرقہ پوش سرایا ہوش رسیدہ وایخہ حق سبحانہ تعالیٰ از فضل خویش مرایان مخصوص فرمودہ مامور ومختار گردانیدم گر متحمل تکمیل مستکملان ومصروف ارشاد مسترشدان گردید مصدر خوشنودی حقیر مستہام ویران عظام تسود واگر مرا در نزد خدا جل وعلی ادنی شفاعت باشد شفاعت او نمایم واگر در انمر تبتی برمن افزاید در تبلیغ شفاعت از من ندارد پس ہر کہ با فقر حسن ظن ونیک عقیدت داشتہ باشد فرزند عزیز را بجای فقیر دانستہ رجوع نماید و ہر مرید طالب کہ از قید اطاعت پیر دلیش بیرون رود و مردود طریقہ سلسلہ ارادت ما گشتہ باشد فرزند دلبند خلیفہ ما و جانشین درگاہ موصوفہ بالا استقلال ست دیگری را دعوے صاحب سجادگی مقام مقدسہ ممدوحہ نیست اللھم وفقہ بتوفیق العظیم وثبتہ علی الصراط المستقیم ونور قلبہ بنور معرفتک وارفع درجتہ برفعت غیرتک امین ثم امین تحریر فی تاریخ چہارم شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۸ مہر مہدعلیشاہ

شجرہ طریقہ شریفہ کاملہ عالیہ مداریہ سید علی نقی شاہ بنجر موے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وعلی وآلہ واصحابہ وسلم حضرت علی رض حضرت خواجہ حسن بصری حبیب عجمی حضرت خواجہ بایزید بسطامی حضرت عین الدین ابو محمد طیفور شامی حضرت خواجہ سید شاہ حضرت بدیع الدین مدار بن سید علی حلبی حضرت شاہ درویش محمد بانو ار مدار ثانی حضرت سید شاہ حاجی عنایت اللہ سرمست۔ حضرت بندگی شاہ عظمت اللہ اکبر آبادی حضرت شاہ نصیر الدین محمد بابو حضرت عشق اللہ شاہ حضرت شاہ اہل اللہ حضرت سید شاہ لسین حضرت سید مہدی علی شاہ سید شاہ علی نقی بنجر موی۔

نسبت دیگر

حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت علی مرتضے حضرت امام حسین شہید کربلا حضرت شاہ ربیع المقدس حضرت طیفور شامی حضرت شاہ رفیع الدین شامی حضرت شاہ یمین الدین شامی حضرت شاہ عبد اللہ ملکی حضرت شاہ بدیع الدین مدار حضرت شاہ درویش محمد بانو ار مدار ثانی حضرت حاجی سید عنایت اللہ سرمست۔ نسبت ثالث حضرت محمد مصطفے صلے اللہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت علی حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضر عبد اللہ علمبردار حضرت عین الدین شامی حضرت عین الدین شامی حضرت طیفور شامی حضرت بدیع الدین شاہ مدار حضرت سید شاہ اجمل بہرائچی حضرت سید بدھن بہرائچی حضرت درویش محمد قاسم اودھی حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی حضرت جلال الدین تھانیسری حضرت شیخ نظام الدین بلخی حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی حضرت شیخ داود گنگوہی حضرت شاہ سید ابو المعانی بیٹھوی حضرت میران سید شاہ پیکہا محمد حضرت محمد سالم حضرت سید محمد اعظم حضرت حافظ محمد موسی حضرت محمد حسین عرف حافظ محمد بانکے شاہ علی نقی بنجر موی

نقل انتخاب خلافت نامہ و وصیت نامہ حافظ محمد حسین عرف حافظ بانکے

دہلوی بحق ناصر الدین شاہ فیروز آبادی از کتاب بستان معرفت مطبوعہ لکھنو انوری پریس ۱۳۰۰ھ وصیت میکنم جمیع مریدان و خلفاے خود را ہر گر العبد من حاجت در یافت اسرار و واردات اقتدار صاحبزادے بیان نماید تا حل مشکلات خود کنند و در دیار مستقر الخلافت اکبر آباد شاہ ناصر الدین خلیفہ اول

ت در جمیع طرائق حلقہ قادریہ وسہروردیہ ونقشبندیہ مداریہ وغیرہا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وحفظ ما فضلہم

شجرہ مولوی محمد حسین الہ آبادی

بیان مرید وخلیفہ رہنمائے عباد اللہ حاجی امداد اللہ فاروقی چشتی تھانوی فاروقی ثم پیشتی ومشربا وتھانوی وطناً مہاجر مکہ معظمہ حضرت حاجی ممدوح قدس سرہ نے کلیات امدادیہ میں اپنا شجرہ مبارک یوں تحلیہ فرمایا ہے۔ کہ فقیر حقیر ننگ خاندان وبدنام کنندہ بزرگان طریقہ رو سیاہ امداد عفی عنہ کو نسبت بیعت وارتباط صحبت واجازت وخرقہ حضرت ہدایت گنجور قطب دوران مقتدائے عارفان نور الاسلام مولانا ومرشدنا وہادینا میانجو شاہ جھنجھانوی چشتی قدس سرہ سے حاصل ہوا اور حضور پرنور کو شیخ المشائخ حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی قدس روحہ سے الخ

در طریقہ کاملہ عالیہ مداریہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین فقیر محمد حسین آلہ آبادی

نسبت بیعت وارتباط صحبت واجازت از حضرت ہادی نامرشدنا وسیاتنا ابوالمعالی امداد اللہ چشتی المہاجری ادام اللہ فیوضہ است واینان را حضرت میان جو شاہ نور محمد جھنجھانوی واینانرا شیخ المشائخ حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی واینانرا از شاہ عبدالباری واینانرا از شاہ عبدالہادی واینانرا از شاہ عصمۃ الدین واینانرا از شاہ محمد مکی واینانرا از شاہ محمدی واینان را از شیخ محب اللہ الہ آبادی واینانرا از شیخ ابوسعید گنگوہی واینان را از شیخ نظام الدین بلخی واینانرا از شیخ جلال الدین تھانیسری واینانرا از شیخ عبدالقدوس گنگوہی واینان را از دریش محمد بن قاسم اودھی واینانرا از بڈھن بہرائچی واینانرا از سید اجل بہرائچی واینانرا از حضرت شیخ المشائخ حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب مدار رض واینانرا از طیفور شامی واینانرا از عین الدین شامی واینانرا از یمن الدین شامی واینانرا از حضرت عبداللہ علمبردار واینانرا از امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ واینانرا از حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

شجرہ مولانا مولوی احمد حسن مدرس مدرسہ اسلامیہ واقع کانپور مرید وخلیفہ مولانا حاجی امداد اللہ نقل از تذکرۃ التقیین صفحہ (۱۷)

مولانا احمد حسن حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولوی میانجو نور محمد جھنجھانوی حضرت شیخ المشائخ حاجی عبدالرحیم ولایتی حضرت شاہ عبدالباری حضرت شاہ عبدالہادی حضرت شاہ عصمۃ الدین حضرت شاہ محمد مکی حضرت شاہ محمدی حضرت شاہ محب اللہ الہ آبادی حضرت شیخ ابوسعید حضرت شیخ نظام الدین حضرت شیخ جلال الدین حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی

حضرت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی حضرت سید بڈھن بہرائچی حضرت سید شاہ اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت امام الطریقت برہان الحقیقت سید بدیع الدین مطلب الاقطاب قطب ارحمۃ اللہ علیہ حضرت
طیفور شامی حضرت عین الدین شامی حضرت یمین الدین شامی حضرت عبد اللہ علمبردار حضرت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ حضرت سرور عالم جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔

شجرہ مولوی محمد حسن صابری چشتی قدوسی طیفوری نقل از آئینہ تصوف صفحہ ۱۵۴ مولفہ مولانا موصوف

(۱) مولوی محمد حسن (۲) حضرت شاہ امیر شاہ طیفوری قطب الارشاد صاحب حق (۳) حضرت میاں غلام شاہ
معصوم قطب ثانی (۴) حضرت شاہ عبد الکریم قطب الدین (۵) حضرت شاہ عنایت جود القوۃ المتین
(۶) حضرت میران سید شاہ بھیک فی الواحد الوجود (۷) حضرت شاہ ابو المعانی صمدی (۸) حضرت شیخ
داؤد گنگوہی رحم دل (۹) حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی محبوب الٰہی صادق مثال (۱۰) حضرت شاہ شیخ ابو سعید
گنگوہی دست رسول (۱۱) حضرت شاہ نظام الدین بلخی وصبہ سلطانی (۱۲) حضرت شاہ جلال الدین
تھانیسری کریم نظر فین (۱۳) حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین
شیخ مدار (۱۴) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رض حضرت عبد اللہ علمبردار حضرت
شیخ یمین الدین حضرت عین الدین شامی حضرت شیخ طیفور شامی حضرت سید بدیع الدین شاہدار
حضرت سید اجمل بہرائچی حضرت سید بڈھن بہرائچی حضرت شیخ درویش محمد بن قاسم
اودھی حضرت عبد القدوس گنگوہی حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی حضرت شیخ عبد الاحد حضرت شیخ احمد مجدد
الف ثانی حضرت خواجہ محمد سعید حضرت شیخ عبد الاحد شاہ کل حضرت شیخ محمد عابد حضرت مرزا مظہر
جان جاناں حضرت عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ حضرت شاہ ابو سعید حضرت شاہ احمد سعید
مولوی عبد السلام ؎ عبد السلام بود بدار السلام رفت اس مصرع سے تاریخ وفات پیدا ہے
مولوی میر حسن علی فتحپوری ابن میر احسان علی مرید و خلیفہ شاہ احمد سعید دہلوی موصوف الصدر تاریخ
وفات ۲۹ محرم الحرام بروز جمعہ مزار فتحپور ہے قطعہ تاریخ وصال ؎

ورگلش زمان ہوائے خزان وزید	گردید خلد باغ بہار حسن علے
تاریخ وصل باشد بے روے اشتباہ	نور قدیم شمع مزار حسن علے

مولانا مولوی ظہور الاسلام خلف و جانشین میر مرحوم شجرہ آپ کا بھی مرقوم صدر ہے۔

شجرہ طیبہ مدادیہ شاہ عبدالرزاق خلیفہ و جانشین شاہ عبداللہ گورکھپوری

نقل از کتاب تذکرۃ المتقین حصہ دوم صفحہ (۱۰۷)

حضرت شاہ عبدالرزاق گورکھپوری حضرت شاہ عباد اللہ انہسوی حضرت شاہ محمد گازار کشوی حضرت مولوی سید ابوالحسن نصیر آبادی حضرت مولوی مراد اللہ تھانیسری حضرت مولوی نعیم اللہ بہرائچی حضرت مرزا مظہر جان جانان حضرت شیخ محمد عابد حضرت شیخ عبدالاحد شاہ کمل حضرت خواجہ محمد سعید حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی حضرت شیخ عبدالاحد حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی حضرت عبدالقدوس گنگوہی حضرت شیخ درویش محمد قاسم اودھی حضرت سید شاہ بڈھن بہرائچی حضرت سید اجمل بہرائچی حضرت سید بدیع الدین شاہمدار حضرت شیخ طیفور شامی حضرت شیخ عین الدین شامی حضرت شیخ یمین الدین شامی حضرت عبداللہ علمبردار حضرت ابوبکر صدیق حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم"

شجرہ محمد بشیر شاہجہانپوری ساکن سیلی بھیت منقول از کتاب مذکور الصدر صفحہ ۲۱۲ و ۲۱۳ شجرہ بدیعیہ مدادیہ

فقیر محمد بشیر نسبت بیعت و ارتباط صحبت و اجازت حضرت قبلہ احمد علیشاہ و ایشان حضرت قبلہ درگاہی شاہ صاحب رامپوری و ایشان حضرت قبلہ شاہ حافظ جمال اللہ صاحب رامپوری و ایشان حضرت قبلہ قطب الدین صاحب مدینہ منورہ ایشان حضرت قبلہ خواجہ زبیر و ایشان حضرت قبلہ محمد نقشبند و ایشان حضرت قبلہ خواجہ معصوم و ایشان حضرت قبلہ شیخ احمد مجدد الف ثانی و ایشان حضرت قبلہ عبدالاحد و ایشان حضرت قبلہ شیخ رکن الدین گنگوہی و ایشان حضرت قبلہ عبدالقدوس گنگوہی و ایشان حضرت شیخ درویش بن قاسم اودھی و ایشان حضرت قبلہ سید بڈھن بہرائچی و ایشان حضرت قبلہ سید اجمل بہرائچی و ایشان حضرت سید بدیع الدین شاہمدار مکن پوری و ایشان حضرت طیفور شامی و ایشان حضرت عین الدین شامی و ایشان حضرت شیخ امین الدین شامی و ایشان حضرت عبداللہ علمبردار و ایشان حضرت ابوبکر صدیق و ایشان حضرت خاتم البنین سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

شجرہ شاہ امیر اللہ صفی پوری نقل از کتاب تذکرۃ المتقین حصہ دوم صفحہ (۱۷۳)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم الانام شاہ امیر اللہ صفوی قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم قطب زمانہ شاہ حفیظ اللہ قدس اللہ سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ محمد سے عرف شاہ غلام مقتدس اللہ سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ [illegible] قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ عبد الحق قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ یونس قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ زاہد قدس اللہ سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ عبد الرحمٰن قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ اکرم قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ بندگی مبارک قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ صفی قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ سعد قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم سید بڈھن بہرائچی قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم سید اجمل بہرائچی قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم سید بدیع الدین قطب مدار قدس اللہ سرہ الخ

اور حضرات صفی پور کو نیز دیگر طریقہ سے بھی حضرت قدس سرہ کا سلسلہ پہونچا کہ حسکو صوفی باصفا میدان تسلیم درضا احمد اختر گرگانی نیرہ کبیر ابو ظفر جنت مکانی سکونت الحال قصبہ کرانہ ضلع مظفر نگر نے نجرہ پیران طریقت کا کتاب تذکرۃ الفقرا میں تحریر فرمایا ہے سلسلہ مداریہ کا نسب الحرف فقیر کو خرقہ مرزا روشن بخت گرگانی سے پہونچا اور انکو میر محمدی دہلوی سے پہونچا اور انکو انکے ماموں سید فتح علی شاہ دہلوی سے انکو سید عیوض خان شہید سے انکو سید عبد الکریم محقق سے انکو سید تاج سے انکو سید شرف الدین سے انکو شاہ مصطفےٰ اصولی سے انکو شاہ داؤد عارف سے انکو بندگی شاہ پیران سلطان سے انکو شیخ حامد مجھن گوشہ نشین سے انکو داؤد سے انکو صدر الدین سے انکو مخدوم جہانیان جہان گشت سے انکو حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار سے انکو حضرت طیفور شامی سے انکو حضرت خواجہ حبیب عجمی سے

شجرہ مدار حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی نقل از کتاب تذکرۃ المتقین صفحہ (۱۰۰) ایک سو

شیخ احمد فاروقی سرہندی انکو اپنے والد بزرگوار شیخ عبد الاحد بن زین العابدین سے انکو شیخ رکن الدین سے انکو اپنے پدر بزرگوار شیخ عبد القدوس گنگوہی سے انکو درویش محمد بن قاسم اودھی انکو حضرت سید بڈھن بہرائچی سے انکو اپنے والد ماجد سید اجمل بہرائچی سے انکو حضرت

قطب الاقطاب سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ سے اور قبول طریقۃ النقشبندیہ مرزع اشرعیت المصطفےٰ ے
قبول بارگاہ صمدی مولوی شاہ رؤف احمد صاحب نیفی مصنف دار المعارف خلیفہ ارشد حضرت شاہ نظام علی
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو قلت وسایط کے ساتھ حضرت خواجہ مظہر جان جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ سے ملتے ہین زمانہ
حال مین طالبان حق کو مجاز طریقہ علیا مداریہ کا فرماتے تھے اور مولوی شاہ محمد حسین چشتی صابری کہ جنکے ہاتھا
مریدین تخمینا ایک لاکھ ملک ہند و افغانستان و بخارا و ایران و بغداد و کربلائے معلےٰ و نجف اشرف و بیت المقدس
و مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و مصر و اندلس و قسطنطنیہ وغیرہ مین موجود ہین وہ اپنے بعض تصنیفات مین ذکر ان خلفا
کا جو انکے مجاز طریقہ سلسلہ طیفوریہ مداریہ مین جانب شام و دمشق کی ہین لکھتے ہین الغرض ذکر خیر ان جینے بزرگون کا اس
غرض سے لکھدیا گیا کہ مختصر حالات انکے بعض رسایل مین موجود ہین انکا ملنا آسانی ممکن ہے۔

	تحفۂ ثالثہ	کتاب سنابل معراج

سوال مزید الحاصل ذربات مصنف سنابل جو کہ کتاب مذکور کو صحیفہ آسمانی سمجھکر دہبانی اور ان پڑھ مسلمانونکو
بہکا کر قصہ مرقوم سنابل صفحہ ۱۴۱-۱۴۲- کے جال گمراہی کو پھیلا کر دنیا دی گذرا وقات کے خاطر مثل سٹے دنیا
کے تردمرغن دنسم القسم کے کھانے اور طرح بطرح کے زر و جواہر کا صید کر کے کذب کا بازار گرم کر رکھا تھا اور
بگرامی کی انکے جرگہ والون مین یہ کیفیت تھی کہ جیسے اندھون مین کانے راجا پس آپکے ان دقعات و شجرات و مہ صدر
نے صداقت کا بازار گرم کر کے دروغگوئی کے بازار کو پھیلا کر دیا ہے ؎

صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد یک روز بہ بینی کہ پلنگش بخورد

اور آپکے اس صداقت انگیز تحریر اور لطائف امیز جملون نے نا واقفون نیز حق و باطل کا اظہار فرما کر گمراہی عقاید
سے اُن بچارون کو بچا لیا اور اب بہت ہی کم لوگ ایسے باقی رہینگے کہ محض حریص و از منکر ملوث نبرد
جواہر ہو کر مصداق کلام حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ یعنے ؎

بہ روز شبرہ دیدہ ہوشمند	در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

منکر صید بگرامی ہو کر مفت مین اپنے دین و ایمان سے ہاتھ دہو کر گناہ گار خدا و رسول ہونگے اور وہ بیچارے
متصف بصفات چوپایان و علوم معرفت سے بے بہرہ رہینگے صرف انھین پر آپکے مرات صداقت تحریر کا اثر کارگر نہوگا
پس انکی شقاوت قلبی و افسردہ دلی پر سخت تعجب ہے بقول حضرت شیخ سعدی رح۔ افسردہ دل مردہ راہ از عالم صورت

بعالم صورت معنی نبردہ در ریع آمدہ تبریت ستوران وکالینہ درمحلات کوران مگر آپنے عبد الواحد بلگرامی کو
معہ انکے پیران عظام کے بحوالہ مکتوب حضرت شہنشاہ عارفین وجوہر کان دو دمان نخم المرسلین حضرت سید
بدیع الدین مدار قدس سرہ کے سلسلہ عالیہ مدار طیفوریہ سے وابستہ و مستفیض ہونا ثابت کرکے دکھادیا تو یہ
انکی شان کے بعید تھا کہ وہ اپنے پیران طریقت کے خلاف ایسے مہمل قصہ کو بلا اثبات کتب سبع سنابل
مین قلمبند کرتے پس اس معنے کرایسی تحریر ناقص کتاب مذکور مین شیخ عبد الواحد بلگرامی کا کرنا عقل کے
خلاف معلوم ہوتا ہے بدیوجہ اگر اس رمز کا بھی حتی الوسع اس نا واقف پر اظہار فرمادیجئے تو بہت بہتر ہو جاے
جواب مرشد عزیزی سلمہ یہ قصہ بیحد عجیب و غریب از دریافت کیا اسمین کوئی شک نہین کہ شیخ عبد الواحد
بلگرامی معہ اپنے پیران سلاسل کے جیسا کہ تمکو عبارت و تجرات مرقومہ صدر سے ثابت ہوا ہے حضرت بدیع
الحق والدین سید بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ سے وابستہ ہین بلکہ جو حضرات کہ وابستگان مصنف سنابل
حق پسند راست گو ہین وہ حضرت موصوف سے مستفید و بہرہ ور ہونیکے متعلق تحریراً و تقریراً جیسا کہ تمکو مطالعہ
کتاب ہذا سے ثابت ہوا مقر ہین بدیوجہ مولف کے بزرگان سلف و حال نے بہت سے جوابات سنابل تحریر
فرمائے ہین کہ جن مین سے اکثر نام کتاب مین تمہاری نظرون سے گذر چکے وہ محض اسی بنا پر شایع نہین کئے
گئے اور ابھی تک اس آیت قرآنی یعنی فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ[1] پر عمل درآمد رہا مگر فقیر نے اول
تو چند احباب کے مجبور کرنے سے دوسرے علاوہ سنابل کے اور بھی دو ایک کتابین بزبان اردو مثل خوائد سعیدیہ
وغیرہ مین بحوالہ سنابل قصہ مذکور کو قلمبند پایا اور اسقدر اسمین مولف نے قہر خدا سے نڈر ہو کر لغو و خرافات کو
بڑھایا کہ حاشا و کلا یعنی بوجہ بغض و عداوت کے یہ تحریر کردیا کہ حضرت زندہ شاہمدار قدس سرہ کی مزار پر
نہین جانا چاہیے اگر شاید دھوکے مین پہونچ جاے تو صرف فاتحہ کرلے میرے مضافات بریلی مین
چند جہلا کو شامت اعمالی نے گھیرا کہ انھون نے اطراف کے سیدھے سادھے مسلمانون کو جو کہ بجاے معہ
اپنے آباؤ اجداد کے سلف و حال سے خاندان عالیہ مداریہ مین وابستہ ہوتے چلے آتے تھے انمین جال
گمراہی قصہ مذکورہ کا پھیلا کر مثل آریہ سماجون کے ایک نئی غدہی کا بازار گرم کرکے صید کرنیلگے پس فقیر نے
مجبوراً بفحواے وکبتنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف
والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص[2] اور مضمون کسنورِ معنوت تصول

[1] جو شخص اسکو معاف کردے تو وہ اسکے لئے کفارہ ہو جاے گا

علی کلب اور مطابق سہ وقت ضرورت چو نما نذگریزہ دست بگیرد شیرینیز ہے کے کتاب مذکور مرتب
کرکے صداقت کا اظہار کیا اور حضرت سعدی علیہ الرحمہ کا مقولہ ہے طوطی اندار را یا دارش سنگ است
اگر بلگرامی کی جانب سے کلوخ اندازی کذب لغو کی ہوتی تو فقیر نے بجاے سنگ نماز کے صداقت
ڈھیلون کی بوچھار کی چونکہ سہ راستی موجب رضاے خدا است کس نہ دیدم کہ گم شد از راہ راست
علاوہ ازین یہ جو جہلاد متبعین سنابل نے مشہور کردیا کہ سراج الدین سوختہ کی زبان سے یہ الفاظ
نکلے تھے کہ شاہ مدار نے مجھے جلا دیا مینے انکے سلسلہ کو گم کردیا یہ قطعی کذب لغو پر دلالت کرتا ہے کیونکہ
حضرت مولانا مولوی عبدالحق محدث دہلوی کہ جنکے متعلق مولف کتاب تتمہ نعارفین تحریر فرماتے
ہین کہ حضرت مولانا عبدالحق محدث البخاری الدہلوی قدس سرہ اکابر علماے محققین و مشاہیر اولیاے کاملین
مین سے ہین ہندوستان مین علوم تفسیر اور حدیث کا سنگ بنیاد آپنے نصب کیا اور آپکی ہمہ ہمے ان علوم کی نہرین
اس ملک مین جاری ہوئین اور آپ تصنیفات عالی رکھتے ہین ۔ شرح مشکوٰۃ شریف ۔ صراط المستقیم
مرج البحرین ۔ اخبار الاخیار جذب القلوب الی دیار المحبوب مدارج النبوت ۔ شرح سفر السعادت
وغیرہ آپ کی مشہور اور معروف و مقبول تصانیف ہین اتنہی نہین بلکہ ایسے زبردست عالم کہ جنکا زمانہ
قایل ہے انھون نے کتاب اخبار الاخیار کے صفحہ ۱۵۸ مین جہانپہ واقعہ کالپی کو رقم فرمایا ہے
اسمین وہ جملہ جو کہ زبان زد فقرے جاہلین ہو رہا ہے یعنی شیخ سراج کی زبان سے یہ الفاظ نکلے تھے
کہ شاہ مدار نے مجھے جلا دیا مینے انکے سلسلہ کو گم کردیا کہین اسکا پتہ اور نشان بھی نہین ہے الو سطرح
کتاب خبیہ الاصفیا مین جہانپہ واقعہ کالپی تحریر ہے وہان بھی ایسے جملون کا کہین پتہ نہین ہے پس
یہ محض خرافات و لغو قصہ پایا جاتا ہے اور یہ عبدالواحد بلگرامی کے شان سے بعید بھی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ باوجود وابستہ ہونے منعہ اپنے پیران سلاسل کے خاندان عالیہ مدارسی ہیر ایسا ایک مہمل قصہ کتاب
سنابل مین تحریر کرکے خلاف اپنے پیران طریقت کے عمل درآمد فرماتے اور ایک ایسی غلطی فاش کرتے غیر ممکن
تھا پس اس بنا پر صاف طرح سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کتاب سنابل مین کسی نے بوجہ بغض و عداوت کے یہ قصہ
یعنی سراج الدین کی سوختگی اور حضرت قدس سرہ کے مریدین کی گمراہی کا تحریر کردیا کیونکہ سبع سنابل
سنہ ۹۷۹ھ مین لکھی گئی اور ۱۰۲۹ھ مین شایع ہوئی لہذا جو کچھ جملے کتاب ہذا مین شیخ عبدالواحد بلگرامی کی
کی شان کے خلاف درج ہوئے ہین اسکا مستحق اور سزاوار وہی شخص ہے جس نے کتاب مذکور مین

بلا حوالہ کتب اس مہمل قصہ کو قلمبند کر دیا اور حضرت اولیائے عظام مین ایک بدگمانی کا سلسلہ پیدا کر
مغضوب بہ قہر خداوند معتوب بلقہر النبی ہوا اور مین یقین کامل کرتا ہون اپنے برادران متبعین شیخ عبدالحق
بلکرامی سے کہ وہ اس میری رائے صائب پر گہری نظر انصاف ڈالکر آئندہ میری تحریر مذکورہ بالا کی
تائید کرینگے اور تمام عالم پر اظہار حق فرماکر لوگون کو گمراہی کے پنجے سے نکالکر راہ حق پر لائینگے اور بدگمانی
بہ ہر دو بزرگوار کہ جن کا معاملہ کنفس واحدہ تھا اس سے بچائینگے اور مین دست بدعا ہو کر بارگاہ جل شانہ
وعم نوالہ مین عرض کرتا ہون کہ مجیب الدعوات الخضرات موصوف الصدر کو بدگمانی اولیائے عظام سے محفوظ
رکھے آمین اور خصوصاً گروہ قدسی شکوہ مقربان بساط احدیت و خاصان جناب صمدیت کی بدگمانی جو کہ
نہایت مذموم ہے کیونکہ الخضرات کی شان ارفع اور مدارج علیا مضمون اولیا تحت قبالی لا یعرفہم غیری
کہ جنکو سوائے خداوند جل وعلی کے دوسرا نہین جان سکتا اور یہ گروہ علیا وہ ہے کہ جنکی کیفیت
شب معراج مین جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھکر یہ ارشاد فرمایا اللھم احیینی مسکینا و
امتنی مسکینا وتحشرنی فی زمرۃ المساکین پس ایسے زمرہ خلیل القدر سے بدگمانی کرنا معاذ اللہ
سخت شقاوت قلبی کی دلیل ہے الہ العالمین ان خیالات فاسدہ سے تمام مومنین و مومنات کو محفوظ رکھے
اور خصوصاً وابستگان بلگرامی کو ان وسواس معلم الملکوتی سے بچائے اور فقیر کو اس خیال پاکیزہ کی جزائے خیر
بروز قیامت جمیل و ثواب جزیل عطا فرمائے آمین اور خدانخواستہ اگر اس میری رائے انکے خلاف متبعین شیخ
عبدالواحد بلگرامی سے ظہور ہوا تو مجبوراً وسیع طرائق و ہفت منازل وغیرہ کی اشاعت و طبع کی ضرورت ہوگی اور
کل بروز حشر انشاء اللہ تعالیٰ اس احکم الحاکمین کی روبرو ہر دو فریق کو جانا ہوگا لفحوائے یوم لا یملک نفس لنفس شیئاً
والامر یومئذ للہ اور ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ نیکی اور بدی کا مضمون افحسبتم انما خلقنکم عبثاً و
انکم الینا لا ترجعون حساب دینا ہوگا اور اس قصہ و قضیہ کے حق و باطل کا ثمرہ و نتیجہ بھگتنا ہوگا وعینا الا البلاغ

تحفہ رابعہ

سوال مرید آپکے اس حلقہ بگوش سے اکثر حضرات نے دریافت کیا کہ حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رضی نے عقد
کیا اور نہ ایکو خواہش آب و طعام رہی اور وہ لباس متبرکہ جو کہ آپکے زیب بدن تھا وہ بھی رنگین ہو کر بغرض شست
و شو کاوز کے بیان گیا اور نہ اسمین کہنگی کے آثار پیدا ہوئے اسکا کیا سبب ہے مین جہلا علمی کے جواب دہی
سے قاصر رہا اگر اس رمز کا بھی اظہار ہو جاے تو نہایت مناسب ہوگا

جواب مرشد عزیزم سلمہ اسکے چند جوابات موعودین نے ارقام فرمائی ہین دل یہ کہ ابتدا مین حضرت سید بدیع الدین
قطب المدار قدس سرہ کو غیبت اکل و شرب سے یون باز نہین رکھی کہ جب آپنے اپنے پدر بزرگوار حضرت قاضی سید
علی جلبی سے بیعت ہوے تو وہ شغل و اشغال و وظایف اوراد جو آپکے باوا آپکے خاندان والا شان مین متعمل
ہوتے چلے آئے تھے اور حضرات مشایخ کبار اپنے معتقدین و مریدین و خلفا اور جانشین کو تعلیم فرماکر فان حق مین سیراب
فرماتے رہے تھے وہ آپ کو آپکے والد ماجد قدس سرہ نے نہایت شفقت و محبت سے ضبط فرماکر اسرار و نکات
الٰہی سے مالا مال فرمایا اور بعد فوت تمام اپنے لخت جگر کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی
زیارت کی اجازت دی پس حضرت تمام عزیز و اقارب سے مرخص ہوکر عازم حج بیت اللہ شریف و مدینہ منورہ اپنے جد بزرگوار
حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے درمیانمین ایک غار تیرہ و تار نظر آیا آپنے اس غار دشت کو گوشہ
عافیت سمجھ کر مضمون السلامۃ فی الوحدۃ یاد الٰہی مین مشغول ہوے اور شغل حیات ابدی مداومت
یہ اس کثرت سے کیا کہ وہ ذکر الٰہی مثل ملا اعلیٰ کے آپکی غذا ہوگیا چنانچہ مختصر البیان کے صفحہ ۱۲۳ مین مندرج ہے کہ
شیخ عیسیٰ جونپوری شاگرد رشید حضرت ملک العلما نے تہنشاہ والا تبار حضرت قطب المدار سے استفسار کیا
کہ آپ بے طعام سے رغبت نہین فرماتے اور اکل و شرب سے ملتفت ہی نہین ہوتے انسانکی بقاے حیات غذا
پر موقوف ہے مقام حیرت کہ ینے اس جناب مین کبھی تذکرہ بھی غذا کا نہین سنا آپنے ارشاد فرمایا کہ ذکر الٰہی
اور تلاوت قرآن مجید فرقان حمید اسطور سے کرنا چاہیے نقوش حروف کلمات شریف قوت جسم عنصری اور
مضمون پاک قوت روح ہو جاے سو بکرمہ و فضلہ مناسبت اسکی اللہ صاحب نے مجھکو عطا فرمائی ہے
دوسرے یہ کہ آپ کو دنیا ہی مین لذات عقبیٰ یعنی دیدار خدا نصیب تھا بدیں وجہ تا حیات اشیاء فانیہ
سے مجتنب ہے دلیل جب حضرت قدس سرہ سے کوئی شخص دریافت کرتا تھا کہ آپکو خواہش آب طعام کی
نہین ہوتی تو اسکے جواب مین یہی آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ایام قحط مین حضرت یوسف علیہ السلام
کی زیارت سے چھ ماہ تک خواہش بھوک کی نہ ہوتی تھی پس اگر مستغرق معرفت کردگار اکوار تجلیات پروردگار
مین محو در محو ہو اور طعام ملکوتی اسکی غذا ہو جاے تو کیا عجب اور سالک مقام صمدیت مین جب پہونچتا ہے تو اس سے پابندی
سنہ ضروریہ کی ترک ہو جاتی ہے

تیسری دلیل یہ کہ مقام بند رکھا ج بالاے کو ہ زرنگار پر بحالت وحدانی جب نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم
نے اپنے نور الابصار حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ کو نوالقمہ شیر برنج کے کھلاے اور بہشتی

لباس پہنا کر ارشاد فرمایا کہ اے نور العین خوش ہو کہ تمہاری خوش نصیبی نے یہ دن دکھایا کہ اب تمکو
خواہش آب و طعام اور دنیوی لباس پہننے کی ضرورت نہ ہوگی اور یہ لباس ہمیشہ یون ہی بے تار
رہیگا اور اسکو کبھی غسل کی حاجت بھی نہ ہوگی اور نہ اسمین کہنگی کے آثار پائے جائینگے اور
آج مالک حقیقی نے تمکو شربت وانک ربھم علی خلق عظیم سے سیراب کرنیکے بعد فرق خرقہ
کو تاج باخلاق اللہ سے مزین فرمایا اب تم نعم حقیقی مین خضوع و خشوع کیساتھ بخواسطے
ادعونی استجب لکم کے یہ مناجات کرو کہ یہ تمام خواہشات دنیوی سے مجیب الدعوات مجھے مبرا و
منزہ فرماوے لہذا آپ نے بمطابق ارشاد جدامجد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درگاہ قاضی
الحاجات مین دعا کی چنانچہ در المعارف کے صفحہ ۳۴۳ مین مرقوم ہے۔ روز دیگر مجلس مذکور
اقطاب آمد حضرت ایشان فرمودند کہ حق سبحانہ اجرائے کارخانہ ہستی و توابع بستے
قطب مدار را اعطا می فرماید و ہدایت و ارشاد و رہنمائی گمراہان بدست قطب ارشاد میسپارد
بعد ازان فرمودند کہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار بودند و شانے عظیم دارند ایشان دعائے
کردہ بودند کہ الٰہی مرا گرسنگی نشود و لباس من کہنہ نگردد ہمچنان شد کہ بعد ازان ہر عادر تمام عمر بقدر
طعام نخوردند و لباس ایشان کہنہ نگشت ہمون یک لباس تا بہ ممات کفایت کرد۔

چوتھی یہ کہ جب حضرت مولانا قاضی مظہر قلندر رحمتہ اللہ علیہ مرید و خلیفہ حضرت سید بدیع الدین
قطب مدار قدس سرہٗ نے بحالت مباحثہ منجملہ اور سوالات کے ایک یہ بھی سوال حضرت قدس سرہٗ
سے کیا کہ آپ کھانا کیون تناول نہین فرماتے اور نکاح آپنے کسوجہ سے نہین کیا۔ تو اسکا جواب
حضور پر نور نے یہ دیا کہ الدنیا یوم ولنا فیھا صوم یعنی دنیا ایکدن ہے اور مین اسمین روزہ دار ہون
الغرض حضرت نے باوجود اس کثیر العمری کے اپنے تمام حصہ عمر کو حدیث الدنیا قنطرہ فاعبروہا ولا
تعمروہا پر نظر کرکے ایکدن تصور فرمایا اور اسمین نیت روزہ کی کی۔

دلیل وزہ مین تین فرض ہین اول نیت کا کرنا دوسرے کھانا پینا ترک کرنا تیسرے عورت
سے علیحدہ رہنا پس بنابرین آپ کو خواہش اکل و شرب سے رغبت اور عورت سے تعلق
رکھنا حرام ہوگیا تھا

تحفۂ خامسہ

سوال مریدزندہ شاہ مدار کے لقب سے مشہور ہونے اور مرے کو مارین شاہمدار اور حق اللہ محمد مدار اور دم پیر شاہمدار آنکھون کو روشنی دلکو قرار و دم مدار کیوجہ تسمیہ اور فقرائے خاندان عالیہ مداریہ کے نعرہ پختبنی بلند کرنے کا کیا سبب ہے۔

جواب مرشد حضرت سلطان العارفین مولانا سید بدیع الدین قدس سرہ کی متعلق عوام الناس نے یہ مشہور کر رکھا ہی کہ حضرت قدس سرہ شغل حسن و م فرما رہے تھے اور جب شغل مذکور کے چلہ کا زمانہ پورا ہوگیا تو حضور پرنور کے خلفانے یہ سمجھا کہ آپکا وصال ہوگیا بدیوجہ غسل اور نماز جنازہ سے فراغ حاصل کرکے جب جسد اطہر کو قبر مبارک مین رکھا اور چہرہ انور سے کفن وا کیا تو حضرت نے چشمون کو کھولدیا اور سانس کو بھی لیا حاضرین نے یہ عرض کیا کہ دم مدار سرکار نے یہ سنکر آنکھونکو بند کرلیا اور لوگون نے زندہ دفن کردیا اسیوجہ سے زندہ شاہمدار کے لقب سے آپ مشہر عالم ہین یہ سراسر غلط و افترا پردازی ہی لہذا فقیر نے حضرت کے تجہیز و تکفین کے واقعہ کو کتاب اسکے مقالہ اول کے تحفہ پنجم مین قلمبند کردیا ہے یہان اعادہ کی حاجت نہین مرد زندہ شاہمدار کے لقب سے مشہور ہونیکی وجہ تسمیہ مرقومہ ذیل ہی۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولاکن لا تشعرون ۵

ترجمہ نہ کہو انلوگونکو جو راہ خدا مین مارے گئے مردہ بلکہ وہ زندہ ہین لیکن تمکو خبر نہین پس لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات سے فقہانے جہاد اصغر اور حضرات عرفانے جہاد اکبر مراد لی ہے کیونکہ جب ایک جنگ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ظفر مند ہوکر واپس آئے اور عبادت و ریاض مین مشغول ہوئے اور حضرت سرور کائنات جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیمات نے دریافت کیا کہ یہ کیا کرتے ہو عرض کیا کہ رجعنا الجہاد الاصغر الی جہاد الاکبر ترجمہ مین جہاد اصغر سے رجوع ہوتا ہون طرف جہاد اکبر کے الغرض حضرات صحابہ کبار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے مقولہ سے یہ صاف ظاہر ہی کہ راہ خدا مین کسی کافر کو لڑکر مارنا یا خود راہ خدا مین شہید ہوتا یہ جہاد اصغر ہی اور اسکو جہاد اصغر یون کہتے ہین کہ کارزار مین دشمن روبرو ہوتا ہے اور سامنے اسکو قتل کرنا یا خود راہ خدا مین شہید ہونا یہ آسان ہے بہ نسبت نفس کشی کے بدیوجہ کہ جہاد اکبر مین دشمن غیر محسوس ہوتا ہی

اور پوشیدہ اور وہ عدوے زبردست کہ جس کے متعلق پروردگار عالم قرآن مجید فرقان حمید مین فرماتا ہے
اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۵ لہذا ایک ایسے دشمن سے فتحمند وظفریاب ہونا کاری
دار و یس جسطرح کہ جہاد اصغر کرنیوالون کو منعم حقیقی حیات ابدی کی خوشی سنا کر مسرور فرماتا ہے ایسیطرح
جہاد اکبر کے کرنیوالونکو بھی بدرجہا دلاز بندگانی ابدی کا مژدہ پہونچا کر انکی غنچہ خاطر کو شگفتہ فرماتا ہے الحاصل جنکہ حضرات صوفیہ
کرام صفات باری تعالیٰ جو کہ احادیث مین بتائی ہین انکے ساتھ متصف ہوجاتے ہین تو پھر انکی موت کو موت نہین کہتے جیسا کہ حضرت
مولانا چراغ دہلوی رح فرماتے ہین ؎ جان چیست چنین نطفہ صلب قضا + دنیا رحم است تن مثیمہ است فردا + بلخی عمرش دلاوت ما در طبع
دین مردن زادن است دروار بقا + یعنی حضرات اولیاء کرام کی اموات کی یہ معنی ہین کہ وہ اس سرائے فانی سے محل بقا مین
تشریف لیجاتے ہین بمضمون ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار اور انسان بموجب ارشاد باری تعالیٰ
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۵ دنیا مین بغرض
تحصیل کمالات عالم علوے سے آیا ہے جب یہ کمالات
حاصل کرکے علو مراتب - اور درجۂ کمال پر پہونچتا ہے
دنیا مین پہونچتا تو پھر وہ اپنی اصلی جگہ سے آتا ہے یہ جب کمالات حاصل کرکے علو مراتب پر پہونچتا
ہے تو پھر وہ اپنی اصلی جگہ بمضمون کُلُّ شَیْءٍ یرجع الی اصلہ روانہ ہوجاتا ہے اور اسکو موت نہین کہتے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شدہ بہ عشق	ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

چنانچہ تمام حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام و جمیع اولیاء کرام نے نفس کشی فرماکر حیات ابدی
کا ایک خاص حصہ حاصل فرمایا مگر حضرت شہنشاہ اولیاے کبار سید بدیع الدین قطب مدار
قدس سرہ کو مثل جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک خصوصیت حاصل ہے اور وہ
یہ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اگر جمیع حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام مین خطاب عالی
حیات النبی سے مشتہر عالم ہین تو حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہٗ
تمام گروہ اولیاء عظام مین اپنی جدامجد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح خطاب زندہ شاہمدار سے مشہور خواص
وعوام ہین اسی معنے کر حضرت مولانا مولوی عبدالعزیز دہلوی رح نے تفسیر عزیزی کے صفحہ (۱۴۰)
(۱۴۱) مین یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَکَانَتِ الْجِبَالُ کَثِیْبًا مَّهِیْلًا ترجمہ جسدن کانپے گی زمین اور پہاڑ
اور ہوجائینگے ٹیلا بھربھرا تفسیر عزیزی جسدن کانپے گی زمین اور پہاڑ قطب مدار کی موت
کے سبب سے جنکی برکت کے باعث عالم کا قیام اور ثبوت تھا اسی بنا پر حضرت مشہور بلقب

زندہ شاہمدار سے ہوکر زبان زد ہر صغار و کبار ہوگئے۔

سوال مرید مرے کو مارین شاہمدار یہ کیون مشہور خاص و عام ہے۔

جواب مرشد عوام مین یہ مثال کہ مرے کو مارین شاہمدار ایسی موقع پر بولا کرتے ہین کہ جو شخص کسی مصیبت مین مبتلا ہو اور پھر اسپر کوئی ظلم کرے تو لوگین کہتے ہین کہ مرے کو مارین زندہ شاہمدار اصل مین یہ حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کے رموز ہین جسکو عوام الناس نے بخلاف صوفیاے عظام خود غرضی معنے منکھڑت بنا رکھے ہین ان حضرات کی اور غرض تھی اور عوام نے اسکے خلاف اور مضمون لیا ہی جسطرح حب الوطن من الایمان سے مراد محبت وطن اصلی کی ہے جو کہ ہمارے بازگشت ہی عوام نے اس عارضی وطن کو لیا ہے جسمین ہمارا قیام مثل مسافر خانہ کی ہے تو اس عارضی وطن کو وطن اصلی نہین کہہ سکتے یہی کیفیت اس مثال کی ہی کیونکہ رافع الدرجات نے حضرت قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہ کو وہ مرتبہ عنایت فرمایا تھا کہ جو لوگ سلوک کیحالت مین مرتبۂ فنائیت پر فائز المرام ہوتے تھے حضور انکو مقام فنا سے نکالکر مقام فنا فی الفنا مین پہونچاکر مقام بقا باللہ سے مشرف فرمادیا کرتے تھے اور ان تعینات سے نکالکر مرتبہ لاتعین پر پہونچا دیا کرتے تھے۔ کیونکہ فنا اسکو کہتے ہین کہ انسان صفات بشریہ۔ حسد و بغض و غرور۔ اور غضب بخل و طمع وغیرہ سے پاک ہوجائے اور جب انسان اس کیفیت پر پہونچتا ہے تو گویا جام شربت مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا سے سیراب ہوتا ہے اور حالت مانند فرشتون کے ہوجاتی ہے جیسا کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے۔ حدیث مَن اَرَادَ اَن یَنظُرَ اِلیٰ مَیِّتٍ یَمشِی عَلیٰ وَجہِ الاَرضِ فَلیَنظُر اِلیٰ اِبنِ اَبِی قُحَافَہ ترجمہ جو شخص چاہے کہ کسی مردے کو زمین پر چلتا ہوا دیکھے وہ ابو قحافہ کے بیٹے ابوبکر کو دیکھ لے مطلب یہ ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام خصائل رذیلہ سے پاک و صاف ہوکر مصداق باخلاق اللہ کے ہوگئے تھے اسی معنے کر یہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان تھا کہ اور فنا فی الفنا اسکو کہتے ہین کہ اس فنا کا بھی پتہ اور تمیز باقی نہ رہے اور باری تعالی مین ایسا مستغرق ہوجائے کہ مقام بقا مین بسیرا کرنے لگے پس یہ بات سالک کو حضرت قطب مدار قدس سرہ کی صحبت و توجہ سے نصیب ہوجاتی تھی اسی سبب سے یہہ بات کہ مرے کو مارین زندہ شاہ مدار خلایق کے زبان زد ہوکر مشہور خاص و عام ہوگئی

سوال مرید کلمہ حق اللہ محمد مدار کا فقرائے خاندان عالیہ مداریہ طیفوریہ مین رائج بوقت ملاقات یا ہمدیگر ہونیکا کیا سبب

جواب مرشد حضرات فقراد وابستگان خاندان مداریہ حق اللہ اللہ محمد مدار بوقت ملاقات جس غرض سے استعمال کرتے ہین اس کا اظہار ضروری ہے! دل یہ کہ معنی حق کے ہیں کہ حاشیہ پر مندرج ہین یہ سب کہ سب اللہ محمد مدار کے ہمراہ موضون وچسپان ہین اور ان جملہ معنون سے الفاظ مذکور کا مطلب صاف طور سے ظاہر ہے کیونکر ہر خاندان کے فقرائے ایک نہ ایک اصطلاح خاندانی ضرور مقرر فرمائی ہے اور اس کلمہ مرقومہ بالا کی اصطلاح فقرائے مداریہ مین سلف سے جاری ہے جیسا کہ وہ ملاقات کے وقت کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ متنبہ اور آگاہ کرتے ہین سامعین کو اس رمز سے کہ ثابت اور سزاوار ولایق اور صحیح و درست ہے جو کچھ کہ فرمایا اللہ محمد مدار نے پس واجب ہوگئی اطاعت وفرمان برادری معبود حقیقی اور اسکی حبیب مکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ وقت یعنی حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ کی کیونکہ شیخ وقت اپنی گروہ مین مثل نبی کے ہوتا ہے اور متابعت شیخ اتباع ہوتی ہے جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور اطاعت رسول معرفت ہوتی ہے معرفت الہی سے حدیث الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ فمتابعتہ اطاعۃ الرسول واطاعۃ الرسول معرفت المولی۔

دوسرے فقرائے خاندان مداریہ حق اللہ محمد مدار سے یہ بھی مطلب لیتے ہین کہ اپنے پیر بھائیون وابستگان خاندان طیفوریہ مداریہ کو اس رمز سے آگاہ فرماتے ہین کہ ہرگز نہ حاصل ہوگا مرتبہ فنا فی اللہ وفنا فی الرسول جب تک نہ کوشش کروگے حاصل کرنے مین مرتبہ فنا فی الشیخ یعنی فنا فی المدار کے مطابق مضمون کتاب نجم القطب کے لا یحصل لک مرتبۃ فنا فی اللہ و رسولہ الا بتحصیل مرتبۃ الفناء فی الشیخ وھو المدار۔ کیونکہ حضرت قدس سرہ نے فنا کردیا خود کو ذات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم فنا ہوگئے ذات حق مین بتمثیل جسطرح کہ قطرہ دریا مین ملکر دریا ہو جاتا ہے اور جو شے کان نمک مین پہونچتی ہے وہ بھی نمک ہو جاتی ہے بتمثیل ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد۔

سلہ حق بالفتح وتشدید ثابت و نیز اور ردہ واجب یعنی راستی و راست و درست دیگے از نام ہاے باری تعالے از منتخب در محاورہ فارسیان مذکور یہ تخفیف اکثر آمدہ از مصطلحات بالفتح وتشدید ۱۲

پس مخاطب کنندگان فقرا موصوف بالا کا کلمہ مرقومہ صدر کے استعمال سے یہ مقصد ہوتا ہے کہ اے برادران وابستگان خاندان والاشان طیفوریہ مداریہ تم اپنے وجود کو کان نمک شیخ بدیعہ اور اپنے قطرہ وجود کو بحر ذات مداریہ مین فنا کر کے ؎

من توشدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

کے مصداق بنکر مرتبہ فنافی الرسول وفنافی اللہ سے بہرہ اندوز ہو جاؤ۔

تیسرے جبکہ حضرت مولانا قاضی سید محمود کنتوری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شہنشاہ عارفین مولانا و مرشدنا سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حضرت مجھکو اپنا شجرہ دیجیے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اکتب اسمك ثم اسمی ثم اسم رسول اللہ صلعم ترجمہ یعنی اپنا نام تحریر کر دبعدہٗ میرا اسکے بعد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی مرقوم کرو یہ ہی سلسلہ و شجرہ ہے حضرت قاضی موصوف نے عرض کیا کہ حق اللہ محمد ا یعنی بلاریب شجرہ وسیلہ یہ ہی ہے اور جس نے اسکو حاصل کیا اسکو پیوستگی بنی نصیب ہوئی اور جس نے نسبت نبی کو توی کیا وہ قربت و وصال معبود حقیقی سے بہرہ اندوز ہوا۔

سوال مرید اور اسکی جواب مین جو فقرائے مداریہ دم پیر شاہمدار کہتے ہین اس کا کیا سبب ہے

جواب مرشد سوال اولی کے جواب مین جو فقرا دم پیر شاہ مدار کہتے ہین وہ دم کے معنی سخن کے لیتے ہین کہ جسکا یہ جواب ہوتا ہے کہ ہم ہر وقت و ہر لمحہ تمہاری بات کو بسر و چشم قبول کر کے بمطابق قول تعالی قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول والی الامر منکم کے اطاعت و فرمان برداری شیخ زندہ شاہمدارین ہر وقت کمربستہ رہکر مشغول ہون حاصل کرنمین خوشنودی حق تعالے اور اسکے حبیب احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اور صورت ثانیہ کے جوابمین جو مخاطب دم پیر شاہمدار کہتے ہین وہ مخاطب کنندگان یہ جواب دیتے ہین کہ ہم بمطابق تمہارے پند و نصیحت کے پارے قناعت سے پونجی غرور خودی اور مکر و فریب اور حسد و بغض

لہ دم بالفتح و تخفیف میم در عربی بمعنی خون و این در اصل دمی بود یا حذف شد بکثرت استعمال در کثیر نوشتہ کردم در اصل دمو بود در فارسی دم بالفتح بمعنی نفس سخن و نفس و نفیر و بکسر دم رجوع و انذکر ے واند کے از آب باد آہنگران و بمعنی غرور و خودی و تیزی شمشیر و ہنگام و وقت و لاف از رشیدی

برہان و چراغ ہدایت و بہار عجم شرح نصاب منتخب و مصطلحات وغیرہ ۱۲ منہ رحمتہ اللہ علیہ ۱۲

کینہ کورو ندکریمہ وقت آمادہ ہین حاصل کرنے مین مرتبۂ فنافی المدار کو ضمون رسالہ ہم قطب فیجیب المخاطب
بلفظ مدارای انامشتغل بتحصیل مرتبۃ الفناء فی الشیخ علی حسب امرکم
اور صورت ثالثہ کے جواب دم پیر شاہمدار آنکھونکو روشنی دلکو قرار کا یہ مطلب ہی کہ مخاطب یہ جواب تین کرکے
مطمئن رہو ہم لوگ بحمداللہ تعالی ہمہ وقت شجرہ اویسیہ مدار یہ یعنی حق اللہ اللہ محمد مدار کا ورد مثل حضرت شیخ الاتقیا فی
سید محمود کنتوری رحمتہ اللہ علیہ کے رکھتے ہین کہ جسکی وجہ سے ہمکو گوہر ضیاء چشم قلوب و اطمینان وافر ہے
سوال مرید دم مدار زبان زد خاص و عوام کے ہونے کا کیا سبب ہی
جواب مرشد۔ لفظ دم مدار جو کہ زبان زد خاص و عام ہی اسلئے عوام اپنے فہم کے مطابق برخلاف حضرات خواص
کے مطلب اخذ کرتے ہین یعنی عوام الناس جب کسی مصیبت شدید مین مبتلا ہوتے ہین یا کہین سے کرتے یا ٹھوکر
کھاتے ہین تو اسوقت دمدار کہتے ہین جسطرح بعض حضرات بوقت مصائب اکثر ان جملون کا یعنی اللہ تعالے
فضل کرے و رسول اللہ مدد کرین و بخیر پاک نگہبانی رہین۔ استعمال کرتے ہین اور بیشتر یا علی یعنی حضرت شیر خدا
جیسے کرار کرم اللہ وجہہ کا اسم گرامی یائے مدایہ کے ساتھ لیتے ہین مطلب اسکا رباعی ذیل سے ظاہر ہے ؎

زمانہ بر سر جنگ است یا علی مدد ے	کمک بغیر تو تنگ است یا علی مدد ے
کشود کار دو عالم بہ یک اشارہ تست	بکار ما چہ درنگ است یا علی مدد ے
یا علی جس نے کہا اسکو نہ گرتے دیکھا	پاؤن اسکا نہ کبھی ہم نے پھسلتے دیکھا
علی کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہی	عصائے پیر ہے تیغ جوان ہی حرز اطفال ہے

الغرض ہم چنین دم سے مراد مدد اور مدار سے مقصد حضرت سید بدیع الدین قدس سرہ کا اسم گرامی ہوتا ہی
کہ جس سے عوام یہ مطلب اخذ کرتے ہین کہ مدد زندہ شاہمدار کی ہیں جسطرح یا علی رائج ہے اسیطرح دمدار زبان زد خلایق ہی
دوسرے۔ اور حضرت خواص کا دم مدار کہنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ حضرات اولیاے عظام کی صحبت
جو صدہا سال طاعت بے ریا سے افضل و بہتر ہے کہ جنکی صحبت کی برکت سے ہزارون گمراہ راہ ہدایت سے
بہرہ ور اور جنکی برکت سے کفر و عصیان کی تیرہ و تاریک گھٹائین ضیاء اسلام سے دم بھر مین منور اور جنکا کلام
کیمیاے اسلام مس ضلالت و کفر کیلئے یکدم مین موثر حدیث الصحبت مؤثر اور جنکی پیروی کرنیوالا
گویا آن سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آفتاب ہدایت سے روشنی حاصل کرنیوالا اور یہ حضرت
عین سرحق ہین حدیث قدسی الانسان سرمن اسراری اور ان حضرات مین قوت محرکہ واخذہ و متکلمہ و سامعہ

وغیرہ سب اللہ تعالی کی جانب سے ہے اور انسان کامل مکمل سکونین قوائے حقیقت تصور کرتے ہین اور اپنے آپکو ہمیشہ
فانی سمجھتے ہین - اور جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اسکا ہو جاتا ہے حدیث شریف من کان اللہ کان اللہ
ترجمہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے پس جسوقت اس منصب سے یہ حضرات مستفیض ہوتے ہین
اسوقت ان حضرات کے کلام دوم مین باران بہاری کا اثر پیدا ہو جاتا ہے اور مثل نسیم سحری کے وہ جسمین حدیقہ
کفر و ضلالت پر چلتے ہین - انکو اسلام کی ایک نئی تازگی سے پر فرا بنا کر انکی کلیون مین حکمت پیدا کر کے
خوشبوے اسلام سے معطر فرماتے ہین - اور جب قوت باصرہ سے کام لیتے ہین یعنی نظر آفتاب ہدایت
اسلام دا فرماتے ہین - تو وہ ستارے اور مہتاب کہ جنکی کفر کیوجہ سے روشنیان زایل ہو چکی تھین انکو
دن دونی رات چوگنی اسلام کی ضیاؤنسے چمک و دمک عطا فرما کر منور فرما دیتے ہین اور جب قوت خندہ
و محرکہ کی طرف متوجہ ہوتے ہین تو مثل عیسی علیہ السلام کے ہزارون خاطر مردہ ضلالت و کفر مین آلودہ کو اپنی
ٹھوکر دنسے حیات اسلام عطا فرما کر زندگی عرفان حقیقی عنایت فرما دیتے ہین ؎

ظلمتے را کافتابش برنداشت		از دمے ماگردد آن ظلمت چو چاشت

پس تاریکی و ظلمت سے کفر و عصیان اور جہالت کی اندھیریان مراد ہین کہ جنکو آفتاب فلک کی روشنی
مٹانے سے قاصر تھی انکو ارشادات و کلمات اور ملفوظات ہدایت حضرت انبیا علیہم السلام و حضرات اولیا
عظام نے ایک دم مین کافور فرما کر تاریکیون کو آفتاب روشن اور ظلمت کو سراسر نور و سلام بنا دیا ؎

فعل باران بہاری با درخت		آید از انفاس شان با نیک بخت

یعنی جو اثر و تاثیر باران بہاری کی شجرات کے ہمراہ ہوتی ہے وہی تاثیر حضرات انبیا علیہ السلام اور اولیاء کرام کے
انفاس متبرکہ سے طالب حق مین آجاتے ہین لیکن طبکہ وہ ازل سے طالب نیک بخت اور صاحب نصیب ہو ؎

گر درخت خشک باشد در میان		عیب آن از باد جان افزا مدان

اس شعر مین مولانا نے طالب کے مستعد اور غیر مستعد ہونیکے متعلق اظہار فرمایا ہے اور عوام کے سمجھانیکے لئے تمثیل ایک درخت خشک
کی دی ہے یعنی وہ شجر کہ جسمین قوت نشونما کی نہ ہو یہ درخت کی خطا ہے اور اسمین باد جان افزا کا کچھ قصور نہین یہی کیفیت
طالب کی ہے کہ اگر اسمین حس و حرکت استعداد قبولیت نہین ہے تو انفاس حضرات اولیاء کرام اثر نہین ہو سکتے
بادکار خویش گردد برورید آنکہ جانی داشت بر جانش گزید وانکہ جامد بود خود دو تہ فشد وای آن جانی کہ او عارف نشد
یہ اشعار قطعہ بند ہین اور دریدن بمعنی ہوا چلنا اور گزیدن بفتح کاف مصدر فارسی بمعنی ذنک مارنا یعنی

اثر پہونچانا مطلب یہ ہے کہ وہ ہوا چلی جن درختون مین قوت نشو ونما اور قبولیت باد جان افزا کی تھی اسپر کارگر ہوگئی اور فوراً سرسبز و پرثمر بنا دیا اور وہ شجرہ افسردہ و نا قابل نشو نما مثل مجرے طبعی انکو احساس و تمیز نہ ہوا کہ جان افزا کس لئے چلی تھی اور کیا کر گئی علی ہذا القیاس یہ ہی کیفیت حالت طالبان معرفت کی ہے یعنی حضرات اولیا کرام کے انفاس و کلمات و فیوضات صاحبان استعداد کو ایک نئی زندگی گلزار بقا کی عطا کرکے بادشاہ عرفان الہی کا بنا دیتے ہین اور ناقابلان استعداد کی حالت پر نفوس حضرات اولیا عظام کچھ کارگر اور سود مند بخش و موثر نہین ہوتے۔ مصرع آخر مین مولانا نے ناقابلان استعداد کی حالت پر افسوس کا اظہار فرمایا ہے کہ اپنے ایسے انفاس دلربا یاب بھی کارگر نہ ہوئے اور وہ اپنی بدنصیبی کے باعث عارف نہ بنے۔ پس دم حضرات خاصان الہی کی یہ غرض ہے کیونکہ جب حضرت سید بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ شہر حلب عالم ہندوستان ہوئے کہ جہان کی معاصیات و کفر اور گمراہی و جہالت کی تاریکیان مہر درخشان کی تجلیان مبارکہ اور فسق و فجور کی گھنگھور گھٹائین خورشید تابان کے روشنیان زائل نہ کر سکین تو ان ضلالت و گمراہی کفر کی تیرہ تاریک گھٹاؤن کو اس مہتاب مداریت نے جو کہ آفتاب نبوت کے ہدایت کی کرنون کا اقتباس کرکے مظہر اسماء صفات اور آفتاب توحید بن چکا تھا اسنے شہر مذکور سے طلوع ہوکر اپنی روشنی ضیاؤن اور کرنون سے ثبت و نابود کرکے سراسر نور اسلام بنا دیا اور حضرت قدس روحہ کی انفاس متبرکہ یعنی دم اور کلام جو کہ انفاس باران بھار محمدی سے مخلوق ہوکر قول و مقولہ حق بن گیا تھا اسنے الہ ہدایت سے ضلالت و کفر کی درختون کو کفار کے قلوب سے کاٹ کر نہال اسلام کو جمایا اور تخم ریزی فیضان دم مبارک کی طالبین حق کے دلمین کرکے ایک سبزہ زار معرفت الہی و علوم حکمت کا اگایا کیونکہ یہ وہ مقدس ہستی تھی جو کہ غواص بحر ذکر معبود حقیقی ہوکر سال ہا سال ایک دم مین بسر فرماکر محو دیدار جمال ربی رہتے تھے اور جنکے صدف انفاس پر رحمت الہی کی بارش ہوکر جو ہر لاجواب پیدا کرکے زینت افسر تاج ولایت ہوا کرتے تھے پس حضرت کی گوشہ چشم کا چھپٹا جس طالب معرفت پر پڑتا تھا یا وہ انفاس مبارک مرقومہ صدر مثل باد جان افزا کے کسی گلزار ذی شعور استعداد طالب معرفت حق پر چلتا تھا تو مانند نسیم سحری کے انکے غنچہ خاطر کو شگفتہ فرماتا تھا اور وہ طالب معرفت معبود حقیقی کے عشق مین مستغرق ہوکر حیرت و استغراق کے باعث دم مدار دم مدار کا راگ گاتا تھا بدین وجہ خواص کے بجائے دم مدار زبان زد ہوکر مشہور خاص و عام ہوگیا تیسیر کے دم مدار کی تسہل مشی الاقدام بھی ہے بقول بزرگ سہ لنگ دررہ دین ہیچ دم مکن ضایع + حساب عمر تو برد مدار خواہد شد

سوال مزید نعرہ بحیثیت فقرائے خاندان عالیہ مداریہ کے بلند کرنے کا کیا سبب ہے۔

جواب مرشد واضح ہو کہ غواصان بحر تواریخ نے یہ مرقوم فرمایا ہے کہ ذات گرامی جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو اللہ
شانہٗ و جل جلالہٗ نے موجب تخلیق ہیژدہ ہزار عالم مطابق حدیث لولاک لما خلقت الافلاک فرمایا
اور آپ ہی کے ذات و صفات کو حکم الحاکمین نے کنجی و تعزمن تشار و تزل من تشار کی سیر فرما کر مدار کائنات کا کیا پس
آپ ہی کے زراعت بجلیون سے نجم و اختر خوشہ چینی کر کے تیرہ و تار یک سموات پر منور اور آپ ہی کو کشت بان
سے مہ دخور رشید و امن فلک مین کرنوں کا اقتباس کر کے درخشان دہرہ و رادر آپ ہی کے قبضان بحر و خانہ سے
ہزاردن چشمی جاری چنانچہ خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی دریائے فیوض سے جرعہ نوش جان
ہو کر صداقت کا نغمہ سنانیوالے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اسی دریائے محبت مین غواصی فرما کر
طریق جعفریہ سے اظہر من الشمس ہونیوالے ورآپ ہی کے مخزنخانہ سے حضرت طیفور شامی توحید کا چھلکتا ہوا جام پیکر طیفوریہ لقب سے مشہور
ہوئے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام آپہی کے جوئے فیضان سے جام معرفت الٰہی پیکر مہدیہ لقب پانیوالے اور مثل حضرت ادریس قرنی کے چند بزرگوار
آپ کے کاکل باعث رشک سنبل دہر پر فریفتہ ہو کر اویسیہ مشرب پانیوالے پس ان تین طریق مرقومہ صدر خمسہ کی دامن
ماش فاخرہ کو حضرت شہنشاہ اولیا رکبار سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہٗ نے مضبوط پکڑ کر ظل عافیت مین تمام
عالم کو چھپایا اور جو طالب معرفت ان طریق خمسہ یعنی صدیقیہ مداریہ و جعفریہ مداریہ و طیفوریہ مداریہ و مہدویہ
مداریہ و اویسیہ مداریہ سے وابستہ ہوا اس نے نعمات دارین سے استفادہ حاصل کر کے بحالت جوش و
خروش مرشدہائے مطلق کا شیدا بن کر نعرہ نجتبی یعنی بفضل نجتبن یا علی کا بلند کیا اور دولت عرفان حقیقی سے
مستفید ہوا دوسرے یہ کہ حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب مدار قدس سرہ نجتبی بھی
تھے یعنی حضرت احمد مجتبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گلزار مبارک کی ایک گل تر و تازہ اور جناب علیؓ کے چمن
مقدس کے ایک سرسبز و شاداب غنچہ اور جناب حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے صدف بطن تبارک
ایک بیش بہا جوہر اور حضرات حسنین رضہ کے لخت جگر لیس علاوہ طریق مرقومہ صدر سے ایک طریقہ آپکا نجتبی بھی تھا
پس حضرت قدس سرہ کے وابستگان تبصدق حضرات نجتبن پاک کے بحر نعمات عرفان معبود حقیقی سے سیراب ہو کر منزل
مقصود پر پہونچکر خضوع و خشوع سے نعرہ نجتبی لفضل نجتبن یا علی کا بلند کر کے تزکیہ و تنقیہ قلب حاصل کرتے ہین
الغرض بدیں وجہ خاندان فقرائے مداریہ مین نعرہ نجتبی اصطلاحات سے ہو گیا جو کہ بحمد اللہ تعالیٰ سلف سے جاری و ساری
ہے اور ہمیشہ ہی رہکر تا روز حشر کوس نجتبی کے نعرہ سے شوکت اسلام کو دوبالا کرتا رہیگا۔

خاتمہ سوال مریدملنگان کرام کے بھیگو نکار کہنے کی کیا وجہ ہے۔

جواب رشد ۔ فاذکرونی اذکرکم وَ شکروا لی وَلا تکفرون ترجمہ تم یاد کرو ہماری مین یاد کرون تمہاری اور میرا شکر کرو اور ناشکری مت کرو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہی کہ حضرت پیغمبری محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت پاک کی تفسیر مین فرمایا ہی کہ اگر تم اللہ تعالی کو طاعت کیساتھ یاد کرو گی تو وہ تمہین مغفرت کیساتھ یاد کریگا اس نص صریح سے ان حضرات کی کہ جنکی زبان اسکی ذکر سے تر ہو اور ثمرہ یہ کہ وہ معبود حقیقی اپنے ذاکر کی فجواے اذکرکم سے یاد فرماوے ذکر کی چار قسمین ہین (۱) زبان سے ذکر ہو اور دل غافل ہو یہ ضعیف ذکر ہے لیکن اس لسان سے جو ذکر سے خالی ہی یہ زبان ذکر ہزار درجہ افضل و بہتر ہے (۲) ولسے ذکر ہو لیکن دلمین قایم رہنے والا نہ ہو اور دل بتکلف اسکے جانب رجوع کیا جاے (۳) دلمین جگہ پکڑے ہو اور کسی دوسرے طرف التفات نہو (۴) اللہ اسکے دلپر غالب ہو اسطرح پر کہ ذاکر و مذکور مین کچھ فرق نہ ہو اور ذاکر مذکور مین ایسا محو ہو جاے کہ کسی وقت اگر ذکر بھول جاے تو اللہ یاد رہی یہی مقام فنا فی اللہ ہے ؎ جنہین ہی عشق صادق وہ کہان فریاد کرتے ہین + لبو پر مہر خاموشی دلونمین یاد کرتے ہین +

الغرض جب حضرت شہنشاہ اولیاء کبار سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ کے فقراء نیز وادگان و ابتگان کو اپنے کسی مرید و معتقد کے رنگ قلوب کو دفع کرنا مقصود ہوتا ہی تو وہ بفحوے حدیث لکل شی صقالۃ وصقالۃ القلب ذکر جو کہ شغل و اذکار خاندان عالیہ مداریہ مین رایج ہین انکو ضبط کراکے ریاضات و مجاہدات قراوان کراتے ہین اور منجملہ اوراد و وظایف و اوراد و اشغال کے جب کسی مرید و معتقد کو صوم صلوٰۃ کا پابند پاتے ہین تو انسے تین جلیہ اسم ذات خواہ کلمہ طیبہ کے کراتے ہین اور شربت فاذکروني کا پلاکر صفات رذیلہ حسد و بغض و کینہ وغیرہ سے پاک کرکے محبت و شوق باری تعالی ان کے قلوب مین جاگزین فرماکر اذکر کم سے سیراب فرماتے ہین بعدہ مقصد اصلی پر لاتے ہین یعنی انکو طریقہ پاس انفاس تعلیم کرتے ہین اور وہ مرید بمطابق عطیہ مرشد جب بحر حیات سے جرعہ نفس حلق کے فرو کرتا ہی تو اسم ذات کیساتھ لیجاکر ویسی ہی اللہ کیساتھ سانس کا اخراج کرتا ہے اور کلمہ طیبہ و نیز یا حی یا قوم کا بھی ذکر پاس انفاس کا تعلیم کیا جاتا ہے اور وہ مرید پس اسیطرح عمل درآمد کرکے عمر بے بہا کو بسر کرتا ہے اور دم آخر کے لیے یہ محنت شاقہ اٹھاتا ہوتا ہی اور دولت دینی کو حاصل کرتا ہے ؎ عمر تو گنج و ہر نفس روزی کے گھر + گنجے چنین لطیف کمن رایگان تلف +

غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش + شاید ہمون نفس نفس واپسین بود + اور جب مرید اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے غرضکہ ہر حال مین اسم ذات کے ذکر و یا کلمہ طیبہ کے ورد مین مستغرق ہوکر سلوک مین قدم رکھتا ہی اور ہمیشہ ذکرون اللہ قیام و قعود علی جنوبہم ۔ کا خود کو مصداق بناتا ہے اور مشک ذکر حقیقی سے معطر ہوکر مقبولان بارگاہ صمدی کے دفتر مین شامل ہوتا ہی ؎ مشک را بر تن مزن بر دل بمال + مشک چہ بود نام پاک ذوالجلال + اور جو حضرات کے پاس

انفاس کے گرنیوالے ہین انکے متعلق صوفیاء کرام سے پتا لگتا ہے کہ جب اس سرائے فانی سے انکا رحلت
ہین کوچ ہوگا تو منصب شہادت سے سرفراز کئے جائینگے اور ان حضرات کو ایک خواص ہوگا جو آجکل
بقول شاعر ؎ دمہارے دھن دھرتی کو نگھ رکھ + جو ہر اوزار آجائیگا اس تنش دودم کا کیونکہ تمام نعمتون سے دنیا کی
افضل نعمت عمر ہے اور عمر کا دارومدار انفاس پر ہے اور یہ نفوس ؎ جوہر بیش بہا ہین کہ جس کی قیمت معرفت کثیر
کی یاد شاہت نہین ہوسکتی بقول مولوی معنوی علیہ الرحمہ ؎ ہر نفس بہرت مسیحائی ست جیست + گر ندانی
ارزنہیل نیست + قیمت یکدم گر جہانے میدھی + نیست ممکن کز اجل یک دم رھی + این چنین انفاس خوش ضائع مکن +
غفلت اندر شہر جان شایع مکن + پس حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبون + ورہ آدمی تراش و می خراش +
تا دم آخر دم غافل مباش + می صرف وحدت بر آنکس رسید + کہ خون جگر خود بخورد دم چشید + خوشا نصیبان
نفوس کے جو کلمہ اذکروني کے مطابق اسکی یاد سے سیراب ہوئے اور وہ باری تعالی اذکرکم کے موافق اپنے ذاکرکی
یاد فرماے اور ہر سانس مین دو نعمتین حاصل ہوتی ہین یعنی سانس کا حلق مین فرو ہونے کے بعد خارج
ہونا اور ہر نعمت کا شکریہ واشکروا لی ولا تکفرون کے مطابق ادا کرنا ضروری ہے پس حضرات صوفیاے کرام نے شکریہ کے
ادا ہونے کا یہ طریقہ مقرر فرمایا ہے جو دم حلق سے فرو ہو وہ بھی ذکر خدا کیساتھ ہو اور جب اسکا اخراج ہو تو وہ بھی ذکر الہی
سے خالی نہ ہو سبحان اللہ کیا ہی شکریہ ادا کرنیکا طریقہ ہے الہ العالمین تمام مسلمان بھائیون کو اسکے کرنیکی توفیق عطا
کرے لئن شکرتم لازیدنکم کا مستحق بنائے آمین الحاصل جب وہ مرید پاس انفاس کی کرنے مین مکمل ہوجاتا ہے تو اسکو
دربار مرشد مین یہ طریقہ تعلیم ہوتا ہے یعنی ایک ہی دم مین اسم ذات او خواہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا ذکر چھ مرتبہ کرا کے
ساتوین مرتبہ محمد رسول اللہ پر سانس چھوڑنے کا حکم دیتے ہین اور اسیطرح دس مرتبہ نفی اثبات کا ذکر کرنیکے
بعد گیارھوین مرتبہ محمد رسول اللہ کہنے کا حکم نافذ ہوتا ہے الغرض رفتہ رفتہ ننانوے مرتبہ ذکر نفی اثبات کا کرکے (تسع) کا عدد پورا
کرنے کے واسطے محمد رسول اللہ پر سانس چھوڑنے کی تعلیم ہوتی ہے اور اس طریقہ سے کلمہ طیبہ کے فکر مین چند اسرار
مخفی ہین (۱) یہ کہ جتنا ننانوے مرتبہ لا الہ الا اللہ کے کہنے کا ثواب ملتا ہے اتنا ہی ایکمرتبہ محمد رسول اللہ کہنے کا
ہوتا ہے (۲) یہ کہ لا الہ الا اللہ کا اثر موقوف ہے محمد رسول اللہ کے ملنے پر کیونکہ وحدانیت کا قائل تا وقتیکہ رسالت
کا بھی نہو اسوقت تک صاحب ایمان نہین ہوسکتا (۳) قلوب المومنین عرش اللہ تعالے جو کہ بوجہ زنگ کثیف
وسیلا ہو رہا ہے تو اسمین ننانوے مرتبہ لا الہ الا اللہ کی جاروب کشی کرکے جب تک سو کا عدد پورا کرنیکے واسطے
محمد رسول اللہ یعنی سراجا منیرا کی ضیا سے وہ گھر روشن نہ کیا جائے گا اسوقت تک سالک راہ سلوک طے کرکے

مدارج مین ترقی نہ کرسکے گا (۴) یہ کہ اسمائے حسنیٰ باری تعالے احادیث مین نامزد ہین اور وہ اسما صفت
ہین تو جب طالب سلوک ان اسمائے صفات کی سیر سے فارغ ہوتا ہے تو اسکو ذات کا ملکہ ہوتا ہے تو
جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ذات و صفات کے مظہر اتم ہین۔ ما بیوجہ طالب راہ سلوک ذات حضور اور کے
نام مقدس کا ذریعہ اور وسیلہ نہین بناتا اسوقت تک اس دربار معلی مین قدم رکھنے کے قابل نہین ہوتا پس
جب اتنے عرصہ تک سانس مقید کرکے ذکر الٰہی کرنیکی قوت پیدا ہوجاتی ہے بعدہ جنس دلیل حیاتی
کے قابل اسکو پاکر شغل مذکور کی اسکو تعلیم فرمائی جاتی ہے یعنی چہار زانو بیٹھا کر پیر کی ایڑی مقعد اور شاب
کا مکان اینمین دبواتے ہین اور دونو انگشت سی سوراخ گوش اور دو انگشت سی دونو چشمین اور دو انگشت میانہ سے
سوراخ بینی اور چہار انگشت سے دونو لب بند کرا کے کہ جس سے شکل برزخ محمدی نمودار ہوتی ہے پھر بینی سے
سے لا الہ کو کھینچکر تنہنے مذکور کو مسدود کرکے الا اللہ کا ذکر کرنیکو فرما کر محمد رسول اللہ کو سینہ سے پھر بینی چپ سے
دم چھوڑنے کا حکم دیتے ہین اور وہ طالب عرفان حق روزانہ رفتہ رفتہ سانس کو ترقی دیکر ایک گھنٹہ دو گھنٹہ
تین گھنٹہ غرضکہ ایک شبانہ روز ایک ہی سانس مین بکثرت ذکر کرکے تقرب الٰہی سے سرفرازی حاصل کرتا ہے مگر
چونکہ مینے بچشم خود صرف تین شبانہ روز تک ایک ہی دم مین چند برگواردن کو حیات ابدی مین مشغول پایا با
آنکہ لیکن اکثر چالیس روز اور چھ مہینے بلکہ حضرت قدس کے خلفائے باوقار بارہ بارہ برس تک شغل مذکور
مین بسر کرکے انوار الٰہی مین اسقدر مستغرق ہوجاتے تھے کہ اگر موسم سرما گرما اور برسگال گذر جاتا تھا اور
جھاڑیان سر سے بلند ہوجاتی تھین مگر انکو بوجہ محویت کے اسکا احساس و تمیز نہین ہوتا تھا چنانچہ جب
آقائے نامدار محبوب غفار سید بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ کے خلیفہ حضرت سید محمد جمال الدین جانبن
حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک چلہ شغل موصوفہ بالا کا اجمیر شریف مین کوکلا جھاڑی پر فرمایا اور انفاس کا جب سو
مقامات مسدودہ سے اخراج ہوا تو ہرن موے باواز بلند اثبات کا ذکر ہونا شروع ہوگیا اور بعض دفعہ تو
مسامات سے خون بھی جاری ہوا اور جب حضرت مولانا مولوی قاضی محمد مظہر قلندر شیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے
پیر بھائی کی یہ کیفیت کبھی بیتابانہ مرشد موصوف کی خدمت اقدس مین حاضر ہوکر اظہار حال کیا حضور پرنور نے
راکھ منگوا کر اپنے دست مقدس سے حضرت سید محمد صاحب کے سر سے نا پاکی دور کی جسکی اثر سے مسامات ہرن ہونا
بہوا اور ذکر باواز بلند ہونا موقوف ہوگیا اور سر کے بال پڑھکر رنگ راکھ مین رنگ گئے اور انکا نام بھاگ گیا اور
جب شغل مذکور سے حضرت سید جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ فارغ ہوئے تو سر کے بالونکو بہت بڑا پایا جو کہ رنگ راکھ مین

آلودہ تھے کیفیت گذشتہ کا علم حاصل کرکے ان بالوں پر کہ جنمین مرشد کے دست مبارک سے لکھہ کا ہتھا اور آتما فتح
دارین سمجھا اور مثل حضرت ابو محظورہ صحابی رضہ کی مثل تاج شاہی ہمیشہ فرق عالی پر قایم رکھا یہی ہے جو حضرات کہ نقرے مداریہ شغل
مذکور کو کرتے تھے وہ سیامات سر بن مو کو سبز کرنے کی غرض سے جسمیں اور سر پر رکھتے ہیں اور جو مو ہوتے ہیں
وہ سر پر بھیک یعنی تاج جمالی رکھتے ہیں قدسے آغان اور اہتمال اور دنگو میں فرق ہے کہ جسکو رشد فت تعلیم
احتیاط رکھتا ہے اور جب حضرات ابتگان خاندان عالیہ مداریہ نیلو دوازدہ مضمون سر چشم بندگون بندگان
کرنیمیں سر حق بر من بخند کے مسدود کرکے شغل مذکور کو فرماتے ہیں تو گوشون کو صائد قبیحہ اور گفتان زشت کے
سن نے سے بچاتے ہیں اور زبان کو ناشایستہ گفتار کرنے سے روکتے ہیں اور چشمون کو نظر مدبت سے مبرا کرکے
بکام لیتے ہیں یعنی سماعت سے راگ اسم ذات کا سنتے ہیں اور لسان قلب کو ذکر موصوف کی لذت سے محظوظ فرماتے
ہیں اور بصارت میں انوار و برکات تجلیات الہی کا اقتباس کرکے مشاہدہ حق کی دولت سے مالا مال ہنکے اسم ذات کو
نظر و بین بھر کر چشمونکو سیراب فرماتے ہیں پس اللہ انکے دل پر اس صوت سے غالب ہوجاتا ہے کہ ذاکر اور مذکور میں کچھ فرق
نہیں رہتا اور ذاکر مذکور میں ایسا محو و مستہلک ہوتا ہے کہ جسوقت حیات ابدی کو پورا کرنے کی غرض سے لفظ محمد رسول اللہ
کیساتھ سانس کا اخراج کرتے ہیں تو اللہ باقی رہتا ہے اور ہمہ اوست کا رنگ ایسا رنگ لاتا ہے کہ جسطرف نظر
اٹھتی ہے ہر شیات و شی میں جلوہ خاص کی مشاہدہ ہوتے ہیں ؎ ہر کرا باشد ز سینہ فتح باب ۔ او ز ہر
ذرہ بیند آفتاب ۔ منقش صورت دلبر در و دیوار می بینم بہر جائے نظر کردم جمال یار می بینم ۔ پس سبحان اللہ
کیا اچھا شغل مذکور کا طریقہ ہے کہ جسکو حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے جو انکو مقام رود بار میں حضرت سید محمد جمال الدین
جنکی قدس سرہ سے پہونچا تھا اور اسکی کرنے سے انکو اسقدر خط و مزہ حاصل ہوا کہ خاص کر دیباچہ گلستان کا شغل
حیات ابدی سے شروع کیا یعنی ہر نفسے کہ فرو می رود ممد حیات است وچون بر می آید مفرح ذات
پس اگر کوئی ممد حیات کا طریقہ ممکن ہو سکتا ہے تو شغل مذکور ہے کیونکہ ایک ہی دم جیسا کہ مذکور ہو چکا وقت کثیر
حضرت ابو محذورہ صحابی نے جب آذان سنی تو اسکو تعمل کرنا شروع کیا جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش گوار معلوم ہوا ہو صحابی
موصوف کو بلا کر اذان کہنے کا حکم دیا اور جب انہوں نے تعمیل حکم کی تو حسب فرمایش حضرت فی درست کر دیا اور صحابی حضرت ابو محذورہ
آپکے نظر توجہ سے شرف بایمان ہو کر زمرہ اصحاب میں داخل ہو گئے اور حضرت احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے انتہائے شفقت سے انکی سر پر چوٹی رکھی
تھی میں لیکر چھوڑ دیئے پس صحابی ممدوح نے اپنی بہبودی دارین تصور کرکے ان موہائے سر کو ہمیشہ فرق عالی پر قایم رکھا بلکہ جب انکو آب سر سے
کھولدیا کرتے تھے تو وہ زمین تک پہونچتے تھے ۱۲ از شفائے قاضی عیاض ۱۲ منہ

بسر ہو جاتا ہے تو اتنے عرصہ مین جسقدر انفاس ضایع ہوتے ہین وہ باقی رہتے ہین اور ہا فیکہ عمر دراز ہوتی ہے
اور یہی وجہ ہے حضرت زندہ شاہمدار رح فرماتے آپکے اعمار زیادہ ہوتی ہے جو بے چون و چرا مانتے ہین
ذاکر کے متعلق یہ قاعدہ ہے کہ جبکہ عرصہ سالس مقصد کی اور جب طبیعت پریشان ہو تو چھوڑ دیجاے لامحالہ فرحت ہوگی علاوہ ازین
سالس کا اخراج ایک حد تک بعد نام مقدس حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو تو اس سے بڑھکر زیادہ
کونسا باعث فرحت ہو سکتا ہے دوسرے کیا خوب فکر کیے ادائیگی کا طریقہ ہے کہ ایک نعمت حاصل ہوتی ہے مگر نہ ہا شکر
ادا ہو جاتے ہین اور بعض کثرت اذکار کیوجہ سے بیخود و مست ہو جاتے ہین اور ملنگ اور قلندر کے نام سے مشہور ہوتے ہین
اور مستی و بیخودی کیوجہ سے احاطہ شریعت سے معذور ہو کر سفر و وطن خلوت و انجمن کا لطف حاصل کر تے چنانچہ فیضی فرماتے ہین ؎

ز ادب ہرگز نہ باشی با ملنگ — ہست او دریا و حدت ا نہنگ — گرچہ ظاہر میشود از خاکسار ؛ — باطنش از نور معنی بر شمار
قبل مردن بوالش را فانی کند — در جہان دین سلطانی کند — بر جمال دوست می دارد نظر — از وجود خویش گردد بے خبر
حال خستہ سوختہ می شود — ہمچو مجنون در بیابان میشود — ہم ز ناخنہای خود تیشہ کند — در غم دلدار سینہ می کند
کار فرہاد ست مشکل در جہان — لیک کار او ست مشکل تر ازان — مثل او در عشق نبودی ہیچ کس — بر وجود عاشقی ختم است بس
صاف باشد قلب او آئینہ وار — گرچہ پوشد ظاہری خاکی شعار — خاک شو تا قلب تو گردد صفا۔ — خاک مرآئینہ را بخشد ضیا
عارفان از ریب باطن خوشتر است — قصد شان در زیب ظاہر کمتر است — جونکہ گندم فروش ایشان شدند — خاصگان قربت جانا شدند
ابن الوقت ما ابن یا بر حیات — نیست دل شرط آمد در صلوٰۃ — چار حرف ست جملہ در لفظ ملنگ — معنی ہر ایک شنو از ہ ملنگ
میم شعر از محبت آمدہ — لام ہم مخبر ز لیلیٰ آمدہ — ہم ز تولش ہستی مقصود دان — گوشہ نسینی کاف را معنی بخوان
ور ملنگ این جملہ معنے ظاہر است — روی او اندر قیامت نور ست — در ظہور و در بطون صادق میان — بر جمال مصطفےٰ عاشق بدان
ہم ز بالش سیف دان اے نیک رہ — خویش را از غصہ اش داری نگہ — از حقارت سوی او ہرگز مبین — خدمتش کن از سر صدق و یقین

اور یہ وہ ذکر برگزیدہ ہے کہ جسکے متعلق حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے حدیث رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ حَلَفَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ ترجمہ بہت سے ژولیدہ بال غبار آلودہ لوگ اگر رب پر قسم کھالین تو خدا پورا کرتا ہے ابو ہریرہ رض شعشہ ھل تو عرباً باب ابو اب اقسم علی اللہ کا
ترجمہ بہت سے ژولیدہ بال دراز دن سے دھکیلے ہوے اگر خدا پر قسم کھالین تو خدا پورا کرتا ہے پس ایسے پاکیزہ گروہ پر اکثر جہلا ناعاقبت اندیشی کیوجہ سے
اعتراضات کرتے ہین کہ یہ مرہ بغیلہ ہے یہ انکی کج فہمی کا باعث ہے کیونکہ سابق مین اکثر حضرات علماء کرام نے ان حضرات کا امتحان لیا
یعنی ملنگان کرام کو نہلا کر انکی سونکو دیکھا تمام بالون علحدہ علحدہ پایا پس اپنی غلطی پر شرمندہ ہو کر خاموشی سے کام لیا دلیل
اور یہ موٹی سی بات ہے کہ راکھ مین قوت جاذبہ ہوتی ہے اور ہر ہر مو ملنگ کا کھا آلودہ ہوتے ہین پس جسوقت وہ لت

انی بانی ہے تو اکھ اسکو قوت حاد ہ سے کھینچکر ہر بن مو کو ترکر دیتی ہے اور ان حضرات کا غسل باکراہیت
ادا ہو جاتا ہے اور اکثر جو لوگ ظا
شامل کرتے ہین اور انکا نفس اگر ہر ہر مین موے سر کو ہیت بھیک مانگنا ن ظام سے نباکر اپنے کو انکے زمرہ مین
ہین جو ہین بڑجاتے ہین اور بال سر خود بخود گرنے لگتے ہین پس یہ کیفیت انکی حضرات ملانگان غنوام کو فیدا پنے زمرہ سے
علیدہ کرکے اُنکے سر سے جینگونکو جدا کر لیتے ہین وَاللّٰہ علیہ ہذا ت الصدور اب مین اپنے
مطلب کو خداوند کریم جل وعلا کے شکریہ کے ساتھ قلم کو روکتا ہوا ختم کرتا ہون جن صاحبان بصیرت کے سامنے میری
کوئی غلطی ظاہر ہو یا بیان مدعامین بے ربطی کا نمود تو اُسے اصلاح فرماتے ہوئے دامن عفو مین چھپاتے ہوئے اس فقیر
دربار مدار کو دعا خیر سے یاد و شاد فرمائین الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین ربنا لا تؤ
اخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین
من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ وعف عنا
واغفرلنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین
خداوندا تو خوب جانتا ہے کہ مین نے اس کتاب کو اپنی قابلیت علم کے اظہار کے لئے نہین لکھا - اپنے خواہش نفسانی
کے لئے کیواسطے یہ چند اوراق سیاہ نہین کئے - بلکہ محض تیری خوشنودی کے حاصل کرنیکے لئے کہ یہ جملہ مشہور ہے -
ضرب الغلام ہانتہ المولی پس تیرے پیارون کی توہین تیری توہین تھی تیرے مقربین کی خدمتون مین
بے ادبی عین تیرے ہی بے ادبی تھی لہذا تیری درگاہ مین عرض یہی ہے کہ تو اسکو مقبول عام وخاص بنا اور مولف
سنابل کے لئے صواعق محرقہ اسے کردی اسکے ذریعہ سے بطالت پسند ذکور راہ حق پر کردے اور منسلکین سلسلۂ عالیہ مداریہ کے
امداد کیلئے حرز وجان وشمشیر ابدار بنادے بحرمت النبی والہ الامجاد وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد والہ و
صحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تقریظ از شائخ بطبع وقاذ جناب صوفی مولانا مولوی محمد محمود عالم صاحب بہاری مداری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - حمد بیحد مران ذات بیچون وچگون را کہ خادمان درگاہ خویش را چنان قرب و
اختصاص بمصداق عندک ملیک مقتدر مرحمت فرمودہ کہ ملائکہ مقربین باو نرسیدند - و دیوانگان

جمال خود را چنان در رنگی داد که هر دو گیتی بلکه هستی خویش را فراموش کردند ۔ و عاشقان شیدائے کمال
محبوبی خویش را بمثابہ فرہنگی داد کہ فرہاد دار کوہ وجود خود را گذاشتہ مقصود حقیقی را دریافتند ۔ و طالبان
راہ خویش را چنان مست طلب می الفت گردانید کہ العطش گویان بوادی طلب قدم پوکردہ دامن مجہود خویش
بہ لب آوردند و صلوٰۃ و سلام بران ممدوحیکہ تمامی کتب آسمانی از ثنایش مملو و مشحون ۔ و جمیع کائنات از احسانش ممنون
فیوض ربانی کے بر عالم از ابتدائے آفرینش نازل شدہ وسیلہ اش ذات آن محبوب مدنی است و رحمتیکہ جمیع
مکونات از و مالا مال شدہ ذریعہ اش آن معشوق ہاشمی و مطلبی است لولاک لما خلقت الافلاک شاہ
و بر آل و اصحابش کہ حامل اعمال نبوت شدہ عالم را از انوار الٰہی منور ساختند و از فیوض محمدی بہرہ در فرمودند ۔
فصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد والہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین اما بعد ہیچ مدان محمد محمود عالم شاہ
عالمی ملاری حنفی بہاری بخدمت ارباب خبرت عرض می نماید کہ درین زمان ہر سو ہوائے تند جہالت محیط شدہ
و ہوا پرستی شعار ۔ ہر کس شدہ دبخود بینی و خود پرستی مبتلا گردیدہ ۔ قوت ممیزہ حق و باطل رو بعطالت نہادہ انواع انواع
فرقہ بندیہا رو نمودہ کسے بجناب انبیائے کرام سوائے ادبی میکند و کسے بحضرات اولیائے کرام زبان درازی کردن شیوہ
خود ساختہ ازینہا شخصے بود عبدالواحد بلگرامی کہ بغرض آبلہ سکشتے قلب خویش محض عنادیکہ در وش جا کردہ بود
بحضرت سلطان العاشقین برہان العارفین قدوۃ الکملا زبدۃ الفضلا سرور دفتر اصفیائے کامگار سرتاج
اولیائے نامدار محبوب ربانی معشوق رحمانی صاحب جمال بیمثالی سلالہ دودمان نبوت و نخبہ خاندان سیادت
سید بدیع الدین الملقب بقطب المدار حلبی مکن پوری رضی اللہ عنہ در کتاب سنابل بے ادبیہا کردہ و سلسلہ درانش
را بکذب و افترا متہم ساختہ باین ہمہ جہالت زمانہ را بہ بینند کہ ہمون جماعت ہوا پرستان و بصوص دین رحمان ہمان سخن
واہی را از زبان و خامہ خود برآوردہ روسیاہی دارین حاصل می کنند ایا نشنیدہ اند کہ **من عادیٰ ولیاً لی**
فقد اذنتنی بالحرب ۔ عیاذاً باللہ ۔

شکر خدائے را کہ حسب عادت مستمرہ خویش برائے ابطالہ جہل جاہلان و اظہار کیادی و بطالت کیادان نور دیدہ
اہل نظر و قرۂ عیون صاحبان بصر گل گلزار زہراؤ علی شیدائے حضرت قطب مدار حلبی مکن پوری مولوی سید شاہ کلب علی ابن سالک
مسالک توحید جناب مولوی سید خوشوقت علی صاحب را بر آن تائید غیبی مستعد ساخت کہ یک یک کیادی بطالت
مؤلف سبع سنابل را مع ابطال و عادی و اظہار حق حسب استعداد خویش شان فرمودند کہ حضرات انصاف
منش را جمعیت رو نماید و خلجانیکہ از تحریر سنابل پیدا شدہ باشد فرو نشیند جزاہم اللہ خیر الجزاء بحرمت النبی و آلہ وسلم

اعلان

حضرات جس مضمون گلزار عنبر سرشت کے خواہش سیر نے آپ کو شداد متوالا بنا رکھا تھا
یا جسکی دید کی تمنا نے آپ کو ہمہ چشم نرگس بنا کر چشم وا کر رکھا تھا یعنی کتاب ذوالفقار بدیع
بحمد اللہ چھپکر تیار ہوگئی۔ مجھکو اوصاف رسالہ ہذا کے تحریر کرنیکی ضرورت نہین مضمون شعر
آنست کہ خود بیوید نہ کہ عطار گوید۔ شائقین جب اس کو ملاحظہ فرمائنگے خوش ہونگے مین نے
بحسب خواہش خریداران بصرف زر کثیر و بکوشش و جانفشانی اسکو طبع کرایا ہے ترصد کہ
جو حضرات ناظرین حالات اولیاء ربانی اسکے مطالعہ سے آنکھونکو نور دلکو سرور حاصل کرنا چاہین یا جو
فقراء مداریہ زاد اللہ تعظیما و شرفا اسکی کثیر جلدین خرید کر کے اپنے وابستگان بے بضاعت کو تقسیم کر کے
اجر عظیم حاصل فرمانچاہین بہت جلد خریداری فرمائین مین نے بغرض آسانی شائقین صرف ایک روپیہ
چار آنہ اس گلزار لازوال کی قیمت معین کی ہے اور مطلب یہ کہ اسی نسخہ ہذا کے قیمت کے روپیہ سے اور بھی
کتابین حضرت سہنشاہ اولیاء کبار سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب مدار رضی اللہ عنہ اور آپکے خلفاء
باوقار کے حالات مین شائع کر کے خریدارونکو ہم خورما ہم ثواب کا مستحق بناوینگا آپ بذریعہ ویلو پی اس پتہ
ذیل سے اسکو طلب فرمائین اور داخل حسنات ہو جائین۔ قصبہ مکن پور دارالنور ڈاکخانہ خاص ضلع کانپور۔

المشتہر

فقیر ابو الوقار سید کلب علی سگ آستانہ حضرت قطب المدار مولف ذوالفقار بدیع

کتاب مدار اعظم (۱۲) تذکرۃ المتقین فی احوال خلفاء حضرت بدیع الدین (رع) سیف قاطع (۱۳)
یہ کتابین بھی پتہ صدر سے شائقین کو دستیاب ہو سکتی ہین طلب کیجئے۔

ضروری گذارش

معزز ناظرین! اس مطبع نے دیانتداری اور راستبازی کیوجہ سے اپنے خریداروں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے، تاجران باوقار اور عام خریداران دیار و امصار جیسی کچھ اسکی عزت افزائی فرما رہے ہین وہ اسکی خوش معاملگی کے نتائج سے ایک نتیجہ ہے یہ مطبع اپنی مجموعی حیثیت اور ساکھ کے لحاظ سے بعونہ بہت مشہور ہے **بیوپاریونکو جسقدر خاص کفایت اور متفرق خریدارونکو جسقدر رعایت سے مال دیا جاتا ہے** اسکا صحیح اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہین جنکو ایکبار بھی ہم سے **مال منگانیکا موقع ملا ہے** مندرجۂ ذیل امور کی اہتمام کیساتھ پابندی اور لحاظ کیوجہ سے جیسی کچھ روز افزون ترقی اس **کارخانے** کو ہو رہی ہی معزز ناظرین پر مخفی نہین،

(۱) اس کتبخانہ مین تقریباً تمام **ہندوستان** کی مطبوعہ ہر علم و فن کی عربی فارسی اردو کتابونکا ذخیرہ ہر میل موجود رہتا ہے،

(۲) حتی الامکان کتابین عمدہ چھاپے اور اچھے کاغذ کی چھپی ہوئی فراہم کیجاتی ہین،

(۳) جو کتاب عمدہ طبع ہی نہین ہوئی یا چھپ کر کمیاب ہوگئی ہے وہ بدرجۂ مجبوری خراب چھاپے اور خراب کاغذ کی روانہ کی جاتی ہے اور جو صاحب لکھدیتے ہین اُنکو خراب کتاب نہین روانہ کی جاتی ہے،

(۴) تاجران کتب (**بیوپاریون**) کیساتھ جو مراعات کیجاتی ہین اور جس نرخ سے اُن کو **مال روانہ کیا جاتا ہے** اُس سے کم نرخ پر غالباً اور تاجر سے بھی نہ مل سکیگا،

(۵) مدارس اسلامیہ و طالبان علم کیساتھ جیسی رعایتین کیجاتی ہین اُسکا اندازہ **مال منگانے** پر ہو سکتا ہے،

(۶) **متفرق خریداران** کو خاص نرخ سے مال روانہ کیا جاتا ہے،

(۷) تاجر (بیوپاریون) مدارس اسلامی طالبانِ علم اور متفرق خریدار غرضکہ سب صاحبون کے لیے کچھ نہ کچھ ایسی **رعایتین ہین** کہ بہیئت مجموعی ہمارا دعویٰ ہے کہ **انشاء اللہ العزیز** ہر جگہ سے **کفایت پڑیگی** اور اسپر عمدگی مال کا نفع گھاتے مین رہیگا،

(۸) ہمکو اُمید ہے کہ اگر آپ کو کسی کتاب کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے اپنے اس قدیم کتب خانہ تجارتی کو یاد فرمائیے اور ایک معمولی سی فرمایش بھیجکر **کارخانہ کی دیانت۔ راستبازی۔ کفایت۔ رعایت۔ عمدگی مال** وغیرہ وغیرہ کا اندازہ ضرور فرمائیے، **نوٹ**۔ فہرست کارخانہ ایک کارڈ بھیجکر طلب فرمائیے۔

جملہ فرمایشین بنام

حاجی محمد قمر الدین تاجر کتب و مالک مطبع قیومی کان پور آنا چاہیین